ذخیرہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی • لاہور پاکستان
841

تذکرہ

نوشہ گنج بخش

شیخ الاسلام حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہٗ

۹۵۹ھ ـــــ ۱۰۶۴ھ

تصنیف:

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی

الکتاب
گنج بخش روڈ ○ لاہور

567

Marfat.com

Marfat.com

تذکرہ

نوشۂ گنج بخش

Marfat.com

مزار پرانوار حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ العزیز، ساہن پال شریف

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ——— تذکرہ نوشہ گنج بخشؒ

مصنف ——— سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی

باہتمام ——— محمد سلیم اسماعیل چشتی، ایم۔ اے

کتابت ——— محمد شریف گل

ناشر ——— الکتاب، گنج بخش روڈ۔ لاہور

طبع اول ——— ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

مطبع ——— معارف پرنٹنگ پریس، لاہور

تعداد ——— ایک ہزار

صفحات ——— ۱۹۲

قیمت ——— ۱۵ر روپے

الکتاب

Marfat.com

فہرست مضامین

○ سپاس وتشکر ۱۲
○ دیباچہ از مولانا پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی ۱۳
○ عرض حال از مولف ۱۶
○ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قدس سرہٗ ۱۷
ابتدائی حالات ۱۷
نام ونسب ۱۷
ولادت اسعادت ۱۹
تربیت ۱۹
ملائکہ حفاظت کرتے تھے ۱۹
جسمانی طاقت ۱۹
جہاد ۲۰
تحصیل علوم ۲۱
مہارت علوم وفنون ۲۱
علم قرآن ۲۱
علم کتب ساویہ ۲۲
علم حدیث ۲۳
علم فقہ ۲۴
علم تصوف تجلی ذات، جذبہ وسلوک لطائف ستہ ۲۴
علم توحید ۲۶
علم دعوت اسماء ۲۶
علم علیات ۲۸
علم اخلاق ۲۹
علم ادب ۲۹
علم نجوم ۲۹
علم عروض ۳۰
علم موسیقی ۳۰
علم طب ۳۰
علم ادویہ ۳۲
علم فلاحت ۳۳
علم بزاۃ ۳۳
فن نیرنجیات ۳۴
فن تجارت ۳۵
فن روشنائی سازی مس ترت پھرت ۳۵
فن کتابت ۳۵
فن زرنگاری ۳۶
فن پہلوانی ۳۶

Marfat.com

فن شہسواری ۳۶
فن حرب ۳۷
فن شمشیربازی ۳۷
فن تیراندازی ۳۸
نوشہ کا لقب ملنا ۳۹
شادی ۴۰
سیاحتِ لاہور ۴۰
بیعتِ طریقت ۴۱
جذب و سلوک ۴۱
عطائے خلافت ۴۱
تقرر نوشہرہ ۴۳
سلسلۂ طریقت خاندان قادریہ نوشاہیہ ۴۴
پیشگوئیاں ۴۵
○ ذکر آبادی چک ساہن پال ۴۸
نوٹ ۵۱
○ حضرت شیخ کی وفات پر بھلوال شریف جانا ۵۲
عبادت و ریاضت ۵۲
اتباعِ شریعت ۵۳
پانچ بنائے اسلام ۵۴
کلمہ طیبہ ۵۵
نماز ۵۶
روزہ ۵۸
زکوٰۃ ۵۹
حج ۵۹
تقویٰ، تمباکو سے اجتناب ۶۰
وظیفۂ حق ۶۱
سیر و سیاحت ۶۱
تبلیغِ اسلام ۶۲
○ اخلاق و عادات ۶۴
عشقِ محمدیؐ ۶۶
عشقِ مرتضوی ۶۷
محبتِ غوثیہ ۶۷
محبت پیرانِ طریقت ۶۸
○ خوارق و کرامات ۶۹
بچپن میں ۶۹
زورِ ولایت ۶۹
سلبِ امراض ۶۹
تصرف فی الاعیان ۷۰
تصرف فی الاشباح ۷۰
تصرف فی الارض ۷۰
تصرف فی القدر ۷۰
اماتتِ احیاء ۷۱
احیائے اموات ۷۱
گرم ریت کا سرد ہونا ۷۱
بادشاہ کو غرق ہونے سے بچانا ۷۱
کائنات سے ذکر ہو جاری ہونا ۷۲

Marfat.com

فتح قندھار ۷۲
تجسد ارواح ۷۲
○ مقاماتِ ولایت ۷۳
نوشاہیت ۷۳
غوثیت ۷۴
قطبیت ۷۵
فردیت ۷۶
محبوبیت ۷۷
صدیقیت ۷۷
طہارت ۷۸
امامت ۷۸
گنج بخش ہونا ۷۹
فقر ۸۰
وراثت الانبیاء ۸۱
مجددیت کبریٰ ۸۲
انتباہ ۸۴
○ کمالات ۸۶
درگاہِ الٰہی میں حضوری ۸۶
واقعہ عجیبہ ۸۷
صاحبِ اختیار ہونا ۸۷
حضرت سچیار صاحبؒ پر نوازشِ کمال ۸۸
○ مشایخ وقت کا آپ سے استفاضہ ۸۹
مُلا کمال الدین محمد کشمیری ۸۹
شیخ معروف سوہدروی ۸۹
میراں سید شریف خوارزمی گھووالی ۸۹
مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی ۸۹
مُلا محمد کشمیری سیالکوٹی ۹۰
شاہ مسکین قلندر روڑپالی ۹۰
میاں نصیر محمد سندھی ۹۰
خواجہ فضیل وحی کابلی ۹۰
حافظ طاہر کشمیری ۹۰
مولانا محمد تقی مفتی پنجاب ۹۱
مولانا شیخ جمال چشتی مدرس ۹۱
مولانا عبدالقادر ملک والی ۹۱
شیخ عبدالجلیل گوجر ۹۱
جام ماچھی سلطان سندھیؒ ۹۱
○ سلاطین و اُمرا حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کے حضور میں ۹۲
شاہجہاں بادشاہ غازی ۹۳
نواب سعداللہ خاں وزیر اعظم ہندوستان ۹۴
نواب صادق خاں میر بخشی ۹۴
نواب سعید خاں بہادر ظفر جنگ ہفت ہزاری ۹۴
فوجیوں کا حاضر ہونا ۹۵
○ شاہی عطیات ۹۶
فرمان شاہی ۹۶
نقل پشت فرمان ہذا ۹۷
عکس دستاویز ہذا ۹۹

Marfat.com

جاہات کی تفصیل ۱۰۳

غیر مسلم اکابر نوشہ کے حضور میں ۱۰۴

سری گورو ہرگوبند جی مہاراج ۱۰۴

بابا لال داس براگی ۱۰۴

مولراج قانونگوئے ۱۰۵

جادو راسئے قانونگوئے ۱۰۵

حضرت نوشہ گنج بخش کی تعریف میں مشایخ کے اقوال ۱۰۶

مولانا حافظ بڈھا قاری مدرس مدرسہ جاگو تارڑ ۱۰۶

سید عبد الوہاب قادری چک سادہ والے ۱۰۶

شیخ میاں میر قادری لاہوری ۱۰۷

ملائکہ مقربین ۱۰۷

شاہ نعمت اللہ خدا نما نقشبندی دہلوی ۱۰۷

شاہ بھولا ولی قادری صدیقی چک منجو والے ۱۰۷

نواب خان بہادر احراری المعروف زکریا خاں سیف الدولہ ۱۰۸

خواجہ نامدار نقشبندی مجددی ۱۰۸

قاضی سلطان محمود قادری اعوانی ۱۰۸

میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوری ۱۰۸

حضرت نوشہ صاحب مورخین و مصنفین کی نظر میں ۱۰۹

شیخ عبد الحق محدث دہلوی ۱۰۹

خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان مجددی ۱۰۹

سید علی اصغر گیلانی قادری ۱۰۹

مولانا سید جلال الدین حسین جعفری شیرازی ۱۱۰

مولوی نور احمد چشتی لاہوری ۱۱۰

مفتی علی الدین لاہوری ۱۱۰

مفتی غلام سرور لاہوری خزینہ ۱۱۰

فرانسیسی مستشرق گارساں دتاسی ۱۱۱

مفتی غلام سرور لاہوری گنجینہ ۱۱۱

مرزا محمد اعظم بیگ ۱۱۱

مولوی احمد علی چشتی ۱۱۱

مفتی غلام سرور لاہوری حدیقہ ۱۱۲

پروفیسر آرنلڈ ۱۱۲

مولوی محمد سلام اللہ شائق حنفی چک عمر والے ۱۱۲

مرزا آفتاب بیگ عرف نواب بیگ چشتی نظامی ۱۱۲

مولوی محمد ابراہیم نقشبندی مجددی سیتھلی ۱۱۳

قاضی امام بخش چشتی نظامی جام پوری ۱۱۳

مولوی عبد الحق چشتی نظامی۔ ہرلانوالی ۱۱۳

مرزا احمد اختر گورگانی کیرانوی ۱۱۴

Marfat.com

شاہ شریف احمد مراد سہروردی بدایونی ۱۱۴

مولوی محمد صادق علی خاں افغان لودھی مجددی ۱۱۴

انور مختار صدیقی ۱۱۵

مولانا اعجاز الحق قدوسی ۱۱۵

سرہنگ خواجہ عبدالرشید کراچوی ۱۱۵

مولانا سید مسعود حسن شہاب دہلوی ۱۱۶

آقای محمد حسین تسبیحی ایرانی ۱۱۶

○ حضرت نوشہ پاکؒ کا اسم گرامی غیر نوشاہی مورخین کی تحریروں میں ۱۱۷

منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات ۱۱۷

رائے کنہیا لال ہندی لاہوری ۱۱۷

سر ڈینزل ایبٹسن ۱۱۷

اردو انسائیکلوپیڈیا۔ نیا ایڈیشن ۱۱۷

○ مفکرین نے حضرت نوشہؒ پر جو کام کیا ۱۱۸

ڈاکٹر ممتاز بیگم چوہدری پی ایچ ڈی۔ تہران ۱۱۸

خان محمد اقبال جاوید بلوچ ایم اے پنجابی ۱۱۸

ڈاکٹر رچرڈ ایم۔ ایٹن۔ اسسٹنٹ پروفیسر آف اورینٹیل سٹڈیز۔ یونیورسٹی آف اریزونا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ ۱۱۸

○ اپنے فرزند اکبر کو ولیعہد کرنا ۱۱۹

عکس صفحہ کنزالرحمت خطی مصنف ۱۲۴

کنزالرحمت خطی کا آخری صفحہ (دستخط مصنف) ۱۲۵

واقعہ نیابت کی تحقیق ۱۲۶

○ تصنیفات ۱۲۹

تفسیر سورۃ نازعات ۱۲۹

گنج شریف ۱۲۹

گنج الاسرار ۱۳۰

چہار بہار ۱۳۱

معارف تصوف ۱۳۱

ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر المعروف ارشادات نوشاہیہ ۱۳۲

لطائف الاشارات المعروف چالیس ارشادات ۱۳۲

جواہر مکنون معروف بہ اسرار و المعارف ۱۳۲

کلمات طیبات المعروف ملفوظات نوشاہیہ ۱۳۲

مکتوبات نوشہ۔ مکتوب ۱۳۲

مقالات نوشہ۔ مقالہ ۱۳۳

مواعظ نوشہ پیر ۱۳۴

فارسی کلام ۱۳۴

اردو کلام ۱۳۴

پنجابی کلام ۱۳۵

پنجابی نثر ۱۳۶

ارشادات ۱۳۷

○ تبرکات ۱۳۹

قرآن مجید ۱۳۹

کلاہ مبارک ۱۳۹

کلاہ مبارک ۱۳۹

الفی مبارک ۱۳۹

Marfat.com

لنگی مبارک ۱۳۹
چادر مبارک ۱۳۹
بچھورا مبارک ۱۳۹
نعلین مبارک کا ایک تلا ۱۳۹
عصا مبارک ۱۳۹
پنکھا مبارک ۱۳۹
دروازہ کا تختہ ۱۳۹
مکان کا شہتیر ۱۳۹
شہتیر مسجد درگاہ ۱۴۰
قرآن مجید کے ایک صفحہ کا عکس ۱۴۱
○ اولاد کرام ۱۴۲
خلفائے عظام ۱۴۴
○ وصال باکمال ۱۴۷
بیٹوں کے فضائل ۱۴۷
چک ساہن پال کے لیے دعا ۱۴۷
اولاد کے حق میں بشارت ۱۴۸
تاریخ وفات ۱۴۸
مدفن پاک ۱۴۹
کنز الرحمت خطی مصنف کی تحریر کا عکس ۱۴۹
قطعہ تاریخ وفات ۱۴۹
انتقال مزار شریف ۱۵۰
قطعہ تاریخ تعمیر روضہ ۱۵۲
نوٹ ۱۵۲
انتباہ ۱۵۲
○ سجادہ نشینانِ نوشاہ عالیجاہؒ کا مختصر تذکرہ ۱۵۳
○ قطب الاخیار حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق قدس سرہٗ ۱۵۵
تصانیف ۱۵۶
اولاد ۱۵۶
بیٹوں اور پوتوں کی مہروں کا عکس ۱۵۷
ہمنام معاصرین ۱۵۷
حضرت سچیار صاحبؒ کا حاضر ہونا ۱۵۸
وفات ۱۵۹
مدفن ۱۵۹
کنز الرحمت خطِ مصنف سے مزار کا پتہ ۱۶۰
قطعہ تاریخ ۱۶۱
○ شہباز بحر یداللہ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی ۱۶۲
تصانیف ۱۶۳
اولاد ۱۶۳
وفات ۱۶۳
مرکز جمال ۱۶۳
قطعہ تاریخ وصال ۱۶۴
○ خیر البریت حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی ۱۶۵

Marfat.com

تصانیف ۱۶۵
اولاد ۱۶۶
وفات ۱۶۶
○ عارف رموزِ اللہ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی ۱۶۷
تصانیف ۱۶۸
اولاد ۱۶۸
وفات ۱۶۸
○ معرفت بخش حضرت مولانا سید حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی ۱۶۹
تصانیف ۱۷۰
اولاد ۱۷۰
وفات ۱۷
○ مقبول درگاہِ احد حضرت مولانا سید حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہِ ثانی ۱۷۱
تصانیف ۱۷۲
اولاد ۱۷۲
وفات ۱۷۲
○ فخر العارفین حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین نوشاہی ۱۷۳
تصانیف ۱۷۳
اولاد ۱۷۳
وفات ۱۷۴
○ فضائل وکمالات دستگاہ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی ۱۷۵
تصانیف ۱۷۵
اولاد ۱۷۶
وفات ۱۷۶
○ سلطان الاولیا اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ۱۷۷
تصانیف ۱۷۸
اولاد ۱۷۹
وفات ۱۷۹
○ مولفِ کتاب ہذا سید شریف احمد شرافت نوشاہی ۱۸۰
تصانیف ۱۸۰
اولاد ۱۸۰
مآخذ و مراجع تذکرہ نوشہ گنج بخش ۱۸۱
مخطوطات فارسی ۱۸۱
مخطوطات اردو ۱۸۳
مخطوطات پنجابی ۱۸۴
مخطوطات متفرقہ بزبان فارسی، اردو، پنجابی ۱۸۰
مطبوعات ۱۸۷
تمت بالخیر ۱۹۲

○

Marfat.com

سپاس و تشکّر

کسی بھی کتاب کی تدوین و طباعت میں محض اس کے مولف کی ذاتی کوششوں کا دخل نہیں ہوتا بلکہ اس کے پس منظر میں کئی شخصیات کارفرما ہوتی ہیں۔ کوئی تالیف کی ترغیب و تحریص دیتا ہے، کوئی مآخذ کتب کی نشان دہی کرتا ہے۔ کوئی دورانِ تصنیف میں حوالے بہم پہنچاتا ہے کوئی مفید مشوروں سے نوازتا ہے، کوئی نظرِ ثانی فرماتا ہے اور کوئی اس کو منظرِ عام پر لانے کے لیے جدوجہد کرتا ہے۔

تذکرہ نوشہ گنج بخش بھی تصنیف سے لے کر اشاعت تک مذکورہ بالا تمام مراحل سے گزرا ہے اور اس دوران میں جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، جناب پروفیسر محمد ایوب قادری، جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی اور عزیزان سید سعید الظفر نوشاہی، سید خضر عباسی نوشاہی، سید شفیق الرحمٰن نوشاہی، سید رضا اللہ شاد عارف نوشاہی، ابو شاہد نوشاہی، قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی، فضل الٰہی نوشاہی، مولوی محمد لطیف زار نوشاہی، حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی، چوہدری محمد سعید خاں نوشاہی اور صوفی ابو البرق نوشاہی کی مشاورت اور معاونت حاصل رہی ہے جس کے لیے میں اُن کا بحد ممنون ہوں —— اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

○

آستانہ عالیہ نوشاہیہ مسکن الاولیا ساہنپال شریف
۶ صفر ۱۳۹۶ھ / ۷ فروری ۱۹۷۶ء

سید شرافت نوشاہی
عافاہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

دیباچہ

جناب پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں صوفیائے کرام اور مشائخ عظام نے مسلم معاشرے کے استحکام اور تبلیغ اسلام کے باب میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ شاہانِ سلاطین ملک اور علاقے فتح کرتے تھے اور صوفیائے کرام قلوب مسخر کرتے تھے اور ان مردانِ خدا کی بارگاہ میں بڑے بڑے کج کلاہ سرِ تسلیم خم کرتے تھے۔ یہ بزرگانِ عالی مقام عوام میں گھل مل کر ان کو اسلام کی تعلیم سے آراستہ کرتے تھے اور اس طرح تبلیغ و تذکیر کے فرائض انجام دیتے تھے کہ قبیلے کے قبیلے اور گاؤں کے گاؤں دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے اور "یدخلون فی دین اللہ افواجا" کا منظر آنکھوں کے سامنے ہوتا تھا۔ حضرت شیخ علی ہجویری، خواجہ معین الدین چشتی اور خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی کی تبلیغی خدمات کے واضح نقوش آج بھی ہماری نظروں کے سامنے موجود ہیں۔

برصغیر میں سب سے پہلے چشتی و سہروردی سلسلے جاری ہوئے اور اس کے بعد قادری اور نقشبندی۔ قادری سلسلے کی ایک اہم شاخ نوشاہی ہے، جس کا آغاز حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش کی ذاتِ گرامی سے ہوا۔ حضرت نوشہ گنج بخش پنجاب کے عظیم المرتبت شیخ طریقت ہیں۔ ان کے فیوض و برکات نے اس علاقے کو اسلام کا گہوارہ بنا دیا۔ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش یکم رمضان ۹۵۹ ہجری (مطابق ۱۲ر اگست ۱۵۵۲ء) کو موضع گھوگانوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد حاجی علاء الدین حسین حضرت عباس بن سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اولاد امجاد سے تھے۔ یہ اسلام شاہ بن شیر شاہ سوری کا زمانہ تھا۔ حضرت نوشہ گنج بخش نے حفظِ قرآن کے بعد علوم متداولہ کی تحصیل کی اور انتیس سال کی عمر میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری بھلوالی (ف ۱۰۱۲ھ/

Marfat.com

۱۶۰۴ء) سے شرفِ بیعت وخلافت حاصل کیا۔ تمام زندگی اتباعِ شریعت میں گزری۔ ان کی جد وجہد اور مساعیٔ جمیلہ سے قادری نوشاہی سلسلے کو بڑی وسعت اور فروغ حاصل ہوا۔ یہ سلسلہ برِ صغیر کے حدود ہند وسندھ سے نکل کر دیارِ عراق وعجم اور اقصائے مصر ومغرب تک پہنچا۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا وصال ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ (مطابق ۲۷ جنوری ۱۶۵۴ء) کو بعہدِ شاہجہان ہوا اور موضع ساہن پال (ضلع گجرات) آخری آرام گاہ قرار پایا۔

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ ایک متبحر عالم، عالی مرتبت شیخِ طریقت، نامور مصنف اور شاعر تھے۔ ان کے متعدد علمی آثار آج بھی موجود ہیں۔ انہوں نے شعر وسخن کے ذریعہ بھی اسلام ومحبت کا پیغام عام کیا۔ ان کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے باہمہ و بے ہمہ زندگی گزار کر عوام میں اللہ کی محبت کا پرچار کیا۔ انہوں نے ریختہ (اردو) اور پنجابی کو خاص طور سے اپنی تبلیغ کا ذریعہ بنایا۔ اور اس طرح وہ پنجاب میں اُردو کے اوّلین صاحب دیوان شاعر قرار پاتے ہیں۔ ان کا کلیات گنج شریف (انتخاب) اس پر شاہد ہے۔ چنانچہ گنج شریف پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر سید عبداللہ رقم طراز ہیں:

"گنج شریف کے مل جانے سے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اردو شاعری پنجاب میں دکن کے بعد نہیں شروع ہوئی، اس کے ساتھ ساتھ شروع ہوئی ہے بلکہ یوں سمجھیے کہ اس سے بھی پہلے۔ کیونکہ گنج شریف میں محمد قلی قطب شاہ کے کلام کے مقابلے میں زیادہ پختہ اور ترقی یافتہ زبان کے نمونے موجود ہیں۔"

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے حالات وسوانح کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے لائق خلفاء نے ان کے سلسلہ کی توسیع اور مشن کو کامیاب بنانے کی بہت کوشش کی ہے۔ ایک خاص بات یہ بھی مطالعہ میں آئی کہ سلسلۂ عالیہ قادریہ نوشاہیہ میں علماء مصنفین اور شعراء کی خاصی تعداد رہی ہے اور یہ روایت آج بھی قائم ہے۔

اس کتاب کے فاضل مؤلف مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی اولادِ امجاد میں ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ وہ ایک معروف شیخِ طریقت، عالم، فاضل، مصنف اور مورخ ہیں۔ ان کی ساری عمر تبلیغ وتذکیر اور تصنیف وتالیف میں گزری ہے۔

Marfat.com

ان کی تصنیفات کی تعداد کم و بیش دو سو ہے۔ ان کا اہم تصنیفی شاہکار "شریف التواریخ" ہے جو تقریباً آٹھ ہزار صفحات پر محیط ہے۔ یہ مشاہیر پنجاب (سلسلہ نوشاہی) کا دائرۃ المعارف ہے ہمیں اس عظیم و ضخیم کتاب کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ مولانا سید شرافت نوشاہی نے رجال و سیر پر بڑا کام کیا ہے۔

مولانا شرافت نوشاہی کی عمر ستر سال سے متجاوز ہے مگر ہمت جوان ہے۔ نہایت محنت اور تن دہی سے تحقیق و تلاش اور تصنیف و تالیف کے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے نوشاہی سلسلے کے ادب کی ترتیب و تہذیب اور اشاعت میں بڑا کام کیا ہے۔ پچھلے دنوں انہوں نے حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا انتخاب (اردو) "انتخاب گنج شریف" کے نام سے شایع کر کے ایک علمی و ادبی کارنامہ انجام دیا تھا۔ اب انہوں نے حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و سوانح مرتب فرمائے ہیں جو ایک اہم دینی و علمی خدمت ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب علمی و ادبی حلقوں میں قبولِ عام حاصل کرے گی۔

○

محمد ایوب قادری

۵ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

(۲۱ اگست ۱۹۷۷ء)

این/۴/۱۷/اے

نارتھ ناظم آباد

کراچی ۳۳

ذخیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا

محمد و اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

عرضِ حال

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہدایتِ خلق اللہ کے لیے اولیاءِ کرام کو منتخب فرمایا ہے۔ انھوں نے زبانی اور قلبی طور پر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کیا۔ کافروں کو مسلمان اور فاسقوں کو متقی بنایا۔ جس قدر اس فریضہ کو انجام دیا اُسی قدر ولایت میں بلند مقام پایا۔ ان عالی مرتبت اولیاء اللہ میں سے ایک عظیم شخصیت شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قادری مجدد اکبر قدس سرہ العزیز کی ہے جنھوں نے دسویں اور گیارھویں صدی ہجری میں جبکہ گمراہی اور الحاد کا دَور دَورہ تھا اور اسلامی معاشرہ میں روز بروز ہندوؤں کے خیالات شامل ہو رہے تھے تبلیغ کا منصب سنبھالا، پھر زندگی بھر اس نصب العین کے لیے کام کرتے رہے۔ دارالارشاد میں رہ کر، سیر و سیاحت کرکے، تقریروں سے، تحریروں سے، قلبی توجہات سے، روحانی تصرفات سے اور اپنے خلیفوں کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ میں سعی بلیغ فرمائی اور بحکم حدیث شریف ان للہ تعالیٰ عباداً اذا نظروا الی عبادہٖ البسوھم لباس السعادۃ (اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جب وہ اس کے بندوں کی طرف نظر کریں تو ان کو نیک بختی کا لباس پہنا دیتے ہیں) لوگوں کی کایا پلٹ دی اور اپنے معاصرین میں اولیاگر کے نام سے مشہور ہوتے۔ غیر ملکی مورخین نے بھی آپ کی تبلیغی خدمات کو سراہا ہے۔

دورِ حاضر کی تاریکیوں میں ایسی شخصیتوں کے حالات اور تعلیمات ہمیں روشنی عطا کرتے ہیں چنانچہ یہ تذکرہ اسی مقصد کے حصول کے لیے مرتب اور شایع کیا جا رہا ہے۔

آستانہ عالیہ نوشاہیہ ساہن پال شریف۔ گجرات
۶ر صفر ۱۳۹۶ھ / ۷ر فروری ۱۹۷۶ء

سید شرافت نوشاہی
عافاہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش مجدّد اکبر قدس سرہ

ابتدائی حالات

نام ونسب آپ کا نام حاجی محمد، لقب نوشہ، خطاب گنج بخش، مجدد اکبر، بھوّرے والہ، وارث الانبیاء اور غالب الاولیا تھا۔

سید جلال الدین حسین جعفری شیرازیؒ نے کتاب ذکر الائمہ میں جو سادات کرام کے نسب ناموں پر مشتمل ہے حضرت نوشہ صاحبؒ کو حسنی گیلانی سادات میں لکھا ہے اور آپ کا سلسلۂ نسب حضرت غوثِ اعظمؓ کو ملایا ہے[1]

مرزا احمد اختر گورگانی نے بھی کتاب تحفۃ الفقرا میں آپ کو حسنی گیلانی سادات میں لکھا ہے اور آپ کا سلسلۂ نسب بتوسط حضرت مخدوم سید محمد غوث اوچی حضرت غوث اعظمؒ تک پہنچایا ہے[2]

مگر ہماری خاندانی کتب وتحریرات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سادات علوی میں سے تھے

والد بزرگوار کا نام حاجی الحرمین حضرت سید علاءُ الدین حسین الملقب بہ حاجی غازی تھا۔ ابن سید شمس الدین شہید قدس اللہ اسرارہم۔

انہوں نے سات مرتبہ حج کی سعادت حاصل کی[3]۔ فارسی میں اشعار کہتے تھے۔ علا تخلص کرتے۔ یہ غزل ان سے ہے:

---

[1] ذکر الائمہ المعروف نسب نامہ سادات قلمی ورق ۷۰، ۷۱، ذخیرہ شیرانی صاحب کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور نمبر ۲۲۰۹۔ [2] انیس الواصلین ترجمہ تحفۃ الفقرا ص۴۵ شرافت

[3] الاعجاز الف ص۶

Marfat.com

۵

ندانم آں گل خنداں چہ رنگ و بو دارد — کہ مرغ ہر چمنے گفتگوئے او دارد

بجست جوئے نیابد کسے مراد دلی — کسے مراد بیابد کہ جست جو دارد

نشاط بادہ پرستاں بمنتہا برسید — ہنوز ساقی ما بادہ در سبو دارد

حدیث عشق تو تنہا نہ من ہمی گویم — کہ ہر کہ ہست بدینگونہ گفتگو دارد

متاعِ دل بکفِ دلبرے بدہ تو علاؔ

کہ ایں متاع گراں مایہ رانکو دردؔ[۱]

سید علاء الدین نے تقریباً ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء میں وفات پائی ۔ مزار گھوگانوالی، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات میں مرجع خلائق ہے ۔

حضرت نوشہ صاحبؒ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت بی بی جیونیؒ تھا[۲]، جو شیخ عبد اللہ مفتی قصبہ ہیلاں کی صاحبزادی تھیں، ان کا مزار بھی گھوگاں والی میں گاؤں کے اندرون قبرستان میں ہے ۔

آپ کے آباؤ اجداد میں سب سے پہلے سید عون قطب شاہ بن سید یعلی قاسم بغداد شریف سے ہندوستان تشریف لائے اور کئی راجپوت اقوام نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا[۳]۔ پھر واپس چلے گئے اور ۵۵۶ ہجری/۱۱۶۱ عیسوی میں انتقال کیا اور بغداد شریف میں مقبرہ قریش میں دفن ہوئے ۔

ان کے بعد دسویں پشت سید محمود شاہ المعروف پیر جالب نے اپنے معاصرین میں بزرگی اور ولایت میں خاص شہرت پائی اور تقریباً ۷۰۳ھ/۱۳۰۲ء میں وفات پا کر رام دیانہ ضلع سرگودھا میں دفن ہوئے[۴]۔

۱۔ روضۃ الزکیہ قلمی ص ۹۴ ۔ — ۲۔ الاعجاز نسخہ الف ص ۱۷

۳۔ زاد الاعوان

۴۔ ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف پنجاب ۔

شرافت

Marfat.com

ان کے بعد گیارھویں پشت میں حضرت نوشہ صاحبؒ حاجی سید علاالدین حسین غازیؒ کے ہاں تولد ہوتے۔

ولادتِ با سعادت

حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کی پیدائش سوموار، یکم رمضان ۹۵۹ھ[1] / ۲۱ اگست ۱۵۵۲ء[2] میں بعہدِ اسلام شاہ ولد شیر شاہ سوری گھوگا نوالی میں ہوئی[3]۔

حضرت شاہ سلیمان قادریؒ بھلوال شریف سے تشریف لاتے اور اپنے لباس سے ایک لُنگی عطا فرمائی جس میں آپ کو لپیٹا گیا[4]۔

تربیت آپ کے والد صاحب اکثر سفرِ حج میں رہتے تھے۔ اس لیے آپ کی تربیت زیادہ تر والدہ صاحبہ اور آپ کے چچا سید رحیم الدینؒ کے آغوش میں ہوئی[5]۔

ملائکہ حفاظت کرتے تھے آپ کی حفاظت کے لیے ملائکہ نوری مقرر تھے[6] اور پاک نہاد مرد و باطہارت عورتیں آپ کو اٹھاتیں اور بہلاتی تھیں۔ اگر کوئی ناپاک جسم والی عورت آپ کو ہاتھ لگانا چاہتی تو گزند اٹھاتی[7]۔

جسمانی طاقت آپ جب حدِ بلوغ کو پہنچے تو آپ کے جسم میں اس قدر طاقت ظاہر ہوئی کہ بیس تیس سالہ نوجوان کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوسکتی تھی[8]۔

---

[1] مناقبات نوشاہی قلمی ص ۱۵۱

[2] تقویم ہجری وعیسوی ص ۴۸ ، تقویم تاریخی ص ۲۴

[3] تاریخ سلاطین قلمی ص ۱۲۷

[4] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۶۵ ، الاعجاز الف ص ۲۷ ، ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۹۴ ب ، مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۵۰ ب ، کنز الرحمت ص ۳۲ ، خزینۃ الاصفیاء اردو جلد اول ص ۲۶۷ ، مناقبات نوشاہی ص ۱۵۰ ۔

[5] کنز الرحمت ص ۳۲ ۔

[6] الاعجاز الف ص ۵۷

[7] ایضاً ص ۴۷

[8] ایضاً ص ۹۷

شرافت

مولانا محمد اشرف فاروقی منچری نے لکھا ہے کہ آپ کے جسم میں تیس[2] مردوں جیسی طاقت تھی۔

بجائیکہ آہنگ ناورد داشت
بتن قوت بیست سی مرد داشت[1]

جہاد آپ فنون جنگ کے ماہر اور مرد مجاہد تھے۔ ایک مرتبہ ڈاکوؤں نے اس علاقہ پر تاخت وتاراج کیا۔ لوگ تاب مقاومت نہ لا سکے، آپ نے اکیلے مقابلہ کیا اور ان کو بھگا دیا[2]

آپ نے جہاد کے متعلق اپنے رسالہ 'جنگ پروان' میں لکھا ہے:

کلمہ آکھو مومنو ایہو ہے اسلام
جنگ کرو نال کافراں تاں پائیو آرام

جنوں حب محمدی تِسدا ایہ نشان
بُغض رکھے نال کافراں جنگ دا کر سامان

دنیا جنگ کماوناں کسب نہ کرنا ہور
کھسنا مال کفار دا کر اسلام دا زور

شغل کرے ہتھیار دا عمل کماوے جنگ
ڈرے نہ راجے رانیوں دھاڑا کرے نسنگ

داڑھی مچھاں پگڑی گھوڑا تے ہتھیار
آکھے نوشہ قادری ایہ مرداں دا سنگار

غازی ولی خدا دا حضرت فرمایا — اوہ بہشتی ہوئیا جیں جنگ کمایا
اول کلمہ فرض ہے پھر جنگ کماون — جنہاں جنگ کمایا سے بہشتیں جاون

نوشہ کلمہ آکھدے تے جنگ کماتے
کلمہ تے ہتھیار نال نت منہ لاتے[3]

---

[1] کنز الرحمت ص ۴۴ [2] الاعجاز الف ص ۸۱ ، ثواقب المناقب قلمی نسخہ ب ورق ۳۵ ب۔
[3] جنگ پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی نسخہ ج، ص ۱۷۶

شرافت

Marfat.com

تحصیل علوم

آپ نے پہلے کچھ اسباق اپنے والد صاحب سے پڑھے۔ پھر موضع جاگوتارڑ (ضلع گجرات) کے درس میں حافظ قایم الدین قاریؒ اور حافظ بڈھا قاری سے تعلیم ظاہری پائی [1] خواب میں آپ کو ملائکہ کی زیارت ہوئی، انھوں نے آپ کے منہ میں انگلیاں لگائیں اور مخارجِ حروف بتلائے تو آپ کو سب علوم ازبر ہو گئے اور قال سے مرتبہ حال کو پہنچے [2]

مہارتِ علوم وفنون

آپ نے مختلف علوم وفنون میں کمال حاصل کیا جس کے شواہد ہیں آپ کی تصنیفات سے ملتے ہیں۔ آپ کو جن علوم وفنون پر دسترس حاصل تھی یہاں اُن کا شواہد کے ساتھ اجمالاً ذکر کیا جاتا ہے:

علمِ قرآن

آپ قرآن کریم کے جیّد عالم تھے۔ اپنے کلام میں جا بجا قرآنی آیات تحریر فرماتے تھے چنانچہ چند حوالے لکھے جاتے ہیں:

۱ ع فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ آیا وچ قرآن [3]

۲ ع قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ کہیا سب کچھ امروں لیئے [4]

۳ ع وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ کہیا بُھلّا کسنوں کہے [5]

۴ ع اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ واسنی رتبہ پاون [6]

۵ ع لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فرمایا نوشہ مرشد پیارے [7]

۶ ے ملیں ناہیں کافراں ملیں نال نروار
فَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ نوشہ کہے پکار [8]

۷ ے جنگ سکھایو مومنو کرو سپاہی بال
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ وچ قرآن سنبھال [9]

۸ ے مرد شہید نت حی ہے ایہا ساں فتہ آنوں جاتا
لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا [10]

---

[1] ثواقب المناقب قلمی نسخہ الف ص ۵۶۔ مگر اس میں کسی استاد کا نام درج نہیں۔ تحقیقات چشتی ص ۴۳۳۔
[2] الاعجاز الف ص ۸۰ [3] جنگ پروان مندرجہ گنج شریف خطی پنجابی نسخہ ج ص ۵، ۱ [4] رُوح پروان ایضاً ص ۲۱۰ [5] روح پروان ایضاً [6] زمانہ حال ایضاً ص ۳۱۹ [7] وحدت پروان ایضاً ص ۲۷۷ [8] جنگ پروان ایضاً ص ۱۷۹ [9] جنگ پروان ایضاً ص ۱۷۹ [10] شہادت پروان ایضاً ص ۲۶۰، ۳

Marfat.com

۹ سہ کُٹھے ویکھے ظاہروں کس کیتا اونہاندا خون
بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحُوْنَ[۱]

۱۰ سہ پاک مرشد وچ ڈٹھیا پاک دیدار نوشاہ
اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ[۲]

۱۱ سہ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ دے معنے کہے نوشاہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ[۳]

۱۲ سہ رافضی خارجی آپوں بُھلّے اپنے گناہ ثوابوں
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى سمجھن نہیں کتابوں[۴]

۱۳ سہ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ آیا وچ قرآن
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ نوشہ کرے بیان[۵]

۱۴ سہ علم کماون ہور کرن ہوری سان
لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ملوانیاں دے شان[۶]

علمِ کتب سماویہ علومِ قرآنی کے علاوہ حضرت نوشہ صاحب دیگر کتب سماویہ کے علوم کے بھی عالم تھے۔ چنانچہ 'گنج شریف' میں آپ نے توریت مقدس میں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تحریر فرمائی ہے: سہ

اللہ پاک فرمایا اگے وچ توریت دے
سُن مُوسیٰ پیغمبرا میتھوں نُکتے ہیت دے
اُمت اپنی نوں آکھ توں ہک وقت زمانہ آونا
اس ویلے دیاں آیاں سب دین منسوخ ہو جاونا
اُس ویلے دیاں آیاں چلسی دین محمدی
اُس ویلے اد ہو مینے ہیں آکھاں گل کم دی

---

[۱] شہادت پروان ایضاً ص ۳۶۰ [۲] ظہور پروان مندرجہ گنج شریف خطی پنجابی نسخہ ج ص ۴۶۲
[۳] فقر ودیا ایضاً ص ۵۱۶ [۴] مرشد کافی مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۶۶۵
[۵] ہندواہار ایضاً ص ۸۱۲ [۶] ہتھیار تھ پروان ایضاً ص ۸۹۶ شرافت

53587

Marfat.com

احمد ختم پیغمبراں اوہ ہس مُکھ بندہ آوے
قتل کریسی کافراں اللہ یاد کراوے
اوہ پہنے اُونی کپڑے چڑھسی اُتے اُٹھ دے
اوہ کبھی نہیں شکست وچ لڑسی قائم ہوئیکے
اوہ ناؤں قتال دھراوے کندھے رکھ تروار نوں
اوہ سچا دین چلاوے کر دعوت کفار نوں
اوہ لہندے چڑھدے پھیرسی ہوکا کلمہ پاک دا
اوہ پُورب پچھم منیئے دکھن اُتر صاحب لولاک دا
اوہ دو جگ دا بادشاہ پاک محمد رسول ہے
نوشہ اُسنوں ملیا اوہ درگہ دا مقبول ہےؑ

علمِ حدیث علمِ حدیث کے ساتھ بھی آپ کو بہت شغف تھا۔ آپ کے احوال و اقوال سنتِ نبویہ کے مطابق ہیں اور اپنے کلام میں بھی جا بجا احادیثِ نبویہ کے حوالے بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً :

۱ ع اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ حضرت فرمایا نوشہ کہے نگاہیؒ
۲ ع اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ" کہیا پاک رسولؐ
۳ ع مَا عَرَفْنَا حضرت فرمایاؐ
۴ ع لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدَ مِنْكُمُ الْغَائِبَ پاک رسول فرمایاؐ
۵ ع مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ سچے ایہ فرمایاؐ
۶ ب دھرتی انبر سازیا کارن پاک محمد
مَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَوْلَاكَ مُحَمَّدؐ

ؑ دین پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۲۷۲ ؒ درویش پروان ایضاً ص ۲۱۷
ؓ شریعت پرکاس ایضاً ص ۳۵۲ ؔ صفت پروان ایضاً ص ۴۰۹ ۵ مرشد سندلیسا ایضاً ص ۳۷۶
ؐ مرشد کافی ایضاً ص ۶۶۵ ؑ بیلی پروان ایضاً ص ۱۴۸ شرافت

Marfat.com

۷ ع رِزْقُ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِی [1]

علمِ فقہ آپ کے کلام میں فقہا کے اقوال اور فقہ کے مسائل اکثر آتے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنے وقت میں فقیہ جید تھے۔ چند اقوال بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں:

۱ ع اَلْمُجْتَہِدُ قَدْ یُخْطِیُٔ وَیُصِیْبُ آکھن سب علما [2]

۲ س علم نیک تے عمل بد کھوٹے ہاریاں کار
لِسَانُہٗ طَاہِرٌ وَّ قَلْبُہٗ نَجَسٌ جو عالم بدکردار [3]

۳ س پڑھن پڑھاون علم نوں کرن خلاف کتاب
اَقْوَالُھُمْ کَاَقْوَالِ الْاَنْبِیَاءِ وَاَفْعَالُھُمْ کَاَفْعَالِ الشَّیْطَانِ طوبیاں دے باب [4]

۴ س پاہڑا ہرن خرگوش جے کُتا کرے شکار
حکم شرع کر کھاتیے نوشہ کہے پوکار [5]

۵ س سور گدڑ لُونبڑی جے کُتا کرے شکار
تاں ایہ کھاجا اوسدا کھاہ نہیں سچیار [6]

۶ س ندی نہ ہووے پلیت جے پوے پلیتی لکھ
پانی ملے پلیتیں ندیوں ہو کے وکھ [7]

علمِ تصوّف حضرت صاحب کو تصوف و عرفان میں جو بلند مقام حاصل تھا وہ کسی دوسرے کو کم نصیب ہُوا ہوگا۔ آپ کے کمالاتِ عالیہ پر کتاب "چہار بہار" کا لفظ لفظ اور گنج شریف کا ایک ایک شعر شاہد عادل ہے کہ آپ معرفت میں بحر زخار تھے۔ طریقت، حقیقت اور معرفت کا وہ کون سا نکتہ ہوگا جو آپ نے نہیں سمجھایا۔ یہاں صرف "گنج شریف" سے کچھ اشعار

---

[1] غنیمت پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۵۰۸ [2] مجتہد پروان ایضاً ص ۶۲۴
[3] پتھیارتھ پروان ایضاً ص ۸۹۷ [4] ایضاً ص ۸۹۷
[5] پتھیارتھ پروان ایضاً ص ۸۸۴ [6] ایضاً ص ۸۸۴
[7] جھلیانی پروان ایضاً ص ۱۲۶ شرافت

Marfat.com

نقل کیے جاتے ہیں :ـ

درویشی دے رکن ترے حال ، قال ، اعمال
حال صدق ، اقرار قال ، حکم منن اعمال[1]

نوشہ خدمت ، بندگی ، مہر ، صبر ، یقین
پنجے کم درویش دے کرے جو مرد مسکین[2]

صدق صبوری بندگی مہر مسکینی پنج
آکھے نوشہ قادری ایہو ئی پنج گنج[3]

تجلّی ذات

دیکھن مرد خدائے دے جو کرے تجلّی ذات
بناں تجلّی دیکھنا نوشہ اوکھی بات[4]

جذبہ وسلوک

ہکناں جذبہ پہل ہے تس تھیں بعد سلوک
ہکناں بعد سلوک دے جذبہ مارے کوک
کرے ذکر اللہ دا مرشد جویں فرمائے
معنے ایہ سلوک دے نوشہ دے سنائے

لطائف ستہ

قدس ذات قدوس حق اقدس پاک خدا ئے
ذات مقدس نبی موں یوں کر بولا آئے
تن موں مضغہ پائے مضغہ قلب کی جائے
قلب بیچ فواد ہے تا ہیں ستر چھپائے
سرّ مانہہ خفی ہے خفی مانہہ اخفائے
اخفیٰ اندر آپ ہے قدرت لکھی نہ جائے[5]

---

[1] درویش پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۲۳۳ [2] یتھیا رتھ پروان ایضاً ص ۸۶۰
[3] یتھیارتھ پروان ایضاً ص ۸۶۳ [4] یتھیارتھ پروان ایضاً ص ۸۶۶
[5] بوگ ودیا مندرجہ گنج شریف اردو مطبوعہ ص ۲۷۲ شرافت

Marfat.com

علمِ توحید آپ کا کلام سراسر توحید ہے۔ آپ کا مشرب جمہور صوفیائے کرام کے مطابق وحدۃ الوجودی تھا۔ وحدت کے متعلق آپ کے کئی رسالے ہیں۔ چند اشعار درج ذیل ہیں:

؎ اپنا آپ پچھانیاں اِکتا اندر آئے
نوشہ مرشد پاک نے دتی رمز جتائے

؎ اوّل آخر پال پال ہکو ہک خدائے
اُس بن ہور نہ لبھیے نوشہ دے سنائے

؎ جتھے وحدت جاندے اوتھے نت نت خیر
نوشہ وحدت والیاں جاتا ناہیں غیر[1]

؎ نوشہ وحدت پایاں پایا بہت آرام
غیر نہ کوئی جانیا جاتی وحدت عام[2]

؎

گھٹ ساگر کی موج انیک ساگر وہی ایک کا ایک
جب اُس بن کوئی اور نہ پائیے تو سن سن میں کون در سنائیے
دوجا ہوئے نہ دوجا کہئے ایک ایک موں ایک ہو رہئے
ہو رہیے یا ناں ہو رہیے وہی ہے وہ ایک ہی لئیے
کرتا وہی کرنی بھی وہی
نوشہ جو سمجھی سو کہی[3]

ملخصًا ملتقطًا

علمِ دعوت اسماء آپ کو اسماء الحسنیٰ کے ساتھ خاص شغف تھا اور ان کے کمالات اور فیوض سے مستفیض تھے۔ اسماء الحسنیٰ کو نود و نہ ۹۹ نام یا ننانویں نام کہا جاتا ہے۔ سند

---

[1] وحدت پران مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۷۷۔ [2] ایضاً ص ۷۹

[3] آپا چلتر مندرجہ گنج شریف اردو ص ۱۹۱ شرافت

Marfat.com

میں ننانویں کو ودھانویں کہا جاتا ہے۔ اس لیے حضرت نوشہ صاحب نے ودھانویں نام کے فضائل و خواص میں فرمایا ہے: ؎

ورے پچھلے ودھانویں پڑھدا ہاتھی گھوڑے پالکی چڑھدا
ٹوٹا گھاٹا کدیں نہ کھائے من دی مراد مولا پوجائے
جس نیت کر پڑھے پڑھاوے سو نیت خاوند در پاوے
جو کو گنے ودھانویں ناں صاحب آ وستے تس ماں
جتھے پڑھئے ودھانویں ناماں خلقت وستے نال آراماں
پڑھدے پاک سُندیاں ثواب ناں اونہاں خوف نہ اونہاں عذاب
آنچ دوزخ دی اونہاں حرام جو کو پڑھن ودھانویں نام
پڑھے لکھے سُنے جو کوئے ننگا بھکھا کدیں نہ ہوئے
ودھانویں نام جو پڑھے بجِد تسدے دُوت دشمن سب رد
ایتھے ہووس خوش گزران اگے بہشت وچ لئے مکان
جو کو فجر پڑھے اُٹھ بہے جان کندن دا دُکھ نہ لہے
جے کو پڑھے شام دے ویلے صاحب تس نوں ان دھن میلے
گنے ودھانویں جو ہوتے پسارا
سو گن نہ سکے نوشہ وچارا[1]

آپ کلمہ طیبہ کی فضیلت میں فرماتے ہیں: ؎

کلمہ پڑھیاں مد نال چونہہ حرفاں مقدار
گناہ کبیرے مومنو مٹدے چار ھزار
ہک واری کو کلمہ طیب مد دراز نال کہے
چالی ورہیاں گناہ کبیرہ اس تے مول نہ رہے[2]

---

[1] اسماء الحسنیٰ (ودھانویں ناؤں) مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۵۹
[2] جنگ پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۱۷۳ شرافت

Marfat.com

آپ کا ایک رسالہ بنام "منت شہانا" اُردو میں ہے۔ اس کی تاثیر کے متعلق فرماتے ہیں:-

علمِ عملیات

کلمہ پڑھا رسول کا آفت بھئی فناہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ نَصْرٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ سَيَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ
قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔

اس کے بعض خواص یہ فرماتے ہیں:-

ایک پچلے منت شہانا — ہژدہ ہزار عالم موں مانا
نہ رہیا جادو نہ جادو گر — اب جادو سحر کا خوف نہ ڈر
باندھے جگت کے کھانڈے دھار — اُلٹ پڑے پری کا وار
ہم پر کرے سو اُس کو لاگے — ماتھے لگے سو وَیر تیاگے
منت شہانا پڑھے جو کوئے — دن دن سوا سوایا ہوئے
منت شہانا پڑھے پڑھائے — اَن دَھن پائے سو پائے
جو چاہے سو حاضر ہوئے — تا کی حاجت اٹکے نہیں کوئے
پل میں حاصل ہوئے مراد — پڑھن پڑھانے کا ایہی سواد

صاحب چاہے صاحب پائے
دنیا مانگے دُنیا مِل جائے[1]

ملخصاً

[1] منت شہانا مندرجہ انتخاب گنج شریف اردو، ص ۲۳۵ شرافت

Marfat.com

علم اخلاق آپ کے اشعار میں علم اخلاق کے متعلق کئی اشارات موجود ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:-

۱ سے نوشہ ادب درویش کا چاہے آپ خدا
دو جگ بھٹکے بے ادب اِت آت ٹھور نہ پا

۲ سے ایک نہ بگڑا بے ادب دیا جگت بگاڑ
اِس جھگیا کی آگ نے کیا دیس اُجاڑ [۱]

۳ سے نوشہ ٹہل درویش کی ایک سوں ہوئے پچاش
دیویں انبرت دُودھ کر جو گئوواں کھاویں گھاس [۲]

۴ سے نوشہ کے سلام کا دیکھا عجب سُبھاتے
ہاتھ اپنا سر اپنا لیجے مُفت دُعاتے [۳]

۵ سے دغا کرے جو دوستاں یا کیتا گُن وسرائے
یا مارے کسے وساہ دے اوہ بہشت نہ جائے [۴]

علمِ ادب فارسی، اردو، اور پنجابی ادب میں آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ فارسی میں آپ کا ایک رسالہ 'معارف تصوف' منظوم۔ اردو میں چھپتر اور پنجابی میں ایک سو چھبیس رسالے منظوم یادگار موجود ہیں۔ انہی رسائل کے مجموعہ کا نام "گنج شریف" ہے۔

پنجابی نثر میں بھی ایک رسالہ بنام "مواعظ نوشہ پیر" طبع ہو چکا ہے۔

علم نجوم آپ علوم دینیہ کے علاوہ علومِ نجوم سے بھی واقف تھے۔ آپ کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ طب اور نجوم یقینی علوم ہیں بشرطیکہ ان کا کوئی پورا عالم ہو۔ فرماتے ہیں:

ع طب نجوم علم یقینی جے کامل عالم ہووے

---

[۱] یوگ وِدیا مندرجہ گنج شریف اردو ص ۲۶۱ [۲] ایضاً ص ۲۶۵
[۳] ایضاً ص ۲۶۸ [۴] پتھیارتھ پڑوان مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی ص ۸،۵
[۵] عارف پڑوان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۴۰۶ شرافت

Marfat.com

تاہم آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ رمل، طب اور نجوم تقدیر الٰہی کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ہوتا وہی ہے جو امر الٰہی ہو۔

ع رمل طب نجوم بے حاصل شُدنی کوئی نہ موڑے[1]

علمِ عروض آپ کو علم عروض میں بھی ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی فارسی شاعری کی تقطیع مفاعیلن مفاعیلن فعولن ہے جبکہ اردو شاعری میں آپ نے پچیس اوزان اور پنجابی کلام میں چونتیس بحور استعمال کی ہیں۔

علمِ موسیقی آپ نے گنج شریف پنجابی میں بارہ راگ اور راگنیاں استعمال کی ہیں اور اپنے افکار کو منظوم کرتے وقت ان کو ملحوظ رکھا ہے وہ راگنیاں یہ ہیں:

(۱) سارنگ (۲) سوہنی (۳) تلنگ (۴) شہانہ (۵) گوجری (۶) اساوری

(۷) کدارا (۸) دھناسری (۹) گوری (۱۰) رام کلی (۱۱) بلاول (۱۲) بیرج

اور اردو کلام میں یہ راگ استعمال فرمائے ہیں:

(۱) تلنگ (۲) شہانہ (۳) دھناسری (۴) گوری (۵) بلاول (۶) مارُو۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ علم موسیقی میں پوری پوری دسترس رکھتے تھے۔

علمِ طب حضرت نوشہ صاحبؒ کامل طبیب تھے۔ روحانی امراض کے معالجات کے سلسلے میں تو بے شمار واقعات ہیں کہ آپ نے ہزاروں فاسقوں فاجروں کو مرتبہ ولایت پر فائز کیا، جسمانی امراض کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

"اے درویش حکمت حکیمان این مذہب	اے درویش اس طریقہ کے محققین کی
ایں است شخصے کہ مریض بود حکیمان روزگار	یہ تدبیر ہے۔ جو شخص بیمار ہو۔ زمانہ
تجربہ کار خلطِ غیر طبعی را مشخص کردہ بہر	کے تجربہ کار طبیب غیر طبعی خلط کو تشخیص
اخراج او اول منضجات بعمل آرند	کرکے اس کے خارج کرنے کے لیے
و آں خلطِ خام را پزیدہ بمسہل	پہلے منضجات (مواد کو پکانے والی
و فصد ازالہ اش نمایند	دوائیوں) کو عمل میں لاتے ہیں اس

[1] دنیا پر کاس مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۲۵۲ شرافت

Marfat.com

بعد ازاں ادویہ مخالف مرض کنند۔

رباعی

ے

بارد حار و ہم با حار بارد
بیابس خلط چیزے رطب آرد
برطوبی دوا بیابس پذیرد
بنائے حکمت از اوّل بدارد

واغذیہ واشربہ اندک و بے نمک و
بے مزہ شروع نمایند و از قسم
میوہ جات ولحومات وغیرہ احتراز
کنانند مدتے بریں اکتفا نماید۔
دراں زماں ادویہ مقویہ شروع
نمایند کہ اعضائے رئیسہ
و اعصاب او قوت گیرند و
ضعف قوائی او برطرف شود
قوتِ ماسکہ و جاذبہ و دافعہ
ہریک بجائے خود قایم مقام
شود دور ہاضمہ کیلوس و
کیموس ھرگز تفاوت
نماند دراں وقت پرہیز و قید
او دور سازند و ارشاد فرمایند
ہر چہ بخواہی بخور تندرست و
توانا ہستی - ترا بچیزے گزندے

کچی خلط کو پکا کر مسہل (جلاب) اور فصد
(خون نکالنے) سے اس کا ازالہ کرتے ہیں
اس کے بعد مرض کے خلاف دوائیاں دیتے ہیں۔
ٹھنڈے کا علاج گرم سے اور گرم کا علاج
سرد سے خشک کا علاج تر سے اور تر کا علاج
خشک سے کرتے ہیں۔ حکمت کی
بنا اسی سے شروع ہے۔
اور اس کو کھانے پینے والی تھوڑی اور
بے نمک چیزیں شروع کرواتے ہیں
اور پھلوں اور گوشتوں وغیرہ کے کھانے
سے اس کو پرہیز کرواتے ہیں۔ کچھ
مدت اسی پر اکتفا کرتا ہے پھر مقوی
دوائیں شروع کرواتے ہیں تاکہ اس
کے اعضائے رئیسہ (دل، جگر، دماغ)
اور اعصاب (پٹھے) طاقت پکڑیں اور
اُس کے قوٰی کا ضعف جاتا رہے۔
اور قوتِ ماسکہ (معدہ میں ٹھہرانے والی)
اور قوتِ جاذبہ (مادہ کو جذب کرنے والی)
اور قوتِ دافعہ (فضلہ کو خارج کرنے والی)
اپنی جگہ پر قایم ہو جائے اور قوتِ ہاضمہ
(ہضم کرنے والی) میں کیلوس (غذا کا
معدہ میں پہلا ہضم اور کیموس (غذا کا
معدہ میں دُوسرا ہضم) میں کوئی

Marfat.com

خواہد رسید ۔ معاذ اللہ اگر در وقت پرہیز بد پرہیزی کند ہلاک شود[1]

فرق نہ رہے ۔ اس وقت اس کی پرہیز اور پابندی کو دور کر دیتے ہیں ۔ اور اجازت دے دیتے ہیں کہ اب جو چاہو کھاؤ تم تندرست اور طاقتور ہو ۔ اب تم کو کسی چیز کے کھانے سے تکلیف نہ پہنچے گی ۔ خدا کی پناہ ۔ اگر پرہیز کے وقت میں بدپرہیزی کرے تو ہلاک ہو جائے[2]

علمِ ادویہ علاج و معالجہ علم طب کا ایک اہم جزو ہے ۔ محض تشخیص سے بیمار تندرست نہیں ہوتا ۔ جب تک اس کا علاج نہ کیا جائے ۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کو علم الادویہ میں بھی پوری پوری مہارت حاصل تھی ۔ آپ کم قیمت اور سہل الحصول دواؤں سے علاج کیا کرتے تھے ۔ کتاب گنج شریف میں آپ کا ایک مستقل رسالہ "طب پروان" ہے جس میں بعض امراض کے نسخے تحریر فرمائے ہیں ۔ آپ کے تحریر کردہ دو نسخے ذیل میں تحریر ہیں :

کھنگ ، بلغم ، کفی

مرچ ملٹھی گُڑ کے شکر نال رلائے
موٹی گولی بنھ کے روگی وات رکھائے
کھنگ ونجائے پلک وچ بلغم کفی گوائے
لیساں کڈھے اندروں نوشہ دے سنائے[3]

نسخہ دمہ ، کھنگ

مرچاں سانبھر لون لے دونویں گُڑ رلائے
پیلے پتر اک دے اونہاں وچ گُٹ پائے

---

[1] چہار بہار خطی ص ۹ [2] خزائن الاسرار ترجمہ چہار بہار خطی ص ۱۲۱
[3] طب پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۴۵۲ شرافت

Marfat.com

گولی وُٹ بناتے کے روگی وات رکھائے
آکھے نوشہ قادری دمہ کھنگ ونجائے [1]

علم فلاحت اس سے مراد کاشتکاری کا طور و طریقہ جاننا ہے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ نے خود بھی کاشت کاری کی اور مزارعوں سے بھی کروائی ہے۔

۱۔ کنواں چلا کر اپنے کھیت کو پانی دیتے تھے۔ "چاہ برائے آب دادن زمین خود" الخ [2]

۲۔ کنواں چلانے کی خدمت خواجہ فضیل کابلیؒ کے سپرد تھی۔ خواجہ فضیل نے فرمایا ہے:

"چرخ بحوالہ من میکردند کہ بگرداں"۔ [3]

۳۔ مزارعوں کو روٹیاں پہنچانے کی خدمت حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑی والہ کے سپرد تھی۔

"خدمت نان رسانیدن مزارعہ ہائے سرکار بالیشان فرمودند"۔ [4]

۴۔ ہل چلانے کے متعلق خود حضرت نوشاہِ عالی جاہؒ نے فرمایا ہے: ؎

ہَولی بھوئیں ہَل واہ ناں ناں دھولا ہار
ایویں واہ گوادسیں نوشہ کہے پکار

کھیتی پکی ویکھ کے بھُل نہیں کرسان
اجے جھگڑا جھولے ڈھیر نہیں گھر آوے تاں جان [5]

علمِ بزاۃ یعنی فن بازداری۔ اس کو امام فخرالدین رازیؒ نے کتاب ستینی میں ایک مستقل علم قرار دیا ہے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ اس فن سے بھی پورے طور پر واقف تھے اس سے آپ کا مزاج شاہانہ ثابت ہوتا ہے۔ حضرت پیر محمد سچیار نوشہرویؒ کو بازداروں کی مثال دے کر تصوف کا طریقہ سمجھایا ہے۔ فرماتے ہیں:

---

[1] طب پڑوان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۲۵۴ [2] تذکرہ نوشاہی خطی نسخہ ج ص ۱۸۱ [3] ایضاً ص ۲۷۲
[4] ایضاً ص ۲۷۷ [5] نصیحت پڑوان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۶۶، شرافت

Marfat.com

"ہم چنیں بازدار بازِ نو گرفتہ چشمش بدوزند و پیوستہ بیدار دارند و غذائے او بسیار کم و بے مزہ کنند و شب و روز بر دستِ خود دارند مدتے بسیار لاچار و بیقرار ماند۔ دریں عذاب رسوم نا صواب او کباب شود و عادت بے وفائی و ناسزائی ازو برود جوھر فرمانبرداری و گوھر باربرداری پیدا کند۔ دراں زبان مقبول خاطر بلند نگاہاں بود و نشیمنش بر دست بادشاہاں بود"[1]

اسی طرح باز رکھنے والے نئے باز کو پکڑ کر اس کی آنکھیں سی دیتے ہیں اور ہمیشہ اس کو بیدار رکھتے ہیں اور اس کو بہت تھوڑی اور بے لذت غذا دیتے ہیں اور رات دن اپنے ہاتھ پر رکھتے ہیں وہ بہت عرصہ تک لاچار اور بیقرار رہتا ہے اس عذاب میں اس کی نادرست خصلتیں سب جل جاتی ہیں اور بیوفائی وغیرہ نامناسب عادتیں اس سے چلی جاتی ہیں۔ فرمانبرداری کی قابلیت اور باربرداری کا جوہر اس میں پیدا ہوجاتا ہے۔ اُس وقت وہ بلند مرتبہ امیروں کا مقبول خاطر ہوجاتا ہے اور اس کا ٹھکانا بادشاہوں کے ہاتھ پر ہوتا ہے[2]

فن نیرنجیات آپ کے کلام میں پارہ کا ایک شعبدہ منقول ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس فن سے بھی آپ کو آگاہی حاصل تھی۔ لکھتے ہیں :—

جے پارہ گھتئے وچ تندور
تاں روٹیاں ڈھہ ڈھہ پون ضرور
گھڈ کول جو پارہ دُکھاتے
سپ اٹھواں سب بجھ جاتے[3]

---

[1] چہار بہار خطی ص ۹۳
[2] خزائن الاسرار ترجمہ چہار بہار خطی ص ۱۱۴
[3] طب پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۲۵۴ شرافت

Marfat.com

حضرت نوشہ صاحبؒ نے فرمایا ہے: ع

فنِ تجارت: نوشہ کسب بپار ہکناں دا کسب دا ہی[1]

خود بھی تجارت کی سُنت پر عمل کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت سخی شاہ سلیمانؒ نے آپ کو حکم دیا کہ اب گھوڑی پر سوار ہوکر ہمارے پاس آیا کریں۔ چنانچہ حسب الارشاد مرشد آپ نے پانڈووال سے بقیمت سات روپیہ ایک گھوڑی خرید لی اور سوار ہوکر حضرت سخی بادشاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنھوں نے گھوڑی کی گردن پر ہاتھ پھیرا اور دُعا فرمائی:

"میاں حاجی ازیں مادیاں اسپانِ کلان پیدا خواہند شد"

یعنی اس سے بڑے بڑے گھوڑے پیدا ہوں گے۔

چنانچہ واقعی اس گھوڑی کی نسل سے اچھے اچھے گھوڑے پیدا ہوتے جو چار سو، پانچسو روپیہ قیمت سے آپ نے فروخت کیے۔ جن لوگوں نے خریدے انھوں نے جہان آباد اور دکن میں لے جا کر اُن سے دُگنی تگنی قیمت حاصل کی[2]

فنِ روشنائی سازی ابتدائے احوال میں جبکہ آپ کا مشغلہ لکھنا پڑھنا رہتا تھا اُس وقت آپ نے تمام لوازمِ کتابت میں کمال حاصل کیا تھا۔ چونکہ کتابت کرنے میں سیاہی کا استعمال ہوتا تھا لہٰذا آپ نے سیاہی بنانے کا نسخہ بیان فرمایا ہے: ؎

مَس تُرت پھُرت

دُودہ ہک تے گوند چہار

نوشہ کہے توں سُن سچیار

سَٹ ہتھوڑے دی ہک ہزار

تُرت پھُرت کر مَس تیار[3]

فنِ کتابت اگرچہ تا حال آپ کے دستِ مبارک کی کوئی تحریر نہیں مل سکی مگر فنِ زرنگاری کا طریقہ جاننے اور حضرت سچیار صاحبؒ کو سمجھانے[4] سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کتابت کا

---

[1] غنیمت پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۵۰۸ [2] تذکرہ نوشاہی خطی نسخہ ج ص ۹۶
[3] طب پروان " " " " ص ۴۵۳ [4] چہار بہار خطی ص ۹۲ شرافت

Marfat.com

فن بھی ضرور جانتے تھے۔ اسی لیے کاغذ کو صاف اور چمکیلا بنانے اور زرنگاری کا طریقہ جو کتابت کے فن کا ایک جزو ہے اُن سے بیان فرمایا۔

نیز اپنے فرزند اکبر حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ کو کتابتِ نسخ و نستعلیق کا فن سکھلایا۔ گویا آپ اس فن کے قدر شناس تھے۔

فنِ زرنگاری حضرت نوشاہ عالیجاہؒ اس فن سے بخوبی آگاہ تھے۔ آپ نے اپنے خلیفہ صادق حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ کو فرمایا:

اَے پیر محمد مفصل بشنو کارخانہ درویشاں	اے پیر محمد تفصیل سے سُنو۔ درویشوں
ہمچو زرنگاران و بازداران است۔	کا کارخانہ زرنگاروں اور بازداروں کی
نخست زمین او صاف و براق پر جلا	طرح ہے۔ پہلے کاغذ کی زمین کو صاف
کنند بعد ازاں براں نویسند۔	چمکیلی اور روشن بناتے ہیں۔ اس کے
برجائے داغدار و ناہموار زرنگاری	بعد اس پر لکھتے ہیں داغدار اور کھردری
نمیشود"۔ [۱]	جگہ پر زرنگاری نہیں ہو سکتی۔ [۲]

فنِ پہلوانی نوجوانی کے زمانہ میں آپ فنِ کُشتی کے بھی ماہر تھے۔ آپ کا جسم طاقتور تھا۔ جب لاہور تشریف لے گئے تو شاہی پہلوان سے پنجہ آزمائی کی۔ جیسا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رُکانہ پہلوان کو پچھاڑا تھا۔ آپ نے بھی اُسی سُنّت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس کو نیچا دکھایا۔ [۳] یہ واقعہ کرامات کے ضمن میں بعنوان "زورِ ولایت" لکھا جائے گا۔

فنِ شہسواری آپ گھوڑے کی سواری کو پسند فرماتے تھے۔ آپ کی سواری کے کئی واقعات تذکروں میں درج ہیں:

۱۔ آپ گھوڑی پر سوار ہو کر بھلوال شریف گئے۔ [۴]

۲۔ اپنے مرشد صاحب کے حکم سے گھوڑی تیز دوڑائی۔ [۵]

---

[۱] چہار بہار خطی ص ۹۲ [۲] خزائن الاسرار ترجمہ چہار بہار خطی ص ۱۱۴

[۳] اعجاز خطی نسخہ الف ص ۱۰۶۔ کنز الرحمۃ ص ۳۹ [۴] تذکرہ نوشاہی خطی نسخہ ج ص ۹۶

[۵] حوالہ مذکور شرافت

Marfat.com

۳۔ گھوڑے پر سوار تھے جبکہ قاضی خوشی محمد ہمراہ تھے۔ گرم ریت آپ کے تصرف سے سرد ہو گئی۔[1]

۴۔ حضرت سچیار صاحبؒ نے ایک گھوڑا نذر کیا۔ آپ اس پر سوار ہو کر نوشہرہ سے روانہ ہوئے۔ حضرت سچیار پیرؒ ہمراہ پیدل تھے۔[2]

آپ نے گھوڑے کے متعلق ایک مستقل رسالہ "گھوڑا نامہ" لکھا ہے اس میں فرماتے ہیں:

۱ ع جتھا گھوڑا رکھے تھا ئی ہتھیار
۲ ع چنگا رکھو مومنو گھوڑا تے ہتھیار[3]
۳ ع جیہا تخت سلیمان دا تیہا گھوڑا جان
۴ ع گھوڑا جوڑا مرد دا ہور نہ جوڑا کوئے[4]

فنِ حرب تذکروں میں حضرت نوشہ صاحبؒ کا کئی معاصر جنگوں میں شریک ہونا اور فتح پانا مذکور ہے۔ آپکے کلام سے بھی فنِ حرب سے واقف ہونا ثابت ہے۔

۱ ع جنگ سکھایو مومنو کرو سپاہی بال[5]
۲ س مرد بناں ہتھیار دے جیوں پنکھی بے پر
ہووے نہیں ہتھیار واں نوشہ کوئی ڈر[6]
۳ س لگے دا تاں ماریئے نہیں تاں رہیے لک
ایہو چالا شینہہ دا نوشہ مول نہ چک
۴ س مرد شکاری ہوئیے ناں کریئے کجھ دیر
لگے دا تاں ماریئے نہں تے نوشہ خیر[7]

فنِ شمشیر بازی جنگوں میں شمولیت کے لیے اس فن کا ہونا لازمی ہے۔ آپ نے تلوار کی بہت تعریف فرمائی ہے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی خطی نسخہ د ورق ۶۴ [2] مراۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۹۵
[3] گھوڑا نامہ مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۶۰۲ [4] ایضاً ص ۶۰۳
[5] جنگ پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۱۷۹ [6] ایضاً ص ۸۰۱
[7] ہتھیار تھ پروان ایضاً ص ۸۰۵ شرافت

Marfat.com

۱: سہ سکہ تسدا ماریئے جو مارے تروار
نوشہ دُنیا دین وچ ٹُر وڈیا سردار

۲: سہ مرداوے نوں آکھیے جو رکھے ہتھیار
ایتھے اوتھے سو ترے جو مارے تروار[1]

۳: سہ ہکناں پڑھ پڑھ سیفیاں کردے کرامات
نوشہ دی کرامات سیف کرن نہ دیوے بات[2]

۴: سہ بن لوہے مرد نہ اُبھرے بن لوہے مرد نہ سُدھرے
بن لوہے مرنا مرہے سب لوہے اگے گڑہے
لوہا وڈا ہتھیار ہے بن لوہے مرد خوار ہے[3]

فنِ تیراندازی آپ نے عالمِ شباب میں تیراندازی کا فن بدرجۂ اتم سیکھا تھا۔ آپ کا نشانہ پختہ تھا۔ ڈاکوؤں کے خلاف جنگوں اور علاقائی خانہ جنگیوں میں متعدد بار شریک ہوئے اور فتح پائی۔

"ایشاں باتیر وکمان ذوق داشتند" آپ کو تیر وکمان کا شوق تھا۔ آپ کا تیر
"تیر ایشاں کم خطا میرفت"[4] کم خطا جاتا تھا۔

نشانہ ایسا پختہ تھا کہ ایک تیر سے دو تین دشمنوں کو زخمی کر دیتے تھے۔ سہ

بیک تیر دو سہ کساں دوختے
ہمی خرمن جان شاں سوختے[5]

---

[1] بہتھار پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی خطی نسخہ ج ص ۸۰۰ [2] ایضاً ص ۸۰۲
[3] ایضاً ص ۹۵، [4] الاعجاز خطی نسخہ الف ص ۸۰۔ تذکرہ نوشاہی خطی نسخہ ج ص ۶۹
[5] کنز الرحمت ص ۳۵ شرافت

Marfat.com

نوشہ کا لقب ملنا

آپ نے جنگل میں ایک پرانے کنوئیں میں بیٹھ کر چالیس روز تک ریاضت و مجاہدہ کیا۔ وہاں سے ہاتفِ غیبی نے آپ کو نوشہ کہہ کر پکارا۔ اور ہر جن و انس اور کہ ومہ آپ کو نوشہ کے نام سے بلانے لگا۔[۱]

سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ ۹۰۹ ھ/ ۱۵۰۱ء میں پیش آیا، اُس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔[۲]

حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی نے لقب نوشہ ملنے کی تہنیت میں یہ غزل لکھی ہے: ؎

از جنابِ حق خطابِ نوشہ نوشاہ شد
لاجرم بائملک دل اوطرفہ شاہنشاہ شد

برگِ شجر از نوشہیِ نوشہ آمد باثنا
وحش و طیر از فرِ فقرش تابعِ آں ماہ شد

سگ کہ شد منظورِ نظرش باسگاں شد سرورے
جن و انس از شمہ نظرش محرمِ ایں راہ شد

نامِ نوشہ بر زباں چوں نظرِ شاں دارد اثر
ہر کہ ذاتش دید او باشان و شوکت جاہ شد

صیتِ نوشاہی نوشہ رفت از چیں تا بہ چیں
از ثریا تا ثرے ہر دل ازیں آگاہ شد

طبلِ نوشاہیِ نوشہ در دو عالم کوفتند
اے خوش آں دل و رغش از سوزِ دل باآہ شد

---

[۱] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۱۲۰، نسخہ ج ص ۱۱۱۔ کنز الرحمت ص ۵۱

[۲] مناقباتِ نوشاہی قلمی ص ۴۷، شرافت

Marfat.com

اے ہمائے ہمتت راآشیاں در لامکاں
وے سواکن عرشیاں راازفرح قہقاہ شد
زندگی دل بخواہد طلبات از تو حیات
التجایش از جابت ہرگہ و بیگاہ شد[۱]

شادی آپ کی شادی نوشہرہ تارڑاں (ضلع گجرات) میں شاہ فتح محمد علوی کی دختر نیک اختر سے ہوئی[۲] مولوی نور احمد چشتی لاہوری نے آپ کے خسر کا نام شیخ ابونصر لکھا ہے[۳]۔ ممکن ہے کہ یہ شاہ فتح محمد کی کنیت ہو ۔ حضرت خضر علیہ السلام بھی آپ کی برات کے ہمراہ تھے ۔ انھوں نے بھی آپ کو نوشہ کہہ کر پکارا ۔ فرمایا: "یہ ہے نوشہ، یہ ہے نوشہ[۴]"۔ شادی کے بعد آپ نے نوشہرہ ہی میں اپنی سکونت اختیار کر لی[۵]

سیاحتِ لاہور آپ متعدد مرتبہ لاہور تشریف لے گئے۔ پہلی مرتبہ چند ساتھیوں کے ہمراہ گئے اور وہاں اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کی ۔ پھر زندہ بزرگوں سے ملاقاتیں کیں ۔ ازانجملہ حضرت شیخ عبد الوہاب متقی قادریؒ کی مجلس میں گئے جو شیخ فرید بخاری کی مسجد میں تشریف فرما تھے[۶]

آپ نے لاہور کے اولیاؒ کے متعلق فرمایا ہے ؎

نو لکھ چار ہزار تے چھ سو ویہ ولی
نوشہ وچ لاہور دے سوئے محی صحی[۷]

---

[۱] تذکرۂ نوشاہی نسخہ ج ص ۱۱۲
[۲] الاعجاز نسخہ الف ص ۹۶
[۳] تحقیقاتِ چشتی ص ۲۴۹
[۴] مجمع الاسرار بحوالہ ماہنامہ القادر نوشاہی گنج جلد ۲ شمارہ ۱۱
[۵] الاعجاز الف ص ۸۶
[۶] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۰۲ ۔ ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۶۶ ۔ تذکرۂ نوشاہی نسخہ ج ص ۸۰ ۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۶۵ ۔ کنز الرحمت ص ۳۹ ۔
[۷] ینہار تہ پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی نسخہ ج ص ۵۳ ۔ شرافت

Marfat.com

بیعتِ طریقت

آپ نے ۹۸۸ھ/۱۵۸۰ء میں بوساطت مُلّا کریم الدین جوکالوی بھلوال شریف حاضر ہوکر حضرت سخی شاہ سلیمان قادری کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ اُس وقت آپ کی عمر انتیس۲۹ سال قمری تھی[۱]

مرشد صاحب نے مجلس محمدی میں حاضر کیا۔ ارواحِ انبیاء اور خلفائے راشدین اور چار یار باطنی نے اپنے اپنے فیض سے معمور کیا۔[۲]

جذب و سلوک آپ ابتدا میں نگاہِ شیخ سے تین ماہ حالتِ جذب میں ایک ہی جگہ پڑے رہے۔ پھر مرشد صاحب نے توجہ کی تو مرتبہ سلوک میں آئے اور اس سکر یہ حالت میں تمام مقامات و منازل سے عبور ہو چکا تھا۔ "از جمیع مراتب عبور شدہ بود۔"[۳] یعنی منازل سلوک و عرفان، فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ سے گزار کر بقا باللہ تک پہنچا دیا۔ علامہ صداقت کنجاہی لکھتے ہیں:

"ہمدراں سکوت و ترکِ قوت ملکہ مطالعہ	اس خاموشی اور ترک طعام کے دوران
ملکوت و ذائقہ مشاہدہ حیّ لایموت یافت۔"[۴]	عالمِ ملکوت کے مطالعہ کا ملکہ اور ذات حیّ قیوم کے
	مشاہدہ کا ذوق آپ کو حاصل ہو گیا۔

عطائے خلافت متعدد مرتبہ آپ اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور ہر مرتبہ نئی نئی نوازشات سے سرفرازی پاتے رہے۔ آخر حضرت شیخ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی اور اپنے فرزندوں کو آپ کا مرید کرایا اور اپنے سب مریدوں کو آپ کے سپرد کیا[۵]، اور اس موقع پر آپ کی فضیلت میں یہ الفاظ فرماتے:

---

[۱] مناقبات نوشاہی قلمی ص ۲، [۲] ایضاً ص ۱۶۲ - سر مکتوم قلمی ص ۲۱۳

[۳] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۱۰ - تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۵۸ - مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۶۷ -

کنز الرحمت ص ۴۱ [۴] ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۶۹ ب

[۵] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۹۷ - مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۲ ب شرافت

Marfat.com

(۱)

"حاجی سلیمان است و سلیمان حاجی ست | حاجی سلیمان ہے اور سلیمان حاجی ہے
ہر کہ غیرت از ایشاں خواہد کرد گویا کہ با ما | جو شخص ان سے غیرت کرے گا گویا اس
کردہ باشد" [۱] | نے ہمارے ساتھ کی ہوگی۔

(۲)

ے میانِ ایں دو قالب نور یک جان است پنداری
سلیماں حاجی و حاجی سلیمان است پنداری [۲]

(۳)

ے من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری [۳]

(۴)

ے بدانید حاجی سلیماں شدہ
سلیماں ز حاجی یکے جاں شدہ [۴]

(۵)

ے ہیں تے اِس وچ فرق نہ کوئی سارے یارو جانو
ایہ سخی میں نوشہ ہویا اِس وچ شک نہ آنو
ایہ جسم میں جان اینہاندی ہیں جسم ایہ جان
اِک جُثہ اِک جان اساڈی خلقت دو وکھان [۵]

---

[۱] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۲۸ [۲] ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۷
[۳] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۲۸ - مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۱، ب
[۴] کنز الرحمۃ ص ۳۴
[۵] مناقبات نوشاہی قلمی ص ۱۶۷۔ شرافت

Marfat.com

(۶)

ـہ لال میرا میرے گھر دا چانن میری پُونجی مال تے مایا
عشقوں وُٹھی میرے لال دی لالی سو بھی لال ہو آیا
لالولال میرے لال دی رنگن رُوپ رنگ سوایا
شاہ سلیمان نوشہ دا چولا لال گُلال کرایا[۱]

تقررِ نوشہرہ

جب حضرت نوشہ صاحبؒ کو حضرت سخی بادشاہؒ نے خلافت سے نوازا تو حکم فرمایا کہ تم اپنے مسکن نوشہرہ نارڑاں میں اپنی سکونت رکھو اور مخلوقِ خدا کو خدا تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرو۔[۲]

اور فرمایا:

"ولایت از شما و فرزنداں و مریدانِ شماست
کہ جا بجا خواہند بود۔"[۳]

ولایت تمہارے اور تمہارے فرزندوں اور مریدوں کے لیے ہے کہ ہر جگہ رہیں گے۔

اور فرمایا یہ ملک دربار حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تم کو اور تمہاری اولاد اور فقیروں کے لیے عطا ہو چکا ہے۔ تمہارا سلسلۂ ارشاد قیامت تک جاری رہے گا۔ ـہ

ہمیں طور ارشادِ پاک از رسول شدہ با وساطت سلیماں قبول
کہ در گردِ عالم ز لطفِ خدا رواں تا حشر باشد امرِ شما[۴]
بود در جہاں حکمِ اولادِ تو شود تازہ تر امر ارشادِ تو

---

۱ کشکول نوشاہی قلمی ص ۴ ۲ الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۴۱ ۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۹۸۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۲، ب ۔ کنز الرحمت ص ۴۴

۳ الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۴۳ ۔ تذکرۂ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۹۹ ۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۳،

۴ کنز الرحمت ص ۸۹ شرافت

Marfat.com

نیز فرمایا : ؎

نام بنایا نوشہ تیرا حضرت پاک رسول
مختار کیتا تینوں آپ الٰہی کیتا رب قبول[1]

سلسلۂ طریقت خاندان قادریہ نوشاہیہ

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے کسب علوم باطنی اور فیوض روحانی کا سلسلہ اسناد یہ ہے بترتیب عروجی :

۱۔ حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ				ساہن پال شریف
۲۔ حضرت سخی شاہ سلیمان نوریؒ	م ۲۷ رمضان	۱۰۱۲ھ/۱۶۰۴ء		بھلوال شریف
۳۔ حضرت مخدوم شاہ معروفؒ	م ۱۰ محرم	۹۸۷ھ/۱۵۷۹ء		خوشاب
۴۔ حضرت سید مبارک حقانیؒ	م ۹ شوال	۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء		اوچ متبرکہ
۵۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانیؒ	م ۷ رجب	۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء		〃
۶۔ حضرت سید شمس الدین گیلانیؒ	م ۳ ربیع الاول	۸۳۴ھ/۱۴۳۰ء		حلب
۷۔ حضرت سید شاہ میر گیلانیؒ	م ۸ ذیقعد	۷۶۶ھ/۱۳۶۵ء		〃
۸۔ حضرت سید علی گیلانیؒ	م ۲ محرم	۷۱۵ھ/۱۳۱۵ء		〃
۹۔ حضرت سید مسعود گیلانیؒ	م ۵ شعبان	۶۶۰ھ/۱۲۶۲ء		〃
۱۰۔ حضرت سید احمد گیلانیؒ	م ۲۵ رجب	۶۳۰ھ/۱۲۳۳ء		〃
۱۱۔ حضرت سید عبدالسلام صوفی گیلانیؒ	م ۳ رجب	۶۱۱ھ/۱۲۱۴ء		بغداد
۱۲۔ حضرت سید عبدالوہاب گیلانیؒ	م ۲۵ شوال	۵۹۳ھ/۱۱۹۷ء		〃
۱۳۔ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	م ۱۱ ربیع الآخر	۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء		〃
۱۴۔ حضرت شیخ قاضی ابوسعید مخزومیؒ	م ۷ محرم	۵۱۳ھ/۱۱۱۹ء		〃

---

[1] مناقبات نوشاہی قلمی ص ۱۶۵ شرافت

Marfat.com

۱۵۔ حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاریؒ	م ۱ر محرم	۴۸۶ھ/۱۰۹۳ء	بغداد
۱۶۔ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ	م ۳ر شعبان	۴۴۷ھ/۱۰۵۵ء	طرطوس
۱۷۔ حضرت شیخ عبدالواحد تمیمیؒ	م ۹ر جمادی الآخرے	۴۲۵ھ/۱۰۳۴ء	بغداد
۱۸۔ حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ	م ۲۸ر ذی الحجہ	۳۳۴ھ/۹۴۶ء	〃
۱۹۔ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ	م ۲۷ر رجب	۲۹۷ھ/۹۱۰ء	〃
۲۰۔ حضرت شیخ سری سقطیؒ	م ۳ر رمضان	۲۵۳ھ/۸۶۷ء	〃
۲۱۔ حضرت شیخ معروف کرخیؒ	م ۲ر محرم	۲۰۰ھ/۸۱۵ء	〃
۲۲۔ حضرت شیخ داؤد طائیؒ	م ۲۸ر ربیع الاول	۱۶۵ھ/۷۸۱ء	〃
۲۳۔ حضرت شیخ حبیب عجمیؒ	م ۳ر ربیع الآخر	۱۵۶ھ/۷۷۳ء	〃
۲۴۔ حضرت شیخ امام حسن بصریؒ	م ۴ر محرم	۱۱۱ھ/۷۲۹ء	بصرہ
۲۵۔ حضرت امام علی المرتضیٰ رضؓ	م ۲۱ر رمضان	۴۰ھ/۶۶۱ء	نجف
۲۶۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	م ۱۲ر ربیع الاول	۱۱ھ/۶۳۲ء[1]	مدینہ طیبہ

پیشگوئیاں

حضرت نوشہ صاحبؒ کی ولادت اور ظہور سے پہلے اکثر اولیاء اللہ نے آپ کے متعلق بشارتیں دی ہیں۔ یہاں تفصیلی واقعات کی گنجایش نہیں، مختصراً چند پیشگوئیاں تحریر کی جاتی ہیں:

۱ــــــــ حضرت غوث اعظمؒ نے اپنے صاحبزادہ سید عبدالوہابؒ کو فرمایا کہ تمہارے سلسلۂ فقر میں ایک ولی اللہ بنام حاجی نوشہ ہوگا۔ جس سے تمہارا سلسلہ بے شمار فروغ پائے گا اور حضرت نوشہ صاحب کی صورت بھی دکھا دی[2]

---

[1] الاعجاز الف ص ۵۔ ثواقب المناقب ج ورق ۱۵۔ تذکرہ نوشاہی ج ص ۲۱۔ ترویح القلوب ص ۱۹۔ تحایف قدسیہ ص ۱۰۳۔ مرأۃ الغفوریہ ورق ۴۱۔ کنز الرحمت ص ۸

[2] مناقبات نوشاہی قلمی ص ۶۰ و ۶۱

شرافت

۲ ——— حضرت سید مبارک حقانی اوچیؒ نے اپنے خلیفہ شاہ معروف خوشابیؒ کو فرمایا کہ تمہارے مریدوں کے سلسلہ میں ایک نیا خانوادہ نوشاہی نام جاری ہوگا۔[1]

۳ ——— حضرت شاہ معروف خوشابیؒ نے اپنے خلیفہ شاہ سلیمان بھلوالیؒ کو حضرت نوشہ صاحبؒ کی صورت دکھائی۔ اور فرمایا کہ یہ جوان تمہارے پاس آئے گا اسے ہمارا سلام دینا اور فیض پہنچانا۔[2]

۴ ——— حضرت شاہ سلیمان بھلوالیؒ، حاجی سید علاؤ الدینؒ کے گھر میں بمقام گھوگانوالی تشریف لائے اور ان کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی بشارت دی۔ چنانچہ حضرت نوشہ صاحبؒ پیدا ہوئے۔[3]

۵ ——— حضرت سید علاؤ الدین غازیؒ نے حج کی روانگی کے وقت اپنی اہلیہ محترمہ کو فرمایا کہ ہمارے بعد لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام نامی حاجی محمد رکھنا۔[4]

۶ ——— حضرت سید رحیم الدین نے فرمایا کہ میرے بھائی سید علاؤ الدین کے ہاں لڑکا تولد ہوگا، جو دین یا دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت نوشہ عالیجاہؒ پیدا ہوئے۔[5]

---

[1] خزینۃ الاصفیا اردو جلد اول ص ۱۹۷ ۔ خطہ پاک اوچ ص ۳۲۰

[2] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۲۸ ۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۲۷ ۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۳۷ ۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۴۷ ۔ کنز الرحمت ص ۱۶ ۔ [3] الاعجاز نسخہ الف ص ۲۷ ۔ ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۴۹ ب ۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۶۵ ۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۵۸ ب ۔ مناقب نوشاہی مندرجہ بیاض قادری قلمی ورق ۶ ب ۔ کنز الرحمت ص ۳۲ ۔ مناقبات نوشاہی قلمی ص ۱۵۰ ۔

[4] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۷ ۔ ثواقب المناقب نسخہ ج ص ۴۹ ۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۶۵ ۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۵۸ ۔ کنز الرحمت ص ۳۲ ۔ مناقب نوشاہی مندرجہ بیاض قادری ورق ۶ ب ۔ مناقبات نوشاہی ص ۱۵۰ ۔

[5] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۶ ۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۵۹ ۔ مرأۃ الغفوریہ ورق ۵۵ ب ۔ کنز الرحمت ص ۳۰ ، اس میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: قطب آخر زمان پیدا ہوگا۔ شرافت

Marfat.com

۷ ———— حضرت شیخ عبدالوہاب متقی قادریؒ نے آپ کے متعلق بشارت دی کہ عنقریب ایک زمانہ آنے والا ہے کہ یہ اپنے معاصرین اولیاؑ میں سے بلند مرتبہ پر پہنچ جائیں گے۔[۱]

---

[۱] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۰۳، نسخہ ب ص ۵۷ ۔ ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۶۶ ۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۸۰ ۔ مرأۃ الغفوریہ ورق ۶۵ ۔ کنزالرحمت ص ۳۹ ۔ شرافت

Marfat.com

ذکر آبادی چک ساہن پال

حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کی سکونت حسب الارشاد حضرت شاہ سلیمان قادری بھلوالیؒ نوشہرہ تارڑاں میں تھی۔ وہاں کے مقدم اور آپ کے مرید چودھری ساہن پال اور اُس کے والد چودھری مہاں ولد ابوالخیر تارڑ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ اجازت فرمادیں تو ہم نوشہرہ سے الگ گاؤں آباد کریں اور حضور بھی وہیں اپنی رہائش رکھیں۔ آپ نے منظور فرمالیا اور حکم دے دیا۔ چنانچہ انہوں نے چک ساہن پال کے نام سے موضع آباد کیا۔ یہ واقعہ اکبر بادشاہ کے عہد میں ۱۰۰۱ھ سے تا ۱۰۰۷ھ وقوع میں آیا۔ حضرت نوشہ صاحبؒ نے بھی اپنی سکونت وہیں منتقل فرمالی اور اپنی حویلیاں، دیوان خانہ اور مسجد شریف تعمیر کرالیں۔ اور مدت العمر اسی گاؤں کو دارالولایت والارشاد مقرر رکھا بلکہ اب تک چلا آتا ہے۔[1]

اکثر عاشقان نوشاہیہ نے اس "مسکن الاولیا" کی تعریف میں نظمیں لکھی ہیں۔ بعض یہ ہیں:

۱

ازمرزا احمد بیگ لاہوری

ملبب است بفیض ابشق مالا مال

بہشت روئے زمین است چک ساہن پال

زہے مکاں چہ مکاں کو بچشم بخشد نور

زہے زمیں چہ زمیں کو بدل بہ بخشد حال

---

[1] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۵۱۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۸۸ ب ۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۱۴۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۸۷ ۔ کنز الرحمۃ ص ۵۲۔ شرافت

Marfat.com

زساکنان چہ بزرگ و چہ خورد گر بینی
باطن اندرُ پُر از سوز ظاہر آب زلال
بہر مکاں کہ درد قطب حق مقام کند
عبور چوں نکند سالک و ولی ابدال
بلطفِ خویش بخوان دمراں تو احمد را
بدرگہت سرِ خود ماندہ بر اُمیدِ وصال[1]

۲

از علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ

"موضع مسعور چک سادہ پور ساہن پال خطاب یافت"

تعالی اللہ بنائے فیض دمساز
مقامِ عاشقانِ خانہ پرداز
صفایش بسکہ دامنگیر کردند
بآبِ گوہرش تعمیر کردند
زبس گلہا درو جا بر نظر تنگ
زمیں چوں بوم دیبا نقشِ ارژنگ
ہوایش چوں ہوائے عشق مشہور
غبارش چوں غبارِ سرمہ پُر نور
چو موسیقار در ہر کوچہ تنگ
بہارِ نغمہ تر ریختہ رنگ
نمک پروردۂ فیضش نمک سار
خوشاب از جرتِ اُو رُو بدیوار
سگِ درگاہِ او باشد ہزارہ
گرفتہ بہر تعظیمش کنارہ
خمیرِ قالبِ عشق از زمینش
بہشت اینجا در رضوان خوشہ چینش
بچرخ آیند تا عشاق بے تاب
بود سدا رغنوں یکبانگِ دُولاب
محبت میکند گرد از حریمش
بود محوِ سفر از خود مقیمش
زہر موئے بدن فوارۂ درد
چو طفلِ اشکِ خود آوارۂ درد
بخاکش تخمِ آدم سبز گردد
چو خالِ نیل بے نم سبز گردد

---

[1] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۵۲ ۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۱۴ ۔ مراۃ الغفوریہ روڈو گرات ورق ۳۸ ۔
اس میں کاتب نے آخری شعر میں تصرف کیا ہے بجائے احمد کے میر محمد لکھ دیا ہے جو وزن سے نا ج ہے ۔
فت

Marfat.com

بدریا انصالِ او گواہ است — کہ شاہِ بحر و بر را بارگاہ است
بریم آں چراغِ دامنِ طور — برنگِ گنبدِ فانوس پُر نور
خوشا روزے کہ در سیرِ دیارش — شوم پروانۂ شمعِ مزارش
بآبِ دیدہ اشکش تر کردہ باشم — سجودِ بندگی سر کردہ باشم
بگردِ کعبۂ امید گردم — چو ذرہ طائفِ خورشید گردم
برافروزم چراغِ شعلۂ آہ — کنم شیرینیِ جاں در نذرگاہ

سخن کوتہ ہمیں وصفش تمام است
کہ قطبِ دین و دُنیا را مقام است[1]

۳

از مولانا محمد اشرف فاروقی منچریؒ

چو کردند بنیادِ موضع تمام — نہادند چک ساہنپال او را نام[2]

۴

حضرت نوشہ صاحبؒ نے چودھری ساہنپال کو فرمایا کہ دو جھنڈے بنا کر لے آؤ۔ وہ
[...]ے [...]۔ آپ کے صحن میں شریہنہ کا ایک بہت بڑا درخت تھا۔ فرمایا اس [...]کے اوپر چڑھ کر
[...] شاخ پر باندھ دو۔ اُس نے باندھ دیے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک جھنڈا ہمارا اور ہماری
اولاد کا ہے۔ اور ایک تمہارا اور تمہاری اولاد کا۔ یہ یہاں چک ساہنپال میں آباد رہیں گے
اور ایک دوسرے کے ساتھ رفیقِ کار ہوں گے[3]

مولانا محمد اشرف مناقب نوشاہی میں لکھتے ہیں:

نوشہ جاں منہ تھیں فرمایا — بیرتی ساہن پال لیایا
رُکھ شریہنہ نے جھنڈا لایا — امر ہویا سرداری دا

---

[1] ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۸۸ ب
[2] کنز الرحمت ص ۲۵
[3] تذکرۂ نوشاہی قلمی نسخہ ج ۱۱۳۔ کنز الرحمت ص ۵۱۔ — شرافت

Marfat.com

بیرق دوجی ہور انانی ڈہ بی اُسدے نال گڈائی
ایہ بیرق ہے میری بھائی نیزہ پڑھی ساری دا[1]

چنانچہ زمانہ حال تک حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کے حکم اور آپ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کی اولاد امجاد اور چوہدری ساہن پال تارڑ کی اولاد ایک جگہ موضع ساہن پال شریف میں آباد چلے آتے ہیں اور جو لوگ حسبِ ضرورت باہر چلے گئے ہیں انہوں نے بھی اپنا تعلق اپنے مرکز ساہن پال سے وابستہ رکھا ہے۔

نوٹ حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کا ساہن پال شریف میں مسکن و مدفن ہونے کے بیشمار حوالے ہیں، جن کا بیان یہاں موجبِ طوالت ہے۔ والعاقل یکفیہ الاشارۃ۔

حال ہی میں تاریخ خاندان نوشاہیہ سے ناواقف چند لوگوں نے حضرت نوشہ صاحبؒ کے گاؤں ساہن پال سے گہرے تعلق کو منقطع کر کے ایک گاؤں رن مل سے پیوند کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ خاندانِ نوشاہیہ کی تاریخ کے کسی بنیادی ماخذ میں رن مل کا نام ومحلِ وقوع نہیں ملتا۔

---

[1] مناقب نوشاہی مندرجہ بیاضِ قادری قلمی ورق ۔ ۔

حضرت شیخ کی وفات پر بھلوال شریف جانا

آپ اپنے پیر روشن ضمیر کی حیاتِ طیبہ میں آخری مرتبہ رجب ۱۰۱۲ھ (۱۶۰۴ء) میں بھلوال شریف گئے۔ اور حضرت سخی شاہ سلیمانؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے جب کہ اُن کی پہلی نظر آپ پر پڑی تو نہایت خوشی سے فرمایا: ع

"آیا میرا ڈھولن چارے بنے رکھ"[1]

اور آپ کو بہت نصیحتیں فرما کر رخصت کیا، آپ کو گھر آتے ابھی دو ماہ ہی گزرے تھے کہ حضرت سخی بادشاہ ۲۷ رمضان ۱۰۱۲ھ (۱۶۰۴ء) کو وفات پا گئے۔ آپ نے یہ خبر سُنی تو چند یاروں کے ہمراہ بھلوال شریف پہنچے۔ زیارتِ مزار سے مشرف ہُوئے۔ فاتحہ خوانی کی اور ایک ساعت مراقبہ کیا۔ پھر چند ساعت حضرت سخی بادشاہؒ کے حجرہ میں بیٹھے۔ اس وقت آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ کبھی زرد کبھی سُرخ ہو جاتا تھا[2]۔ پھر چارپائی منگا کر اُس پر لیٹ گئے۔ چہرۂ مبارک پر سلارہ ڈال لیا۔ سردی کا موسم ہونے کے باوجود چارپائی سے پسینہ کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ دو تین گھنٹے اسی کیفیت میں گزر گئے۔ پھر آپ اُٹھے اور فرمایا: الحمد للہ کہ ہم خدمت کی سعادت بجا لاتے اور ہماری خدمت منظور ہو گئی ہے۔[3]

پھر آپ نے صاحبزادوں کو بُلا کر اُن کے سامنے تعزیت کی اور چھوٹے صاحبزادے

---

[1] تذکرہ نوشاہی ج ص ۱۰۵ - مرآۃ الغفوریہ ورق ۷۶ - کنز الرحمۃ ص ۷۴ -

[2] ثواقب المناقب ج ورق ۸۴ - تذکرہ نوشاہی ج ص ۱۰۶ - مرآۃ الغفوریہ ص ۷۶ -

کنز الرحمت ص ۷۴ -

[3] الا مجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۴۶ - تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۰۶ - مرآۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۷۶ ب - کنز الرحمت ص ۷۴ - شرافت

Marfat.com

شیخ تاج محمود کے حق میں دعا سے ترقی مدارج فرمائی اور بڑے صاحبزادہ شیخ رحیم داد کو دستار نیابت پہنا کر اپنے والد کا سجادہ نشین بنایا۔ چند روز وہاں رہ کر واپس اپنے دارالارشاد ساہنپال شریف میں تشریف لائے۔[1]

عبادت و ریاضت

آپ ریاضت و مجاہدہ سے کبھی فارغ نہ ہوتے تھے۔ اذکار و اوراد و اشغال تلاوت قرآن مجید پر مواظبت رکھتے تھے۔

اتباعِ شریعت آپ شریعت نبوی اور سنتِ مصطفوی کے بے حد پابند تھے۔ مرزا احمد بیگ لاہوریؒ لکھتے ہیں:

"حضرت شاہ در ظاہر احتیاطِ شریعت بسیار میفرمودند"[2]

یعنی حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ ظاہر میں شریعت کی بہت احتیاط رکھتے تھے۔ آپ کے دو رسالے شرع پروان اردو اور شریعت پر کاس پنجابی اسی موضوع پر ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

آکھے نوشہ قادری توں سُن سچیارا
کہیا منے ہیوا سو پُتر پیارا
حکم شرع دامن لے مرشد فرمایا
سِدھے راہے چلیاں کیں راہ بُھلایا
کم نہ ہوسے شرع بن دینی دُنیائی
باجھ شریعت مَنیاں کیہی فقرائی
غیر شرع دا ہونا ہودن حیواناں
آیا منن حکم نوں آحکم نہ ماناں

---

[1] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۴۸۔ ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۵۸ ب۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۱۰۷۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۶۷ ب۔ کنز الرحمۃ ص ۴۸۔

[2] الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۱۰۵۔ شرافت

Marfat.com

شرع جہاز رسول دا جیڑھا سو تریا
منے شرع محمدی جین کلمہ پڑھیا

موہوں آکھن منیا اسنے من ناہیں
سبھی جھوٹے درگاہ دے اگے شرن بھاہیں

منے ناہیں جھتی جس حجت چالی
شرع چلاوے اپنی الٹی بھوالی

من نہیں غیر شرع نوں جس شرع نہ منی
حد شرع رسول دی تس مورکھ بھنی

غیر شرع جو پیر ہے سو پیر نہ کہئے
غیر شرع فقیر نہیں یک پلک نہ بہئے

قائم جیہڑا شرع نے سو دین تے قائم
رہسی شرع رسول دی عالم تے دائم

غلبہ اہل شریعتاں غیر شرع نت ہینے
جتھے شرع رسول دی تتھے مرد سکھینے

سچی شرع رسول دی غیر شرع سب جھوٹھے
نوشہ کہے غیر شرع نوں نہیں خیر وچ ٹھوٹھے[1]

آپ حقیقی اسلام کے پابند تھے اور سب لوگوں کو اسلام کی

پانچ بنائے اسلام

پابندی کی تلقین فرماتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں، ے

بندے مسلمان نوں فرض الٰہی پنج
روزہ حج زکوٰۃ جہاد آکھو کلمہ گنج

پنج نمازاں فرض ہین ہر دینہ تے ہر رات
کل ستاراں رکعتاں فرض ہویاں دینہ رات

---

[1] شریعت پرکاس مندرجہ گنج شریف پنجابی نسخہ ج ص ۳۵۰۔ شرافت

Marfat.com

روزے ماہ رمضان دے تریہہ بھانویں انتریہہ[۲]

لڑنا نال کفار دے ہر دم فرض صحیح

فرض ہے دولتمند نوں حج اتے زکوٰۃ

ناہیں مرد فقیر نوں فرض ایہ دونویں بات

غنی اتے نقیر نوں کلمہ فرض صحیح

نماز روزہ جہاد بھی ہویا فرض صریح

آہا اوّل اسلام وچ کلمہ پڑھن ضرور

تس تھوں پچھے رکھدے گھر ہتھیار ضرور

جے ہوندا وقت نماز دا تاں کرے ادا نماز

نہیں تاں لڑدے کافراں حضرت دے شہباز

ہُن بھی اوہو وقت ہے نوشہ کہے پکار

سب تھوں اوّل جنگ ہے مومن نوں درکار[۱]

ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ؎

جَیں آندا ایمان خدا رسول تے   روز قیامت بنیوس نال یقین دے

پڑھیوں سُو پنج نمازاں وقت پچھان کے   روزے رکھیوس تریہہ ماہ رمضان دے

اللہ خاوند اُتے اُسدا حق ہے

جو داخل کرے بہشتیں ایہ بیشک ہے[۲]

کلمہ طیبہ حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کلمہ طیبہ کے سچے عاشق تھے۔ رات کو ذکر جہر کیا کرتے۔ آپ کی سب تصانیف میں کلمہ طیبہ کی بے حد توصیف پائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق آپ کے مستقل پانچ رسالے، کلمہ بیان اردو، انبرت کلمہ

---

[۱] جنگ پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۱۷۲۔

[۲] ایمان ظہور " " " ص ۱۰۷۔ شرافت

Marfat.com

کلمہ بس، کلمہ پروان اور کلمہ پنتھہ پنجابی میں موجود ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں:

کلمہ انبرت نام ہے کلمہ آب حیات
ناہ پڑھے من پاک ہو غم سوں ہوئے نجات[1]

نیز فرماتے ہیں:

دیکھا نور رسول کا کلمہ مانہہ نوشاہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ[2]

کلمہ طیبہ کے فضائل میں فرمایا ہے:

کلمہ پڑھیاں تد نال چونہہ حرفاں مقدار
گناہ کبیرے مومنو مٹدے چار ہزار[4000]
ہک واری کو کلمہ طیب تد دراز نال کہے
چالی ورہیاں گناہ کبیرہ اُس تے مول نہ رہے[3]

نماز آپ نماز پنجگانہ پوری پابندی کے ساتھ باجماعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ "پنج وقت نماز باجماعت میخواندند"[4] بعض اوقات خود بھی امامت کرتے۔ جیسا کہ بھلوال شریف گئے تو حضرت سخی شاہ سلیمانؒ نے آپ کو حکم دیا کہ امامت کرائیں۔ آپ نے حسب الحکم نماز پڑھائی۔ حضرت سخی بادشاہؒ اور آپ کے دُوسرے پیر بھایوں

---

[1] آب حیات مندرجہ گنج شریف اردو۔ مطبوعہ لاہور، ص ۲۴۴۔

[2] وار پلک دریائی " " " ص ۱۹۰۔

[3] جنگ پروان " " پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۱۰۳۔

[4] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۸۶۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۵۶۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۲۷۔ مرأۃ الغفوریہ روٹو گراف ورق ۱۱۶ ب۔

شرافت

Marfat.com

مُلا کریم الدین جو کالوی وغیرہ نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی[1]

ایک مرتبہ دیکھا گیا کہ آپ نماز میں سجدہ تنگ دے رہے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور، مردوں کو سجدہ فراخ دینے کا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں سجدہ فراخ دُوں تو کعبہ شریف سے سر آگے گزر جاتا ہے۔ اور ہمارا طریقہ شریعتِ نبوی کے مطابق ہے۔ چاہیے کہ سجدہ کعبہ کی طرف ہو، نہ کہ سر کعبہ سے آگے گزر جائے[2]

نماز کے متعلق خود حضور نے فرمایا ہے: ؎

پاک پانی لے پاک کر جُبہ جامہ جائے
اندر نیت صاف رکھ موہوں صفت ثنائے
پنج نمازاں پنج وقت پنجے رکن اسلام
سچا سِدھا ہو تیکے جُھک جُھک کر سلام[3]

نیز فرمایا ہے: ؎

چِتّن دا کر ساز
پڑھ لے پنج نماز[4]

آپ تارکِ نماز کے متعلق فرماتے ہیں: ؎

بے نماز توں کُتا بھلا
بندے اس وچ نا ہیوں رَلا[5]

جو لوگ بغیر حضورِ قلب کے یا ریاکاری سے نماز ادا کرتے ہیں اُن کے متعلق فرمایا ہے: ؎

---

[1] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۲۷۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۲۰ ب۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۹۴۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۱۷۔ کنز الرحمت ص ۴۳۔ مناقباتِ نوشاہی قلمی ص ۱۴۸۔

[2] تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۱۶۲۔ کنز الرحمت ص ۱۷۔

[3] نصیحت پروان مندرجہ گنج شریف قلمی نسخہ ج ص ۶۱۔ [4] صفت نامہ مندرجہ ایضاً ص ۴۳۷ شرافت

[5] فقیر پکاسں مندرجہ ایضاً ص ۲۲۵

پڑھے نماز من نہیں بجائے
جیسے بیامی بیام کمائے[1]

روزہ حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ روزوں پر بڑی مواظبت رکھتے تھے۔ رمضان شریف کے علاوہ کافی عرصہ ایامِ شباب میں صائم الدہر رہے۔ چند سال جنگل میں ترک و تجرید میں گزارے۔ روزہ، درختوں کے پتوں یا عناب صحرائی سے جن کو جھڑ بیر (پہنجو) کہا جاتا ہے افطار فرمایا کرتے تھے۔ پھر اتفاقاً ایک جاٹ کا وہاں سے گزر ہوا، اُس نے دیکھا تو وہ افطار کے وقت دودھ لا کر خدمت میں پیش کر دیتا جس سے آپ افطار کر لیتے[2]

مولانا محمد اشرف لکھتے ہیں: ؎

آپے شرع نبی تے قائم ورد نمازاں روزے دائم
کتنی مدت آپے صائم شیر آہا افطاری دا[3]

آپ نے خود روزہ ہائے رمضان کے متعلق فرمایا ہے: ؎

روزے رکھ تریہہ
ایہو سدھی لیہہ[4]

یعنی تیس روزے رکھو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

جو لوگ نیک نام بننے کے لیے روزے رکھتے ہیں اور حلال حرام کی تمیز نہیں کرتے،

---

[1] ریاکاری مندرجہ گنج شریف اردو مطبوعہ لاہور ص۱۷۔

[2] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص۳۰۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۵۵۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۶۱۔ کنز الرحمت ص ۳۵-۳۶۔

[3] مناقب نوشاہی مندرجہ بیاض قادری قلمی۔ ورق ۷۔ و مندرجہ کتاب الفوائد قلمی قدیم ص ۹۸۔

[4] صفت نامہ مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ن ص ۲۴۷۔

شرافت

Marfat.com

ان ریا، کار لوگوں کے متعلق آپ نے فرمایا ہے :؎

کجھ نہ ہووے رکھیاں روزے نفل[1] ہزار
لقمہ چھڈ حرام دا نوشہ کہے پوکار[1]

زکوٰۃ آپ صدقات، خیرات، زکوٰۃ کے پورے عامل تھے۔ کوئی شخص آپ کے دروازے سے خالی نہ جاتا تھا۔ آپ اپنے مریدوں اور معتقدوں کو حکماً ارشاد فرماتے ہیں :؎

مالوں دیہہ زکوٰۃ
ہووے تُرت نجات[2]

جو لوگ باوجود صاحب استطاعت ہونے کے زکوٰۃ نہیں دیتے بلکہ لوگوں سے لے کر کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ وہ دین فروش ہیں :؎

مالک ہون نصاب دے لے لے کھان زکوٰۃ
دنیا اُتوں دین نوں ویچن دیہہ تے رات[3]

حج حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ نے سات مرتبہ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کے حج کی سعادت اور شرف حاصل کیا۔[4]

آپ نے پاپیادہ سات حج کیے۔[5]

آپ کے کلام سے بھی آپ کا حج کو تشریف لے جانا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ 'موج لہر' میں فرماتے ہیں :؎

حاجی نوشہ چڑھیا سچ جہاز تے
چلیا حج گزارن نال نیاز دے[6]

---

[1] تیھیار تھ پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج صـ ۸۹۶ [2] صفت نامہ ایضاً ص ۴۳۷

[3] تیھیار تھ پروان " " " صـ ۸۹۶

[4] حدیقۃ الاسرار صـ ۵۴ ۔ ہفتاد اولیا صـ ۲۲۹

[5] تذکرہ اولیائے ہند صـ ۳۹۴

[6] موج لہر مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۱۳۰۷   شرافت

Marfat.com

آپ مریدوں کو حکماً فرماتے ہیں: ؎

کرلے حج ادا
کلمہ آکھ سدا[1]

نیز فرمایا ہے: ؎

جو جو ہوتے حاجی غازی
سب موں تھی مرشد کی بازی[2]

جو لوگ نام و نمود کے لیے حج کرتے ہیں ان کے متعلق فرمایا ہے: ؎

حج کرے رونے نت راکھے من بس مانہہ نہ آنے
بھرمت بھرمت پھرے دیوانہ جوگ ایک جانے[3]

پھر فرماتے ہیں: ؎

ستیں حجیں ہوئے حاجی عالم فاضل مفتی قاجی
جاں جاں خودی نہ توڑے بندا تاں تاں سمجھو جھوٹھا دھندا[4]

تقویٰ - تمباکو سے اجتناب آپ کا تقویٰ ضرب المثل تھا۔ شبہ کے طعام اور مشتبہ اشیا کے استعمال سے پرہیز کرتے۔ صوفیِ باصفا اور متقی باخدا تھے۔ آپ کے زمانہ ۱۰۱۵ھ/ ۱۶۰۶ء میں تمباکو نوشی رائج ہو چکی تھی بلکہ اس قدر عام ہو گئی تھی کہ امرا سے غربا تک سب لوگ اس کے عادی ہو گئے تھے۔ لیکن حضرت نوشہ صاحبؒ کو اس سے کمال نفرت تھی۔ خود بھی پرہیز کرتے اور مریدوں کو بھی اس سے بچنے کی تاکید فرماتے تھے۔

---

[1] صفت نامہ مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۲۴۷۔
[2] مہر پڑان " " اردو مطبوعہ لاہور ص ۲۲۳۔
[3] ذکر و فکر " " " ص ۲۴۵۔
[4] یاد پڑان " " پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۱۲۸۔ شرافت

Marfat.com

آپ کے کلام سے تمباکو کی مذمت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

۱۔ بھٹھ بے پیر بے پیر دا دوست   بھٹھ تماکو بوزہ پوست[1]

۲۔ لے فقیراں ٹوپی پائی   بھنگ تماکو وچ نہیں فقرائی[2]

۳۔ چلمی ناسی پوستی بھنگی شرابی   آکھے نوشہ قادری اینہاں مد اخرابی[3]

یہاں آپ نے چلمی یعنی حُقہ پینے والے کو، اور ناسی یعنی نسوار لینے والے کو پوستیوں، بھنگیوں اور شرابیوں کے ساتھ ایک جیسا ہی شمار کیا ہے۔ چونکہ یہ تینوں اشیاء شرعاً حرام ہیں اس لیے تمباکو بھی انہی جیسا بیان فرمایا ہے۔

۴۔ اس کے علاوہ مولانا محمد حامد بن شیخ عطاء اللہ علوی عباسی نوشاہی برقندازی نے کتاب اخبار الآخرۃ میں تمباکو کی حرمت میں بزرگانِ دین کے اقوال لکھے ہیں، اُن میں لکھتے ہیں:[4]

حضرت حاجی گنج بخش نوشہ کہیا حرام

فرمایا سا اونہاں نوں نبی علیہ السلامؑ

اسی حکم کے مطابق حضرت نوشہ صاحبؒ کے سب یارانِ طریقت تمباکو نوشی سے پرہیز کرتے تھے۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ فرماتے تھے: ع

تماکو نے کشد کز ما فقیرے[5]

یعنی ہمارا کوئی درویش تمباکو نہ پیا کرے بلکہ ان کو یہاں تک تمباکو سے نفرت تھی کہ ایک مرتبہ ایک سوار اُن کے پاس سے گزرا جو حُقہ پیتا جاتا تھا اُن کے درویش شاہ مراد نے آگاہ کیا۔ حضرت سچیار صاحبؒ نے ازراہِ غیرت اُس کی طرف دیکھا تو اُسی وقت اُس کے حُقہ کے

---

[1] اصحاب رسول مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۵۶

[2] مرشد مت " " ص ۶۷۳

[3] نصیحت پروان " " ص ۶۷۵

[4] اخبار الآخرۃ قلمی موجود کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد نمبر ۶۵۷

[5] تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۳۲ شرافت

Marfat.com

ہو بچہ سے آگ اڑ کر اس کے کپڑوں کو لگ گئی اور وہ سوار جل کر راکھ ہو گیا[1]

ایسا ہی حضرت نوشہ صاحبؒ کنجریوں اور ڈوموں سے بھی پرہیز کرتے تھے۔ فرمایا:

ہ

جس گھر وڑے کنجری ڈوم اتے شراب
نوشہ آکھے اجکل اوہ جھگا ہووے خراب[2]

وظیفۂ حق وظیفۂ ذیل آپ کی زبان سے منقول اور قلم سے تحریر ہے، جس سے حقیقت و توحید میں آپ کے مقام کی رفعت ظاہر ہو رہی ہے:

اوّل حق ، آخر حق ، باطن حق ، ظاھر حق ، ایتھے حق ، اوتھے حق ، جتھے کتھے حقو حق ، اھا بھی حق ، ھے بھی حق ، ھوسی بھی حق ، دسیوے حق ، سنیوے حق ، اکھیوے حق ، لکھیوے حق ، پڑھیوے حق ، کلمہ حق ، کلام حق ، ذات حق ، صفات حق ، نام حق ، یاد حق ، ناد حق ، اللہ ھِك محمد برحق[3]

سیر و سیاحت

آپ نے بحکم سیروا فی الارض ممالک عرب و عجم کی سیر کی۔ ہندوستان، سندھ، عرب و مصر کا سفر کیا۔ سندھ میں خواجہ نصیر محمد سہروردیؒ کی ملاقات ہوئی[4] مصر کی ایک مسجد میں معتکف رہے۔ وہاں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے کچھ نصائح فرمائیں۔ دریائے نیل پر شیخ علقادیؒ سے ملاقات ہوئی اور آپس میں مذاکرہ ہوا۔[5]

---

[1] کنز الرحمت ص ۱۲۶۔

[2] نصیحت پروان مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۶۵۔

[3] حق نامہ 〃 〃 〃 〃 ص ۲۰۶

[4] تشریف الفقراء قلمی ص ۸

[5] چہار بہار قلمی نسخہ الف ص ۲۴، ۳۴ شرافت

Marfat.com

بغداد شریف میں حضرت غوث اعظمؒ کی درگاہ مبارک سے فیض یاب ہوئے اور بحکم غوثیہ پنجاب میں تشریف لاتے [1]

تبلیغ اسلام

حضرت نوشہ صاحبؒ کی ساری عمر تبلیغ اسلام میں گزری۔ کفار کو حلقۂ اسلام میں داخل کرنا جس قدر آپ سے وقوع میں آیا آپ کے معاصرین سے کم کسی سے واقع ہوا ہوگا۔ آپ کے تبلیغی کارناموں کا یورپین مورخوں کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ آگے اُن کے حوالے مورخین کے اقوال کے ضمن میں لکھے جائیں گے۔

آپ نے ممالک بعیدہ میں تبلیغ کے واسطے اپنے خلیفے بھیجے۔ چنانچہ افغانستان میں خواجہ فضیل وحی کابلیؒ کو۔ قندھار میں سید شاہ محمد قطب قندھار کو، کشمیر میں حافظ طاہر کو۔ علاقہ پوٹھوہار میں سید شاہ محمد شہید رہتاسیؒ اور شاہ فتا دیوان کو، ہندوستان میں شیخ نور محمد عاشق کو اور سندھ میں میاں لال اڈیرا اور رجام ماچھی سلطان کو بھیجا۔ ان کی کوششوں سے ہزاروں لوگ ورطۂ ضلالت سے نکل کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے۔[2]

---

[1] ذکرالائمہ قلمی ورق ۱۰۷،

[2] الاعجاز قلمی، تذکرہ نوشاہی قلمی، کنزالرحمت مطبوعہ، تشریف النقرا قلمی۔ شرافت

Marfat.com

اخلاق و عادات

حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کریم الاخلاق، عمیم الاشفاق۔ خلقِ محمدی کا مجسم نمونہ تھے۔ غریبوں مسکینوں کے ساتھ محبت رکھتے اور سلام دینے میں سبقت کرتے۔ اغنیاء و متولین و امراء سے احتراز رکھتے اور ان کے ساتھ سلام میں سبقت نہ کرتے[1] سائلین کو کبھی خالی نہ لوٹاتے۔ اگر کوئی چیز وقت پر موجود نہ ہوتی تو دُکان سے دِلوا دیتے۔ اور بعد میں خود وہ قرضہ ادا کر دیتے[2] مسافروں کی خدمت کا خاص خیال رکھتے[3] کسب حلال کرنے میں کوئی عار نہ سمجھتے۔ کبھی زراعت کرتے[4]، کبھی گھوڑوں کی تجارت کرتے[5] اپنے گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے۔ گھوڑی کے لیے خود گھاس کھود کر لے آتے[6] اور اپنی بھینسوں کو خود چراگاہ میں لے جا کر چراتے۔ اُدھر وہ چرنے لگتیں، اِدھر آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے[7] جو کچھ از قسم ہدیہ و فتوح آتا اُس کو رَد نہ فرماتے، بلکہ قبول کر کے ایثار کر دیتے۔ سخاوت میں دریا دِل تھے۔ جو کچھ حاضر ہوتا راہِ خدا میں خرچ کر دیتے[8] صلاح و تقویٰ کو ہمیشہ مدِ نظر رکھتے۔ مشتبہ طعام سے پرہیز فرماتے۔ انصاف پسند اور عدل دوست تھے[9] ہر کسی پر احسان کرتے۔ لنگر جاری تھا۔ مسافروں اور زائرین کو کھانا کھلاتے[10] کھانے میں کسی شخص کی خوشامد یا کمی بیشی نہ ہوتی تھی بلکہ جو کچھ ما حضر ہوتا امیر و غریب کو یکساں ملتا تھا[11] جب کوئی مہمان آتا تو آپ نہایت خوش ہوتے اور فراخدلی سے اس کی خدمت کرتے۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۸۹ — [2] ایضاً ص ۳۰۳ — [3] ایضاً ص ۱۵۷

[4] ایضاً ص ۲۷۷ — [5] ایضاً ص ۹۵ — [6] ایضاً ص ۱۱۵

[7] ایضاً ص ۷۶ — [8] الاعجاز الف ص ۱۹۶ — [9] ایضاً ص ۹۷

[10] ایضاً ص ۱۹۷ — [11] ایضاً ص ۱۰۳

شرافت

مہمانوں کے ہاتھ خود دُھلاتے۔ اُن کے آگے روٹی بھی خود ہی رکھتے[1] ہر ایک شخص کو لطف و کرم سے پیش آتے۔ اگر کوئی شخص حیا کی وجہ سے کُھل کر اپنا مقصد بیان نہ کر سکتا تو خود اس کے آنے کا سبب اور مطلب دریافت فرماتے[2] کسی پر سختی نہ فرماتے۔ اپنے نفس کی خاطر کسی پر غصہ نہ کرتے۔ اگر کوئی شخص کوئی عرض کرتا تو اُس کو قبول فرما لیتے[3] بیماروں کی عیادت فرماتے[4] جنازوں میں شامل ہوتے۔ قبروں کی زیارت کرتے[5] اپنے یاروں کے گھروں میں جا کر ان کی خبر گیری کرتے[6] اپنی حالت کو زیادہ تر مخفی رکھنے کی کوشش کرتے[7] کسی شخص کی دل شکنی نہ کرتے[8] کبھی کسی غیر محرم عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھتے۔ اگر کوئی عورت کسی مراد کے لیے حاضر ہوتی تو اُس کو پردہ کے پیچھے بیٹھنے کا حکم کرتے۔ یا دُور کھڑا رہنے کو کہتے۔ دُور سے ہی اُس کی عرض سن کر اُس کا مقصد حل فرماتے[9] اپنے احباب و خدام سے نیک سلوک کرتے۔ اگر کسی یار سے کوئی لغزش ہو جاتی تو مواخذہ نہ فرماتے بلکہ معاف کر دیتے[10] ہر ایک فن والے کی قدر شناسی کرتے[11] گاہے گاہے سیر کے لیے دریا کو بھی نکل جاتے[12] علماء و مشایخ کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے[13] آپ کا رُعبِ ولایت کچھ ایسا تھا کہ ہر کس و ناکس کو آپ کے سامنے بات کرنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی[14] اپنے دوستوں سے ہمدردی رکھتے۔ کبھی کبھی شگفتہ مزاجی اور خوش طبعی بھی کیا کرتے[15] آپ دینِ حق کی اشاعت پند و نصائح سے فرماتے۔ متلاشیانِ حق کو احسن طریقوں سے راہنمائی کرتے۔ آپ کی پیشانی پر کسی نے چین نہ دیکھا۔ کلام آہستہ اور پُر مغز فرماتے۔ آپ کا ہر فعل صانعِ حقیقی کی خوشنودی کے لیے ہوتا تھا۔ خود پسندی سے آپ کو

---

[1] تحائف قدسیہ ص ۱۲۶ — [2] الاعجاز الف ص ۱۹۷ — [3] ایضاً ص ۱۸۱

[4] ایضاً ص ۱۴۸ — [5] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۰۳، ۱۴۵ — [6] مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۹۴ ب

[7] کنز الرحمت ص ۷۲ — [8] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۳۲ — [9] الاعجاز الف ص ۱۵۷

[10] ایضاً ص ۱۸۰ — [11] ایضاً ص ۱۰۳ — [12] الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۱۷۱

[13] الاعجاز نسخہ الف ص ۲۹۰، تشریف الفقرا قلمی ص ۱۰ — [14] کنز الرحمت ص ۷۰

[15] الاعجاز الف ۱۶۴ — شرافت

Marfat.com

نفرت تھی۔ ہر کسی سے للٰہی محبت کرتے۔ خود غرضی اور مطلب پرستی کو بالکل دخل نہ دیتے۔ محتاجوں، بیکسوں، بے یاروں، یتیموں اور بیواؤں کی دستگیری کرتے اور ان کی دلجوئی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ ہر وقت ذاتِ الٰہی سے خائف رہتے۔ خوف و رجا میں بلند مقام رکھتے۔ آپ کی سادہ مزاجی حلیم الطبعی، خوش خلقی، دیانت داری، راست گفتاری اور شیریں کلامی ضرب المثل ہوگئی تھی۔ آپ کی عالی حوصلگی، اولوالعزمی اور فیاضی کا عام چرچا تھا۔ طریقہ اسلام کے سچے اور پختہ طور پر پابند تھے۔ دیکھنے والے آپ کے نقشِ قدم پر چلنا سعادت سمجھتے تھے اور آپ کے عملی نمونہ سے اسلام کے مداح ہو جاتے۔ [1]

عشق محمدیؐ حضرت نوشاہ عالیجاہؒ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں ہر وقت مست و مخمور رہتے تھے۔ آپ مجسم عشق تھے۔ آپ کے کلام سے عشق مترشح ہوتا ہے۔ آپ کے دو رسالے رسول پرکاس اور رسول پروان آپ کے عشق نبوی پر شاہد عادل ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں: ؎

غوث قطب کُل اولیے شیخ فقیر امام — نوشہ کہے فقیر قادر داسب حضرت دے غلام
حضرت جیہا نہ جمیا دنیا اندر کوئے — نوشہ حضرت دے جسم توں صدقے وارے ہوئے
ناں پرچھاواں جس دا مکھی بہے نہ جس — حضرت نور خدا لئے دا نوشہ وارے تس
گرمی اندر بدلی حضرت کر دی چھاں — نوشہ جتھے آپ سے دھن سہاونی تھاں [2]
مکے اتے مدینیوں والے وارے جاں — نوشہ مٹی راہ دی اکھیں مَتھے لاں
پاک مدینے والیا رکھ لے دین دی لاج — نوشہ تیرا گولڑا اکھڑا کرے آواج
وارے روضے پاک دے ہیں لکھ کروڑاں وار — جتھے حضرت وسدا نوشہ کہے پکار
روضے پاک رسول دے وتن نوری پھول — نوشہ آوے نادا یہ دھن دھن پاک رسول

روضے پاک رسول دے وسّے میری جان
آکھے نوشہ قادری میں روضے توں قربان [3]

---

[1] ماخوذ از رسائل متفرقہ گنج شریف۔ [2] رسول پرکاس مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۲۹۶

[3] ایضاً ص ۲۹۷ شرافت

Marfat.com

عشقِ مرتضویؓ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ اُن کی شان میں فرمایا ہے :ـــ

مرشد رُوپ دکھائیا جیسے علی امیر
نیزہ ہاتھ گھوڑا تلے نوشہ کہے فقیر
شاہ علی مولا علی مرشد علی امیر
میاں علی خاوند علی نوشہ کہے فقیر
جن پایا تن پریم سوں کہے فقیر نوشہ
حُبُّ عَلِیٍّ حَسَنَۃٌ لَا یَضُرُّ مَعَھَا سَیِّئَۃٌ[1]

محبّتِ غوثیہ حضرت نوشہ صاحبؒ کو حضرت غوثِ اعظم سیّد عبدالقادر جیلانیؒ سے خصوصی روحانی نسبت تھی۔ اسی لیے آپ کو کئی معاصرینؒ "محی الدین ثانیؒ" کہا کرتے تھے۔[2] آپ نے حضرت غوث اعظمؒ کی مدح میں ایک رسالہ غوث دیدار لکھا ہے۔ چند شعر درج ذیل ہیں :ـــ

دوہرہ

شک گیو مرشد ملے پایو حق یقین
نوشہ مرشد کون ہے مرشد محی الدین

ـــ مرشد مایا مرشد پونجی مرشد سب مشکل کی کُنجی
مرشد ہمرا مان بڈائی جیسا مرشد تیسا پتا نہ بھائی

مرشد غوث اعظم پیر پیراں
مرشد دستگیر میر میراں[3]

ـــ نوشہ طالب قادری ہور کسے دا ناں
طالب قادر پاک دا دو جگ پاوے تھاں[4]

---

[1] رسول پروان مندرجہ گنج شریف اردو مطبوعہ ص ۹۹ [2] تذکرہ نوشاہی خطی نسخہ د ورق ۲۷ ب
[3] غوث دیدار مندرجہ گنج شریف اردو مطبوعہ ص ۱۰۱
[4] کرسی نامہ مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۷۵ شرافت

Marfat.com

محبتِ پیرانِ طریقت آپ اپنے مرشدِ طریقت اور پیرانِ سلسلہ کی محبت میں مغلوب الحال تھے۔ آپ کے کلام کا اکثر و بیشتر حصہ اپنے مرشد صاحب حضرت شاہ سلیمان نوری کی مدح میں ہے۔ بائیس[22] رسالے مستقل ان کی توصیف میں لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں: ؎

مرشد اللہ مرشد پاک محمد مرشد چارے یار
مرشد دستگیر پیارا قادر دا مختار
مرشد شاہ مبارک تارک مرشد شاہ معروف
مرشد شاہ سلیمان قلندر سب صفتاں موصوف
مرشد سچا نام الٰہی مرشد نام رسُول
مرشد کلمہ طیّب نوشہ جس پڑھیاں ہیا قبول

؎

نوشہ کرئے مرشدوں تن من دھن قربان
مرشد کرے قبول جے تاں مرشد دا احسان[1]

---

[1] کُرسی نامہ مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۵۵ شرافت

Marfat.com

خوارق وکرامات

حضرت نوشہ صاحبؒ سے خوارق وکرامات کا ظہور بکثرت ہوتا تھا۔ میں نے آپ کے متعلق ایک جامع کتاب "زبدۃ الکرامات المعروف کراماتِ نوشاہِ عالیجاہ" لکھی ہے جو ۱۵ شعبان ۱۳۸۲ھ (۱۲ جنوری ۱۹۶۳ء) اختتام کو پہنچی۔ یہاں چند کرامات مختصر عبارت میں ملخصاً لکھی جاتی ہیں۔

بچپن میں بعالم شیر خوارگی آپ ماہِ رمضان میں دودھ نہیں پیتے تھے[1]

زورِ ولایت آپ ایک مرتبہ لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں پہلوان پائے تخت شیر علی خاں مغلزادہ بیجاپوری کے ساتھ بطور زور آزمائی دست پنجہ لیا تو اس کی انگلیوں کے سروں سے لہو کے قطرات ٹپکنے لگے[2]

سلبِ امراض موضع دیووال ضلع سرگودھا میں ایک مقدم لاعلاج مریض کا مرض سلب کر لیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا[3]

ایک خوشابی بلوچ کی نابینا بیوی آپ کے تصرف سے آپ کے چہرۂ انور کا دیدار کرنے سے بینا ہو گئی۔[4]

---

[1] ذکر الائمہ خطی ورق ۱۰۷۔ [2] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۰۶۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۶۷۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۸۳۔ کنز الرحمت ص ۳۹۔

[3] الاعجاز قلمی الف ص ۱۳۷۔ ثواقب المناقب قلمی ج ورق ۸۱۔ تذکرہ نوشاہی ج ص ۱۰۴۔

[4] الاعجاز قلمی الف ص ۱۵۸۔ ثواقب المناقب قلمی ج ورق ۹۲۔ تذکرہ نوشاہی قلمی ج ص ۱۱۷۔ خزینۃ الاصفیاء اردو جلد اول ص ۲۶۹۔ شرافت

Marfat.com

تصرف فی الاعیان اپنے مرید میاں جیون کے التماس پر موضع باہو تشریف لے گئے۔ آپ کے تصرف سے کافی وقت تک سورج ایک جگہ ٹھہرا رہا۔[1]

آپ نے فرمایا: میاں جیون! خدا کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اگر سورج یا چاند کو حکم دیں کہ تم ٹھہر جاؤ، وہ کیا مجال رکھتے ہیں کہ اپنی جگہ سے ہلیں۔[2]

تصرف فی الاشباح آپ چلنے میں نظر بر قدم رہتے تھے اور سلام دینے میں سبقت کرتے تھے۔ لیکن مغرور و متکبر لوگوں کو سلام نہیں کہتے تھے۔ ایک چکلہ دار بیٹھا تھا آپ پاس سے گزر گئے اُس نے آپ کو ایذا پہنچانا چاہی مگر آپ کے تصرف سے اُس کی گردن کا مہرہ ٹوٹ گیا۔[3]

تصرف فی الارض چودھری جھنڈا مزارعہ کا قطعہ زمین جو بیس بیگھہ سے زیادہ تھا۔ وہ مُولراج قانون گوئے کی پیمائش میں پہلے بیس پھر انیس پھر اٹھارہ بیگھہ ہوگیا۔ آپ کے تصرف سے زمین سمٹتی گئی۔[4]

تصرف فی القدر ایک مرتبہ موضع ساہن پال شریف کے رقبہ کا لگان کئی ہزار روپیہ تک لگا۔ اہل دیہہ آپ کے آگے التماس لائے۔ آپ کے تصرف سے وہ معاملہ نو سو روپیہ رہ گیا، باقی معاف ہوگیا۔ لوح محفوظ پر تحریر دیکھی گئی۔[5]

---

[1] الاعجاز قلمی الف ص ۱۸۴۔ ثواقب المناقب قلمی ج ورق ۱۰۲۔ تذکرہ نوشاہی قلمی ج ص ۱۳۳۔ خزینۃ الاصفیا اردو جلد اول ص ۲۷۰۔

[2] ثواقب المناقب ج ورق ۱۰۲۔ تذکرہ نوشاہی ج ص ۱۳۴۔ خزینۃ الاصفیا اردو جلد اول ص ۲۷۰۔

[3] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۹۹۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۶۵۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۸۰۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۶۵۔ کنز الرحمت ص ۳۸۔

[4] الاعجاز الف ص ۲۰۰۔ ثواقب المناقب ج ورق ۱۱۱۔ تذکرہ نوشاہی ج ص ۱۴۸۔

[5] تذکرہ نوشاہی الف ص ۱۶۵، ج ص ۱۴۶۔ خزینۃ الاصفیا اردو جلد اول ص ۲۷۱۔ صاحب خزینۃ الاصفیا نے لکھا ہے کہ اصل لگان دو ہزار روپیہ تھا جو حضرت نوشہؒ کے تصرف سے نو سو رہ گیا۔ شرافت

Marfat.com

اماتتِ احیا ایک مرتبہ ابتدائے احوال میں چودھری مُہان ولد ابوالخیر تارڑ نے آپ کی بے ادبی کا خیال کیا تو اُس کو ایسی گرفت ہُوئی کہ اُس کی تین سو بھینسوں میں سے تین روز میں ایک سو چالیس مر گئیں پھر وُہ معافی کا خواستگار ہُوا۔[۱]

احیائے اموات ایک چرواہا مُردہ مدفون کو آپ نے قبر سے زندہ کیا۔[۲] اُستا جانی نجار مسجد کی عمارت کے دوران لکڑی چیر رہا تھا کہ اُس کا سر پھنس گیا اور مر گیا۔ آپ نے بحکم الٰہی اس کو زندہ کر دیا۔[۳]

گرم ریت کا سرد ہونا ایک مرتبہ سفر ریگستان میں آپ گھوڑی پر سوار تھے قاضی خوشی محمد کنجاہیؒ پیدل ننگے پاؤں ساتھ تھے۔ ریت سخت گرم تھی ان کے پاؤں جلنے لگے۔ حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ نے اپنا جُوتا پہننے کے لیے دیا۔ انہوں نے بوسہ دے کر از راہِ ادب سر پر رکھ لیا۔ آپ نے ایسا تصرف کیا کہ ریت اس حد تک سرد ہو گئی کہ اس کی ٹھنڈک دماغ کو پہنچتی تھی۔[۴]

بادشاہ کو غرق ہونے سے بچانا شاہجہان بادشاہ ایک مرتبہ کشمیر کی سیر کو گیا تھا۔ دریا کی سیر میں کشتی ڈگمگانے لگی تو اس نے اعینونی یا عباد اللہ کا نعرہ لگایا۔ حضرت نوشہ صاحبؒ نے طیِ ارض کے طور پر وہاں پہنچ کر کشتی کو کنارے لگایا۔[۵]

---

[۱] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۴۹۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۶۳۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۸۷۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۶۴۔ کنز الرحمت ص ۳۸۔ [۲] کنز الرحمت ص ۷۱۔

[۳] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۸۹۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۱۰۵۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۴۰۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۸۹۔ کنز الرحمت ص ۶۱۔ مناقب نوشاہی مندرجہ بیاضِ قادری قلمی ورق ۷ب۔ ضیاء العارفین المعروف مجالس نوشاہی خطی ص ۱۲۲۔

[۴] الاعجاز قلمی الف ص ۱۶۶۔ ثواقب المناقب قلمی ج ورق ۹۷ب۔ تذکرہ نوشاہی قلمی ج ص ۱۲۴۔ مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۸۲۔ کنز الرحمت ص ۵۵۔

[۵] تذکرہ نوشاہی قلمی الف ص ۱۹۳۔ کنز الرحمت ص ۷۲۔ شرافت

Marfat.com

بادشاہ نے متعدد مرتبہ کشتی پر سیر کی۔ غالباً یہ ۱۰۶۱ھ[1] کا واقعہ معلوم ہوتا ہے۔

کائنات سے ذکرِ ھُو جاری ہونا ایک مرتبہ ایک ہندو جوگی نے آپ کو بچہ، جوان اور بوڑھا کی صورت میں متمثل ہو کر دکھایا اور کہا کہ میں نے ۳۶ برس کی ریاضت کے صلہ میں یہ کمال حاصل کیا ہے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ نے فرمایا: تو نے عمر ضایع کر دی ہے۔ آپ نے ھُو کا نعرہ لگایا تو دریا کے پانی، درختوں کے پتوں اور فضا سے اسم ھُو کی آواز جاری ہو گئی۔ وہ جوگی مسلمان ہو کر مرید ہو گیا[2]

فتح قندھار قلعۂ قندھار پر شاہجہان بادشاہ کے عساکر کئی سال تک حملے کرتے رہے۔ مگر وہ فتح نہ ہوتا تھا۔ آخر نواب سعد اللہ خاں وزیر اعظم ہند حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے تین چھینٹے پانی کے قندھار کی طرف پھینکے۔ اُس جگہ قلعہ کی دیواریں تین مقامات سے گر پڑیں اور آپ کے تصرف سے قندھار فتح ہو گیا۔[3]
فتح قندھار کا یہ واقعہ ۱۰۶۳ھ میں پیش آیا۔[4]

تجسد ارواح اپنی وفات سے دو سال بعد حضرت نوشہ صاحبؒ اپنے مریدوں کو حج کے موقعہ پر حرمین الشریفین میں ملے اور ان سے کلام کیا۔ ان کو یہ بات خیال میں نہ آئی کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔[5]

---

[1] شاہجہان نامہ جلد ۳ ص ۱۲۴
[2] الاعجاز نسخہ ب ص ۱۵۱
[3] قصر عارفاں۔ ب ۴۔ منزل ۳۹۔ شرافت
[4] شاہجہان نامہ جلد ۳ ص ۱۵۹
[5] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۱۳

Marfat.com

مقاماتِ ولایت

آپ کو تصوف اور ولایت کے تمام مقامات سے بہرہ وافر حاصل تھا۔ ہم نے اس کے متعلق ایک مستقل کتاب بنام عمدۃ المقامات المعروف مقاماتِ نوشاہِ عالیجاہؒ لکھی ہے، جو ۷ رمضان ۱۳۸۲ھ (۳ فروری ۱۹۶۲ء) کو مکمل ہوئی ہے۔ یہاں مختصر طور پر کچھ ان کے حوالے دیے جاتے ہیں۔

نوشاہیت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی عروس المملکۃ بھی وارد ہوا ہے۔ یعنی آپ حقیقی دولہا (نوشہ) تھے۔

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں:

هو صلی اللہ علیہ وسلم رای صورۃ ذاتہ المبارکۃ فی الملکوت فاذا ھو عروس المملکۃ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج عالم ملکوت میں اپنی ذات مبارک کی تصویر ملاحظہ فرمائی تو دیکھا کہ حضور تمام سلطنت الٰہی کے دولہا ہیں[1]

حضرت غوث اعظمؒ درود کبریت احمر شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں فرماتے ہیں:

عروس المملکۃ القدوسیۃ۔

خدائے قدوس کی سلطنت میں آپ دولھا (نوشہ) ہیں۔

علامہ ابن حاج مالکی م ۷۳۰ھ کا قول کتاب مدخل میں ہے:

---

[1] عجیب العوارعن مخدوم بہار ص۲۲۔ شرافت

Marfat.com

قطب دائرۃ الکمال وعروس المملکۃ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قطب دائرہ کمال اور عروس مملکت ہیں۔ (سلطنت الٰہیہ کے دُولھا "نوشہ" ہیں)

فاذا ھو عروس المملکۃ۔

پس آپ عروس مملکت تھے[1]

امام محمد بن سلیمان جزولی دلائل الخیرات میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

عروس مملکتك۔

تیری سلطنت کے دولھا (نوشہ) ہیں[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک وملکوت میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مطلق ہیں۔ بسائط ومرکبات میں آپ کا تصرف ہے اور یہ عالم آپ ہی کے لیے بنا ہے۔ پس آپ عروس مملکت (سلطنت الٰہیہ کے دُولھا (نوشہ) ہیں)۔ کذا فی مطالع المسرات[3]

ایسا ہی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت میں آپ کو نوشہ یعنی دُولھا کا خطاب ملا اور نوشاہیت کا پورا پورا مقام آپ کو حاصل ہُوا جو تمام مقاماتِ ولایت کا جامع ہے[4]

غوثیت حضرت نوشہ صاحبؒ کو اپنے وقت میں غوث کا مرتبہ حاصل تھا۔ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلویؒ اپنے مکاتیب شریفہ کے ایک مکتوب میں جو خواجہ حسن مودودیؒ کے نام لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

"آپ کا یہ قول کہ جو اولیاء مرتبۂ غوثیت پر پہنچے ہیں، چشتیوں میں بہت ہیں، اور قادریہ میں یہی ذات حضرت غوث الاعظم ہی ہے۔ نہیں بلکہ خاندان قادریہ میں حاجی نوشہ و شاہ قمیص و میراں عبداللہ و شاہ ابو المعالی و شاہ کمال کنیتھلی (ان پر اللہ کی رحمت ہو) اور ان عزیزوں کی مثل اُس ملک میں بہت

---

[1] سیرۃ رسول عربی ص ۴۳۴۔ ۴۳۵ [2] تحجب العوار عن مخدوم بہار ص ۲۳

[3] سیرۃ رسولِ عربی حاشیہ ص ۴۳۴۔ ۴۳۵

[4] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۱۸۔ کنز الرحمت ص ۱ د۔ شرافت

Marfat.com

گزرے ہیں"۔[1]

قطبیت کتب خاندان سے ثابت ہے کہ حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ قطب الوقت اور قطب الاقطاب تھے۔ آپ کے معاصرین نے بھی آپ کی قطبیت کو تسلیم کیا ہے۔

۱۔ شیخ علامہ محمد تقی مفتی علاقہ چیمہ چٹھہ ساکن کیلیانوالہ فرماتے ہیں:

"بعد انقضائے نصف شب" آں قطب عالم افروز" از گوشہ مسجد طالع شد"[2]

یعنی آدھی رات گزر جانے کے بعد آپ "قطبِ عالم افروز" مسجد کے گوشہ سے طلوع ہوئے۔

۲۔ شیخ ابوالبقا کنجاہیؒ فرماتے ہیں:

"قبلہ بلا اشتباہ و قطبِ عالیجاہ"[3]

۳۔ آپ کے والد حاجی سید علاؤ الدین بطور پیشگوئی فرماتے ہیں: ع

"کہ او قطبِ دورِ زمانہ شود"[4]

۴۔ آپ کے چچا سید رحیم الدین نے اپنے بھائی سید علاؤ الدین کو فرمایا: ع

"بود پسرِ تو قطبِ آخر زمان"[5]

۵۔ مرزا احمد بیگ لاہوریؒ فرماتے ہیں:

"قطب الاولیا حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ قادری"[6]

ع "بہر مکاں کہ ورد قطبِ حق مقام کند"[7]

۶۔ علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ فرماتے ہیں:

الف۔ قطب الاولیاء نوشہ حاجی[8]

ب۔ قطبِ دین و دنیا[9]

---

[1] مکاتیب شریفہ۔ مکتوب نمبر ۱۰۱
[2] ثواقب المناقب نسخہ الف ص ۱۱۶
[3] ایضاً ص ۱۲۳
[4] کنز الرحمت ص ۳۲
[5] ایضاً ص ۳۰
[6] الاعجاز نسخہ الف ص ۴
[7] ایضاً ص ۱۵۲
[8] ثواقب المناقب قلمی نسخہ الف ص ۴۸
[9] ایضاً ص ۹۲ شرافت

Marfat.com

ج ۔ قطبِ سرچشمہ نور[1]

د ۔ قطب الاولیا نوشہ دیوان[2]

ھ ۔ قطب[3]

و ۔ قطبِ وقت[4]

۷ ۔ میاں امام بخش برقندازی لاہوریؒ فرماتے ہیں:

قطبِ حق[5]

۸ ۔ مولوی محمد اشرف فاروقی منچریؒ فرماتے ہیں:

بفرمود نوشاہ قطبِ زمیں[6]

فردیت

صوفیاء کی اصطلاح میں فرد وہ ہوتا ہے جو دائرہ قطب سے باہر ہوتا ہے اور وہ بلا واسطہ قطب کے براہِ راست حق تعالیٰ سے فیض حاصل کرتا ہے۔

الف ۔ علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

"برائت صحیح الوصل طلب او بتصحیح الف داغِ وحدت در سایۂ افراد ثبت یافت۔"[7]

ب ۔ شیخ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجددیؒ لکھتے ہیں:

"آپ نہایت عزیزالوجود تھے۔"[8]

حضرت ملا شاہ بدخشی فرماتے ہیں:

وہ جماعت جو خاص الخاص ہے اور جس کا وجود نہایت عزیز ہے۔ وہ مفرد ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ مطلوب نہیں اور کوئی چیز اس سے باز نہیں رہتی

---

[1] ثواقب المناقب قلمی نسخہ الف ص ۹۰ — [2] ایضاً ص ۹۸

[3] ایضاً ص ۱۲۶ — [4] ایضاً ص ۱۶۷

[5] مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۸۷ — [6] کنزالرحمت ۱۱۰

[7] ثواقب المناقب قلمی نسخہ الف ص ۱۲۷ — [8] روضۃ القیومیہ رکن ۲ ص ۲۴۹ شرافت

Marfat.com

اور وہی محبوب خدا ہے۔[1]

شیخ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجددی نے لکھا ہے:

محبوبیت "حاجی نوشہ۔۔۔۔۔ کا جذبہ نہایت قوی تھا۔"[2]

حضرت شیخ احمد سرہندی لکھتے ہیں کہ طریق جذب مرادوں اور محبوبوں کا طریق ہے۔[3]

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کو محبوبیت و مرادیت کا مقام حاصل تھا۔

حضرت سخی شاہ سلیمان قادریؒ نے فرمایا ہے: ع

میں ہاں عاشق نوشہ سندا ایہ محبوب ہمارا[4]

صدیقیت صدیق کا ترجمہ اردو پنجابی میں سچیار ہے۔ آپ کو اپنے مرشد صاحب حضرت شاہ سلیمان قادریؒ کی جناب سے یہ لقب عطا ہوا تھا۔ اس لیے آپ کو صدیقیت کا مقام پورا پورا حاصل تھا۔ چنانچہ سچیار لقب ملنے کی خود تصریح فرماتے ہیں:

۱۔ شاہ سلیماں کا نوشہ سچیار منتر پڑھے پوکار[5]

۲۔ مرشد سچے نال سچا ہیت لایا تاں نوشہ سچیار کہایا[6]

۳۔ مرشد مل سچیار کہایا لگے سچیاں راہاں[7]

۴۔ نوشہ مرشد ملیاں تاں ہویا سچیار[8]

۵۔ خوبی اساں نہ ہک کو نوشہ کہے پوکار سچے مرشد مہر کر کیتا آپ سچیار[9]

---

[1] سکینۃ الاولیاء ص ۱۲۷
[2] روضۃ القیومیہ رکن دوم ص ۲۴۹
[3] مکتوبات امام ربانی
[4] مناقبات نوشاہی قلمی ص ۱۶۷
[5] منت شہانا مندرجہ گنج شریف اردو مطبوعہ لاہور ص ۲۳۶
[6] دنیادار دُراچاری مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۲۶۲
[7] مرشد کافی 〃 〃 〃 〃 ص ۲۶۹
[8] موج لہر 〃 〃 〃 〃 ص ۱۵۷
[9] مہر بادل 〃 〃 〃 〃 ص ۱۳۷

شرافت

Marfat.com

بلکہ حضرت نوشاہ عالیجاہؒ نے اپنے مریدوں میں سے حضرت شیخ پیر محمد نوشہرویؒ کو مقام صدیقیت سے بہرہ ور فرما کر لقب سچیار سے نوازا۔ [1]

چونکہ آپ اس سے بلند مقام نوشاہیت اور محبوبیت پر فائز تھے اس لیے آپ کی شہرت بجائے سچیار کے نوشہ کے نام سے ہوئی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہر صحابی ولی بھی ہوتا ہے لیکن چونکہ صحابیت کا درجہ ولی سے بلند ہے اس لیے وہ بجائے ولی کے صحابی مشہور ہیں۔

طہارت کا مقام محبوبیت کا ایک جزو ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

طہارت ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین۔

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک (طاہر) رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ حضرت نوشہ پاکؒ مقام طہارت سے مشرف تھے بلکہ اپنے مریدوں میں سے حضرت شیخ عبدالرحمٰن بھڑپوالہؒ کو پاک کے خطاب سے نوازا جو طاہر کا ترجمہ ہے [2]

آپ کے مرشد طریقت حضرت شاہ سلیمان قادریؒ نے آپ کو منصب امامت سے

امامت سرفراز فرمایا۔ "حضرت شاہ رافرمودند ایشان عذر نیاوردہ امامت کردند۔" [3]

آپ نے بلا عذر امامت کرائی۔

۱۔ مولانا محمد اشرف منچریؒ لکھتے ہیں: ع

ستاوند بھسر امامت بہ پیش [4]

۲۔ مفتی غلام سرور لاہوریؒ لکھتے ہیں:

"امام و مقتدائے طریقہ نوشاہیہ قادریہ است۔" [5]

---

[1] مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۱۹۔ چہار بہار قلمی ص ۲۷۔ کنز الرحمت ص ۱۲۱۔ تحقیقات چشتی ص ۴۲۹۔ خزینۃ الاصفیاء فارسی ج ۱ ص ۲۰۱ [2] خزینۃ الاصفیاء ج ۱ ص ۲۰۲۔ تحقیقات چشتی ص ۴۲۸۔ [3] الاعجاز الف ص ۱۲۷۔ ثواقب المناقب ج ورق ۳۷ ب۔ تذکرہ نوشاہی ج ص ۴۹۔ مرأۃ الغفوریہ ورق ۱۷۔ مناقبات نوشاہی قلمی ص ۱۶۸۔ [4] کنز الرحمت ص ۳۴ [5] خزینۃ الاصفیا فارسی جلد اول صفحہ ۱۸۰۔ شرافت

Marfat.com

۳۔ مرزا احمد اختر گورگانی لکھتے ہیں :

"آپ امام فرقہ نوشاہی کے۔" [1]

۴۔ شاہ شریف احمد مراد سہروردی لکھتے ہیں :

"حضرت حاجی محمد قادری نوشاہ گنج بخش فرقہ نوشاہی کے امام تھے۔" [2]

۵۔ مولانا محمد صادق علی خاں افغان لودی مجددی لکھتے ہیں :

"امام الائمہ آخر زمان .... قطب الاقطاب حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش

..... امام الطریقہ ہیں۔" [3]

۶۔ مولانا اعجاز الحق قدوسی لکھتے ہیں :

"آپ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے امام و مقتداء ہیں۔" [4]

گنج بخش ہونا یہ اسم الٰہی اَلْوَهَّابُ کا ترجمہ ہے۔ جو شخص اس اسم کا مظہر ہو اسکو طائفہ صوفیہ کی اصطلاح میں گنج بخش کہتے ہیں۔ جس کو یہ لقب عطا ہو اس پر اسم شریف الوھاب کے تمام کمالات منکشف ہو جاتے ہیں۔ آپ کی حیات طیبہ میں یہ نام مشہور ہو چکا تھا۔

۱۔ شاہ شریف احمد مراد سہروردی لکھتے ہیں :

"شاہ سلیمان صاحب نے آپ کو خرقۂ خلافت عطا کیا اور ساتھ نوشہ گنج بخش کا خطاب بھی دیا۔" [5]

۲۔ سائیں فتح خاں قلندر لکھتے ہیں :

"ہاتف غیبی نے نوشہ اور گنج بخش کہہ کر پکارا۔ پس اسی وقت سے ہر کہ و مہ

---

[1] تذکرہ اولیائے ہند جلد ۳ ص ۳۹۴ [2] ہفتاد اولیاء ص ۴۲۱

[3] ماہنامہ قادری ص ۱۱

[4] تذکرہ صوفیائے پنجاب حاشیہ ص ۵۸۹ و ۵۹۰۔

[5] ہفتاد اولیاء ص ۴۲۳۔ شرافت

Marfat.com

آپ کو نوشہ گنج بخش کہنے لگے :[1]

۳ ۔ آپ کے معاصر شاہ حسام الدین ہزاروی نے آپ کو نوشہ گنج بخش کہا ۔ ع

"کہ بودہ صاحبش نوشہ جہاں گنج "[2]

۴ ۔ مرزا احمد بیگ لاہوری لکھتے ہیں : ع

" نوشہ گنج بخش را دیدی "[3]

۵ ۔ شیخ محمد فاضل خلیفہ سچیار پیر نے کہا :

" نصیب شما ز صاحبزادہ نبیرہ قدوۃ الواصلین حضرت نوشہ گنج بخش است "[4]

۶ ۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی نے اٹھتیس[38] اشعار کی ایک مناجات بجناب حضرت نوشاہ عالیجاہ لکھی ہے جس کا مطلع یہ ہے : ؎

اے ہادیِ راہِ خدا یا پیر نوشہ گنج بخش

وے حامیِ راہِ خدا یا پیر نوشہ گنج بخش[5]

۷ ۔ مولانا شیخ ہاشم شاہ تھرپالوی نے ایک مناجات مخمس تحریر کی ہے جس کے بند کا ہر پانچواں مصرع گنج بخش پر ختم ہو جاتا ہے ۔ ع

عرض من بہرِ خدا یا پیر نوشہ گنج بخش[6]

آپ فقر کو بہت پسند فرماتے اور اپنے آپ کو فقیر کہتے تھے ۔

فقر ۱ ۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے :

" من فقیر بودم ہر کہ مرا دیدہ موافق نصیب چیزے برو دادہ ام "[7]

---

[1] تذکرۃ الشیخ ص ۲۲   [2] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۱۹

[3] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۶۷ ۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۶۲ ۔ مرأۃ الغفور یہ رو ٹوگراف ورق ۵۷ ۔   [4] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۶۷

[5] ترویح القلوب قلمی ص ۱۵   [6] چہار بہار قلمی ص ۱۳

[7] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۳۳ ۔   شرافت

Marfat.com

میں فقیر تھا جس نے مجھ کو دیکھا ہے اُس کی برات کے موافق میں نے کچھ چیز اُس کو دے دی ہے۔

۲۔ مولانا محمد اشرف منچری رح آپ کا ارشاد اس طرح نقل کرتے ہیں: ؎

ہمہ عمر بودم بدنیا فقیر
در آخر روم ہم ازینجا فقیر[1]

دنیا میں میں ساری عمر فقیر ہی رہا ہوں اور آخر یہاں سے فقیر ہی جا رہا ہوں۔

آپ نے ایک رسالہ فقر پروان اردو، اور چار رسالے فقر نامہ ، فقر دِ دیا ، فقیر پکاس اور فقیر پروان پنجابی نظم کیے ہیں۔ لکھتے ہیں :

؎

نوشہ مرشد ایہ فرمایا ۔۔۔ سو فقیر جس فقر کمایا
فؔ فراغت قؔ قناعت ۔۔۔ رؔ ریاضت فقر کل طاعت
سو فقیر جو فارغ ہووے ۔۔۔ دل توں میل تعلق دھووے
کرے قناعت حرص نہ رکھے ۔۔۔ کھائے حلال حرام نہ چکھے
کرے ریاضت بندگی یاد ۔۔۔ آئی ہوئی تے رہے شاد
سو فقیر جو مرشد دا گولا ۔۔۔ ہوراں کرے رالا رَولا

مرشد دی نت خادمی کرے
خدمت کیتے طالب ترے[2]

وراثت الانبیاء حضرت قاضی سلطان محمود قادری اوان شریف والے جو رئیس المکاشفین تھے نے فرمایا ہے:

"حضرت نوشہ گنج بخش رح کو مقام وراثت الانبیاء حاصل تھا اور وہ مجسم عشق تھے"[3]

---

[1] کنز الرحمت ص ۸۸ [2] فقیر پکاس مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج ص ۵۲۲ ۔
[3] بروایت قاضی محبوب عالم گجراتی برادر زادہ قاضی صاحب مرحوم ۔ شرافت

Marfat.com

اس کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:

"واما فی غیرھم فمناصب وراثۃ الانبیاء کالمجددیۃ والقطبیۃ وظھور آثارھا واحکامھا والبلوغ الیٰ حقیقۃ کل علم وحال"[1]

رہے غیر انبیا ان میں وراثت انبیا کے منصب ہیں، جیسے مجدد ہونا، قطب ہونا اور ہر علم وحال کی حقیقت کو پہنچ جانا۔[2]

چونکہ حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ مقامِ وراثۃ الانبیا سے مشرف تھے، تو اس سے آپ کی مجددیت اور قطبیت بھی اظہر من الشمس ہے۔

مجددیت کبریٰ

صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ ہر سو سال کے بعد مجدد ہوا کریں گے جو دین کو تازہ کیا کریں گے۔ تو اس حکم کے مطابق سب صدیوں کے سر پر ہر ایک ملک میں مجددین ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ ہزار سال کے بعد جو مجدد ہوئے، کتابوں میں ان کے یہ اسماءِ گرامی ملتے ہیں:

مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے بحوالہ خلاصۃ الاثر فی اعیان قرن الحادی عشر ہزار سال کے مجددین کے یہ نام لکھے ہیں:

۱۔ علامہ شہاب الدین رملیؒ[3]
۲۔ ملا علی قاریؒ[4]
۳۔ شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم الخطیب الغزی التمرتاشی م ۱۰۶۵ھ وھو احد المجددین للدین الحنیف فی الالف الثانی[5]
۴۔ حضرت شیخ احمد بن عبدالاحد سرہندیؒ[6]

---

[1] فیوض الحرمین ص ۹۳
[2] الذکر الجمیل ص ۲۸۳
[3] مجموعۃ الفتاویٰ جلد ۲
[4] حوالہ مذکور
[5] فتاویٰ امام غزی
[6] زبدۃ المقامات ص ۱۹۰

شرافت

Marfat.com

۵۔ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخشؒ

الف : مولانا شہباز خاں ٹلہی [متولد ۱۱۲۱ھ متوفی ۱۲۰۵ھ کے بعد] نے حضرت نوشہ صاحبؒ کی مدح میں ایک غزل لکھی ہے جس کا پانچواں شعر یہ ہے: ؎

تو مجدّدِ زمانہ ہم شاہِ نو بعالم
چوں تو در الفِ ثانی دیدم ندیدہ بودم[۱]

ب : میاں محمد ابراہیم اعوان نے لکھا ہے:

"مجدّد زمان حضرت ہادی حاجی محمد گنج بخش نوشہ قدس سرہٗ"[۲]

ج : حضرت قاضی سلطان محمود قادری اوان شریف والہ نے فرمایا ہے:

"حضرت نوشہ گنج بخش اپنے زمانہ کے مجدّد اکبر، باطنی توجہ سے اپنے مریدوں کے دلوں پر اسم اعظم کندہ کرتے تھے۔"[۳]

د : مولانا محمد صادق علی خاں افغان لودی مجددی لکھتے ہیں:

"نوشہ یا مجدّد الف ثانی ۔ ۔ ۔ ۔ نوشہ اور مجدّد کے ایک ہی معنے ہیں یا یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں۔ پس ثابت ہُوا کہ حضرت ممدوح قادری خاندان میں دوسرے ہزار سال کے مجدّد تھے۔"[۴]

و : حاجی الحرمین میاں نواب علی شاہ سجادہ نشین درگاہ حضرت سچیار صاحب نوشہرہ شریف نے لکھا ہے:

"آپ ہزار سال کے مجدّد تھے۔ لاکھوں انسان آپ کے فیض اقدس سے مستفیض ہوئے۔"[۵]

ھ : "آپ ہزار سال کے مجدّد تھے۔"[۶]

---

[۱] نورنہال قادری
[۲] نورنہال قادری ص ۶۴ [۳] شریف التواریخ جلد اول موسوم بہ تاریخ الاقطاب قلمی ص ۹۹۸۔
[۴] ماہنامہ قادری ص ۱۱ [۵] اذکار الابرار ص ۲۵
[۶] ماہنامہ قادری نوشاہی لاہور شرافت

Marfat.com

انتباہ

حضرت نوشہ صاحبؒ فی الواقع اپنے وقت میں مجددِ اکبر تھے۔ لیکن آپ کی مجددیت کے اثبات میں مصنوعی اور اختراعی حوالے پیش کرنا آپ کی شان کے خلاف ہے۔ جیسا کہ "سلسلۂ نوشاہیہ کا تعارف" ص ۲۶۔ اور "نوشہ گنج بخش" ص ۲۵۔ اور "نوشہ پیر" ص ۲۰ پر اُن کے مؤلف نے حوالہ دیا ہے کہ مرزا احمد بیگ لاہوریؒ نے آپ کے متعلق لکھا ہے:

"آفتاب سپہر مجدد علا"

اور ترجمہ کیا ہے کہ "آپ سپہر ولایت کے آفتاب مجدد اعظم تھے۔" حالانکہ لفظ ولایت اس میں موجود نہیں۔

در اصل یہ لفظ مجدد نہیں بلکہ مَجُد و عَلَا ہے۔ یعنی آسمانِ مَجد (بزرگی) اور عَلا (برتری) کے سورج تھے۔ اور یہ بھی شاہ سلیمان کی تعریف میں، نہ کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی توصیف میں۔

عربی اردو جدید لغت معجم الاعظمی سے ان الفاظ کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

مَجَد۔ بزرگوار ہونا، نامی گرامی ہونا، بڑا ہونا، عالی مرتبہ ہونا، شاندار ہونا۔[1]

عَلَا۔ بلند ہونا، اُوپر چڑھنا، اونچا ہونا، عالی شان ہونا، درجے میں ترقی ہو جانا۔[2]

یہ پوری نظم ترپن (۵۳) اشعار کی ہے۔ آخری چھ (۶) اشعار حضرت سخی شاہ سلیمانؒ کی مدح میں ہیں۔ چھیالیسویں (۴۶) شعر سے لے کر آگے اس طرح ہیں: ؎

گرچہ بود او ولیِ مادر زاد — درکفِ او زمامِ بست و کشاد
لیک در ظاہرش رفیقِ طریق — پیرِ ارشادِ او علی التحقیق
مقتدائے جہاں سلیمان است — کہ دلش دُرِّ بحرِ عرفان است
آفتابِ سپہرِ مَجد و عَلَا — دُرِّ یکتائے بحرِ صدق و صفا
زہر نوشے و در کفش تریاق — ژندہ پوشے و خسروِ آفاق
بقناعت در اولیاء ممتاز — بست بر خود رہِ نشیب و فراز

[1] معجم الاعظمی ص ۱۹۲۳ [2] ایضاً ص ۱۳۵۶ شرافت

Marfat.com

آتشِ عشق از دلش زدہ جوشش　　شاہدِ معنویش در آغوشش
او بآں وصفہا کہ موصوف است
انتہائیش بشاہ معروف است[1]

خلاصہ مطلب یہ کہ اگرچہ حضرت نوشہ صاحبؒ ولی مادرزاد تھے۔ لیکن ظاہری مرشد آپ کے شاہ سلیمان تھے، جو بزرگی اور برتری کے آسمان کے سُورج تھے۔ (آفتابِ سپہرِ مَجد و عُلا) اور صدق و صفا کے سمندر کے سُچے موتی تھے..... جن کی انتہا شاہ معروف تک ہے۔
اب اس میں کیا شُبہ باقی رہا کہ یہ مصرع حضرت شاہ سلیمانؒ کی مدح میں ہے نہ کہ حضرت نوشہ صاحب کی تعریف میں۔

مجھے ایک مثال یاد آتی ہے کہ جس زمانہ میں مولوی ثناء اللہ امرت سری اور مرزا غلام احمد قادیانی کا لدھیانہ میں مسئلہ ختمِ نبوت پر مناظرہ ہُوا۔ کسی عبارت میں کتاب مسلم الثبوت کا نام آتا تھا۔ مرزا صاحب نے وہ عبارت پڑھی، تو تین چار دفعہ اس کا نام مسلم النبوت پڑھا۔ مولوی ثناء اللہ نے کہا: مرزا جی! آپ کے سر پر نبوت کا ایسا بھوت سوار ہو چکا ہے کہ آپ لفظ ثبوت کو بھی نبوت ہی پڑھتے ہیں۔ یہی حال رسائل ثلاثہ مذکورہ کے مولف کا ہے کہ لفظ "مَجد و عَلا" دیکھا تو جھٹ اُس کو "مجدد علا" پڑھا اور اس کا حوالہ دے دیا اور اب تک دے رہے ہیں۔ یہ بھی خیال نہ کیا کہ مجدد علا کا لفظ وزنِ شعر سے خارج ہے اور یہ بھی نہ سوچا کہ یہ تو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے متعلق ہے ہی نہیں۔ اللہ کریم حق کو حق کہنے اور حق بیان کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

---

[1] الاعجاز نسخہ الف ص ۶۸ ۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۶۳ ۔ مراۃ الغفوریہ ورق ۷ د ب　　شرافت

Marfat.com

کمالات

آپ ظاہر، باطن، قول، فعل اور حال میں سُنّتِ نبوی کے پورے پورے متبع تھے۔
کمالاتِ ولایت آپ کو حاصل تھے۔ ہم نے آپ کے کمالات پر ایک مستقل کتاب بنام "خزینۃ الکمالات المعروف فضائل نوشاہ عالیجاہ" لکھی ہے جو ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۶ اپریل ۱۹۶۳ء کو مکمل ہوئی۔

یہاں کچھ بطور اختصار تحریر کیا جاتا ہے۔

درگاہِ الٰہی میں حضوری حضرت فقیر سیّد غلام محی الدین بخاری برقندازی لاہوری "کشکول نوشاہی" میں لکھتے ہیں:

اثنائے سلوک میں جاذبہ الٰہی نے آپ کو کشش کیا تو آپ کو درگاہِ الٰہی میں حاضری نصیب ہوئی۔ آپ نے عرض کیا: یا الٰہ العالمین! اپنے کلام سے کچھ عنایت ہو۔ آواز آئی: اے نوشہ! ہم نے (حضرت) محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عہد کیا ہوا ہے کہ تمہارے بعد کسی شخص کو پیغمبری نہیں دیں گے اور اپنا کلام نہیں بھیجیں گے۔ ہمارا کلام قرآن ہے اُسی کو پڑھو، مگر جو تُو نے عرض کی ہے تمہارا سوال رَدّ کرنا بھی ہماری بارگاہ کے لائق نہیں کیوں کہ ادعونی استجب لکم (مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا) ہم نے منصوص کیا ہوا ہے۔ اِس وقت سے آخر عمر تک جو کچھ تم بولو گے وہ زبان تمہاری اور کلام ہمارا ہوگا۔[1]

اس واقعہ سے حضرت مولانا رُومؒ کا وہ ارشاد سچّا ثابت ہوا جو انہوں نے اولیاء اللہ کی شان میں فرمایا ہے:

---

[1] کشکول نوشاہی قلمی ص ۳ شرافت

Marfat.com

؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

فقیر سید غلام محی الدین لاہوری رحؒ لکھتے ہیں:

واقعہ عجیبہ ایک روز حضرت نوشہ صاحب ممالک مشرق کی سیر کرتے ہوئے ایک پہاڑ پر چڑھے، دیکھا تو ایک قلعہ نظر آیا جو سورج کی طرح چمکتا تھا۔ سنہری رنگ پہاڑ سے اُتر کر اُدھر روانہ ہوتے اور پہنچ گئے۔ سونے کا قلعہ، سونے کے دروازے، اندر داخل ہوئے۔ بازار، دکانیں سونے کی، مکان، حویلیاں سب سونے کے، دیکھتے دیکھتے شاہی محلوں میں گئے۔ سنہری مرصع دیکھے، تخت کی طرف گئے۔ بڑا عمدہ تخت، عمدہ عمارتیں، عمدہ فرش۔ مگر سارے شہر میں کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ تخت کے اُوپر ایک شخص سفید چادر اوپر لیے سویا ہوا دیکھا۔ تخت پر چڑھ کر اُس کے مُنہ سے کپڑا ہٹایا، دیکھا تو وہ خود حضرت نوشہ صاحب ہیں۔ تعجب کیا، حیران ہوگئے، تو وہ بولا: نوشہ جی! اپنے آپ سے کیا تعجب ہے! اپنی طرف دیکھو۔ جب دیکھا تو اسی پہاڑ پر کھڑے ہیں۔ دُور سے اُسی طرح سونے کا قلعہ دیکھ رہے ہیں۔ تب نوشہ صاحب بولے: اللہ کی (باتیں) اللہ ہی جانے۔ پڑھو کلمہ سانچ کا۔[1]

صاحبِ اختیار ہونا ایک مرتبہ آپ استراحت فرما رہے تھے اور ایک خادم پاؤں دبا رہا تھا اُس کے دل میں خیال آیا کہ شاہ دَولہ دریائی، میاں شاہ جی چشتی اور شاہ مسکین قلندر کا شاید کیا مرتبہ ہے؟ آپ نے خود ہی اس کے ضمیر سے آگاہ ہو کر سب کے مراتب بیان فرما دیے۔ پھر اس کو خیال آیا کہ شاید حضور کا اپنا مرتبہ کیا ہے۔ ایک ساعت چُپ رہ کر فرمایا کہ جس کو صاحبِ اختیار بنا دیں اُس کے مرتبہ کا کیا پُوچھنا۔[2]

مولوی محمد اشرف منچری رحؒ لکھتے ہیں: ؎

کسے را کہ حق کرد مختار کار
چہ سازند از درجۂ او شمار[3]

---

[1] کشکول نوشاہی قلمی ص ،
[2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۵۹
[3] کنز الرحمت ص ۲۹

Marfat.com

حضرت سچیار صاحبؒ نوازشِ کمال آپ کے وسعتِ اختیارات کا اندازہ اِس واقعہ سے ہو سکتا ہے جو میاں امام بخش برقندازی لاہوریؒ نے مرأۃ الغفوریہ میں لکھا ہے کہ:

ایک مرتبہ حضرت نوشہ صاحب نوشہرہ میں تشریف لے گئے۔ چند روز وہاں رہے۔ رخصت کرنے کے وقت حضرت سچیار صاحبؒ نے ایک گھوڑا نذرانہ میں پیش کیا۔ آپ نے قبول فرمالیا۔ جب اُس پر سوار ہو کر واپس روانہ ہُوئے۔ پانی سے گزرے تو آپ نے جذبہ میں آکر فرمایا: اسے سچیار! تُو نے مجھ کو گھوڑا نذر کیا ہے "و من ترا سہ صد و شصت (۳۶۰) کلیدِ راہ عشق دادم و چاشنی چہاردہ خاندان در سلسلہ تو خواہد شد" اور میں نے تجھ کو عشق کے راستہ کی تین سو ساٹھ (۳۶۰) چابیاں عطا کر دی ہیں۔ چودہ (۱۴) خاندانوں کی چاشنی تیرے سلسلہ میں رہے گی۔[1]

---

[1] مرأۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۹۵۔ شرافت

Marfat.com

مشایخِ وقت کا آپ سے استفاضہ

اُس وقت کے کئی مشایخ و علماء حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوا کرتے تھے۔

۱۔ **مُلا کمال الدین محمد کشمیری** م ۱۰۱۷ھ/ ۱۶۰۸ء - پہلے بابا فتح اللہ حقانی کے مرید تھے۔ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے استاد تھے۔ سیالکوٹ میں حضرت نوشاہ عالیجاہؒ سے فیض یاب ہُوئے۔[1]

۲۔ **شیخ معروف سوہدروی** م ۱۰۳۱ھ/ ۱۶۲۲ء - یہ بابا فرید گنج شکرؒ کی اولاد سے تھے۔ طریقۂ چشتیہ کے مشاہیر سے تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے مصائب کا تذکرہ کیا۔ آپ اپنے دادا مرشد کا ہمنام سُن کر بڑے مہربان ہوگئے اور فیض دے کر رخصت کیا۔[2]

۳۔ **میراں سید شریف خوارزمی مگھووالی** م ۱۰۶۴ھ/ ۱۶۵۴ء شاہ بالا قادریؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہُوئے۔[3]

۴۔ **مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ** آفتاب پنجابؒ م ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۶ء شاہ مقیم قادری حجرویؒ وغیرہ کئی بزرگوں کے پاس گئے مگر کہیں سے تسکین خاطر نہ ہُوئی آخر حضرت نوشہ صاحبؒ کے مرید ہو کر اس درگاہ سے فیض یاب ہُوئے۔[4]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۳۱۲ [2] ایضاً نسخہ ج ص ۱۱۸ کنز الرحمت ص ۵۴

[3] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۰۴۔ ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۱۱۱۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۱۴۹

[4] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۲۹۱۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۱۳۲۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۲۵۶۔ شرافت

Marfat.com

۵۔ **مُلّا محمد کشمیری سیالکوٹیؒ** مولانا عبد الحکیمؒ کے شاگردِ رشید تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ جب سیالکوٹ تشریف لے گئے تو یہ بھی بہرہ یاب ہُوئے[۱]

۶۔ **شاہ مسکین قلندر دِریالیؒ** مداریہ سلسلہ میں شاہ موسیٰ دیوان مدفون نوتیں والا کے مرید تھے۔ کئی مرتبہ حضرت نوشاہ عالی جاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے اور فیض پاتے[۲]

۷۔ **میاں نصیر محمد سندھی** م ۱۰۷۲ھ/۱۶۶۱ء۔ شاہ علی محمد سہروردی سندھیؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کی زیارت سے مشرف ہُوئے اور فیض پایا[۳]

۸۔ **خواجہ فُضیل وحی کابلیؒ** م ۱۰۷۶ھ/۱۶۶۵ء۔ نقشبندیہ سلسلہ میں خواجہ نعمت اللہ خدا نما دہلویؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ کابل سے دہلی تک میں نے دیکھا ہے کوئی صاحبِ کمال ولی اللہ نہیں ہے لیکن آپ کے پاس جب آئے تو سب کچھ بھول گیا، اور آپ کے مرید ہو کر پہلی نگاہ سے ہم رتبہ حضرت ابراہیم ادہم ہو گئے[۴]

۹۔ **حافظ طاہر کشمیری** م ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء۔ پہلے حضرت مُلّا شاہ بدخشی قادری خلیفہ میاں میر لاہوریؒ کے مرید تھے۔ کشود کار نہ ہُوا تو زُنار ڈال کر بقید فقیروں کے گروہ میں اپنا مُنہ کالا کرکے پھرا کرتے تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا: حافظ طاہر! تمہارا زُنار توڑنے کا ہم کو حکم ہے۔ چنانچہ وہ مرید ہو کر کامیاب ہو گئے[۵]

---

[۱] الاعجاز نسخہ الف ص ۲۹۱

[۲] تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۸۵۱ ۔ کنز الرحمت ص ۶۸ ۔ آب حیاتی قلمی ص ۸۳۔

[۳] تشریف الفقرا، قلمی ص ۸

[۴] الاعجاز نسخہ الف ص ۳۱۰ ۔ ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۱۳۶ ۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۲۶۷۔

[۵] الاعجاز نسخہ الف ص ۳۸۲ ۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۳۰۳ ، کنز الرحمت ص ۹۹۔

شرافت

Marfat.com

۱۰۔ مولانا محمد تقی مفتی پنجاب ساکن کیلیانوالہ علاقہ چیمہ چھٹہ میں ان کا فتویٰ جاری تھا۔ درس پڑھاتے تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کے چھوٹے بیٹے سید محمد ہاشمؒ دریادل کے استاد تھے۔ کتاب معارج الولایت تصنیف مولانا عبداللہ خویشگی قصوریؒ میں جو فتوے حضرت شیخ احمد سرہندی کے خلاف علمائے ہندوستان کی طرف سے ۱۰۹۰ھ/ ۱۶۷۹ء میں جاری ہوا تھا اُس پر مولانا محمد تقی مفتی چیمہ چھٹہ کی بھی تصویب ہے۔

یہ بھی حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوئے[1]

۱۱۔ مولانا شیخ جمال چشتی مدرسؒ کیلیانوالہ میں درس پڑھاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوتے رہے[2]

۱۲۔ مولانا عبدالقادر ملک والیؒ بن شیخ تاج محمود بن حاجی شیخ حامدؒ حضرت نوشہ صاحب کسی برات کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو بہرہ ور فرمایا[3]

۱۳۔ شیخ عبدالجلیل گوجرؒ بھی خدمت میں حاضر ہو کر کامیاب ہوئے[4]

۱۴۔ جام ماجھی سلطان سندھیؒ المعروف میاں ماجھی۔ یہ میاں نصیر محمد سہروردی سندھی کے مرید تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر سلسلہ نوشاہی سراہی کے مقتدا و پیشوا ہوئے[5]

---

[1] الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۱۴۴۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۱۰۰ ب۔ مرأۃ الغفور بہ روٹوگراف ورق ۹۰ ب

[2] الاعجاز نسخہ الف ص ۹۰۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۱۴۴۔ کنزالرحمت ص ۶۳۔

[3] الاعجاز نسخہ الف ص ۱۶۴۔ ثواقب المناقب نسخہ ج ورق ۵۹ ب۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۱۲۲

[4] الاعجاز نسخہ الف ص ۲۵۴۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۱۸۹۔

[5] تشریف الفقراء قلمی ص ۹ شرافت

Marfat.com

فقیر سید غلام محی الدین بخاری برقندازی لاہوری تشریف الفقرا میں لکھتے ہیں:

"ملاقات میاں ماجھی صاحب مرا ہم میسر آمدہ کہ چوں خضر زندہ است۔" ۱؎

یعنی مجھ کو میاں ماجھی کی ملاقات حاصل ہوئی ہے جو خضر علیہ السلام کی طرح زندہ ہیں۔

۱؎ تشریف الفقرا، قلمی ص ۱۰ شرافت

Marfat.com

سلاطین و امرا حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کے حضور میں

اگرچہ آپ اخفا پسند تھے اور اربابِ دُنیا اور امراء و سلاطین کو اپنی طرف راہ نہ دیتے تھے تاہم امرائے وقت جو دل سے صوفیائے کرام کے محب تھے۔ وہ آپ سے محبّت وارادت رکھتے تھے اور شرفِ ملازمت سے بھی مشرف ہوتے رہتے تھے۔

حضرت ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی صاحبقرانِ
۱۔ شاہ جہان بادشاہؒ ثانی حضرت نوشہ صاحب کے پاس حاضر ہوا۔

الف ــــــ مولانا شیخ پیر کمال لاہوریؒ نے تحائف قدسیہ میں لکھا ہے کہ جب۔
قلعہ قندھار کا فتح کرنا مشکل ہو گیا تو خود شاہجہان بادشاہ حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ے

بیامد درجہان شاہِ جہان روز — کہ بر من کن مدد ماہِ دل افروز
بفرمودہ چہ خواہی اے جہان شاہ — کداین پیش شد دشمن زبد خواہ
بگفتا سہل کن بر من تو این کار
کہ بر من صعب شد آں فتح قندھار[1]

چنانچہ آپ کی توجہ سے قندھار فتح ہو گیا۔

ب ــــــ مولوی محمد ابراہیم اعوان، نورنہال قادری میں لکھتے ہیں:

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۲۷ شرافت

Marfat.com

"شاہجہاں بادشاہ دہلی سے بارادہ جنگ و انتظام ممالک محروسہ خود روانہ ہو کر خدمت عالی میں حاضر ہوا[1]

۲۔ **نواب سعد اللہ خاں** م ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۷ء وزیر اعظم ہندوستان دو مرتبہ حضرت نوشہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں مرتبہ قندھار کے لیے دعا کرانے کے لیے آیا۔

۱۔" بملازمت حضرت نوشہ صاحب سرفراز شدہ بود" [2]

۲۔" نواب از دریا عبور نمودہ بخدمت حضرت شاہ آمد و سلام کرد" [3]

دریا سے عبور کر کے حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں آیا اور سلام کیا۔

۳۔ **نواب صادق خاں میر بخشی** جب چک ساہن پال آپ کے حکم سے نو آباد ہوا تو اُس وقت نواب صادق خاں میر بخشی المعروف سادہ خاں حضرت نوشاہ عالیجاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ علاقہ میری جاگیر میں ہے۔ میرا نام بھی ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ آپ نے اس کی عرض منظور فرمائی۔ لہذا اس کا نام صادق پور ساہن پال یا سادہ پور ساہن پال مقرر ہوا[4]

۴۔ **نواب سعید خاں بہادر** م ۱۰۶۰ھ/۱۶۵۰ء۔ ظفر جنگ ہفت ہزاری۔ ہفت ہزار سوار پنج ہزار دو اسپہ سہ اسپہ ۱۰۴۹ھ/۱۶۳۹ء میں شاہی حکم سے نظامت کابل پا کر مع لشکر و فوج کے دہلی سے کابل کو روانہ ہوا[5]۔ راستہ میں" قریب چک ساہن پال ڈیرہ سعید خاں واقع شدہ" یعنی ساہن پال شریف کے پاس فوج نے ڈیرہ لگایا[6]

---

[1] نور نہال قادری ص ۶۴ [2] الاعجاز قلمی نسخہ ب ص ۱۵۱۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ب ص ۱۸۱

[3] الاعجاز ب ص ۱۵۳۔ تذکرہ نوشاہی ب ص ۱۸۱

[4] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۔ ثواقب المناقب قلمی نسخہ ج ورق ۸۰۔ تذکرہ نوشاہیہ قلمی نسخہ ج ص

[5] شاہجہاں نامہ جلد دوم ص ۲۳۴

[6] الاعجاز الف ص ۳۰۹۔ ثواقب المناقب ج ورق ۷۵ب۔ تذکرہ نوشاہی الف ص ۳۲۵

شرافت

Marfat.com

تو اُس وقت فوجیوں کے ساتھ یہ بھی حضرت نوشہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔

۵۔ فوجیوں کا حاضر ہونا نواب سعید خاں بہادر ظفر جنگ ناظم کابل کے ہمراہ جو فوجی تھے وُہ بھی حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسجد میں آپ کی مجلس میں آ کر بیٹھے [1]

---

[1] الاعجاز الف ص ۳۰۹ ۔ تذکرہ نوشاہی الف ص ۳۲۶ شرافت

Marfat.com

شاہی عطیات

حضرت شاہجہاں بادشاہ فتح قندھار کے بعد آپ کا خاص معتقد ہوگیا تھا۔ سندات و فرامین سلاطین مغلیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہجہان نے دو گاؤں ٹھٹھہ عثمان اور بادشاہپور فتا حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کی درگاہِ عالیہ کے مصارف کے واسطے بطور جاگیر دیے تھے۔ اس جاگیر و التمغا کی تفصیل بموجب کاغذات فرامین یہ ہے۔ دونوں مواضعات کا خراج ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو ساٹھ دام یعنی دو ہزار اکنتر روپیہ تھا، جن میں سے ٹھٹھہ عثمان کے قریب اڑتالیس ہزار سات سو پچاس دام۔ اور بادشاہپور فتا کے قریب چونسٹھ ہزار چار سو دس دام تھے۔ آپ کے پوتوں کے وقت کی ایک دستاویز میرے کتب خانہ میں موجود ہے جو لفظ بلفظ یہاں درج کی جاتی ہے:

فرمان شاہی

مُہر

بعضت محمد ۱۱۳۱
ملت
خادم
قاضی القضاۃ سنہ احد
سید
رضا خان

ہو مالک تعالیٰ

... پروانہ عمدہ امرائے عظیم الشان زبدہ وزرائے بلند مکان جملۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سیّد عبد اللہ خاں بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یارِ باوفا آنکہ رفعت پناہ وزارت و شجاعت دستگاہ نور محمد خاں محفوظ باشند چوں موضع ٹھٹھہ عثمان و بادشاہپور فتا[1] در بست

[1] یہ دونوں گاؤں عرصہ دو سو سال سے دریا برد ہو چکے ہیں۔ اب ان کا کوئی نام و نشان نہیں۔ شرافت

Marfat.com

علہ پرگنہ ہرات[1] من اعمال دوآبہ چونہب[2] مضاف صوبہ پنجاب بجمع مبلغ یک لک و سیزدہ ہزار و یک صد و شصت دام در وجہ انعام التمغا معہ فرزندان جہت خرچ درگاہ حاجی محمد نوشہ و فضلا بشیخ محمد سعید و عصمت اللہ بدستور سابق بحال و برقرار ست لہذا نوشتہ میشود کہ مواضع مرقومہ را دربست بجمعدامی مزبور در وجہ انعام التمغا معہ فرزندان جہت خرچ درگاہ حاجی مزبور و فضلا بمومی الیہما حسب الضمن بحال دانستہ بزینداران آنجا قدغن نمایند کہ مال واجب را بر کلی آنہا حوالہ میگفتہ باشند۔ تحریر ۱۴ جمادی الاولی سنہ احد جلوس قلمی شد۔

(۱۴ جمادی الاولی سنہ احد جلوس رفیع الدرجات بن رفیع القدر بن شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر۔ مطابق ۱۱۳۱ھ)

(نقل پشت فرمان ہذا)

......[3] در وجہ انعام التمغا شیخ محمد سعید و عصمت اللہ موضع ٹھٹہ عثمان وغیرہ عملہ پرگنہ ہرات من اعمال دوابہ چونہب صوبہ پنجاب کہ بموجب فرمان عالی شان مسطور ۲۲ رجب شد عہد حضرت...... مرحمت شدہ بود دو موضع ... سابق پروانہ .... بنام دیوان ..... حاصل نمودہ۔

(۱۱۳۱۶۰)

شیخ محمد سعید (۵۶۵۸۰)

شیخ عصمت اللہ (۵۶۵۸۰)

---

[1] اکبر بادشاہ نے گجرات سے غربی علاقہ کا نام ہرات مقرر کیا تھا۔

[2] اب اس کو دوآبہ چنبہ کہا جاتا ہے۔

[3] جہاں نقطے دیے گئے ہیں یہاں سے الفاظ کرم خوردہ ہوتے ہیں یا پڑھے نہیں گئے۔ شرافت

Marfat.com

قریب

ٹھٹھہ عثمان

(۴۸۷۵۰)

شیخ محمد سعید

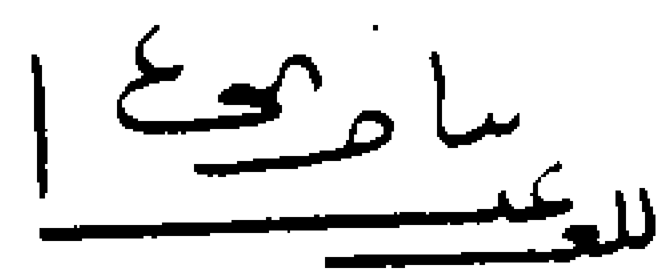

(۲۴۳۷۵)

شیخ عصمت اللہ

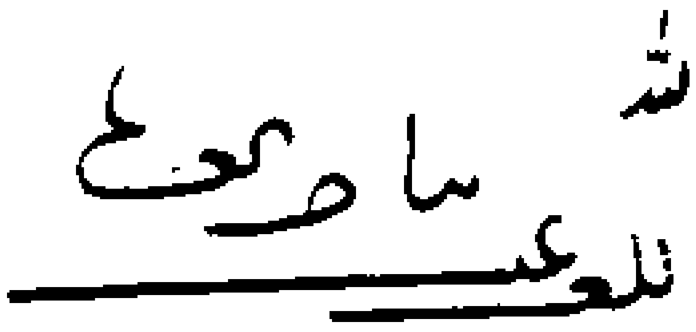

(۲۴۳۷۵)

قریب

بادشاہپور فتا

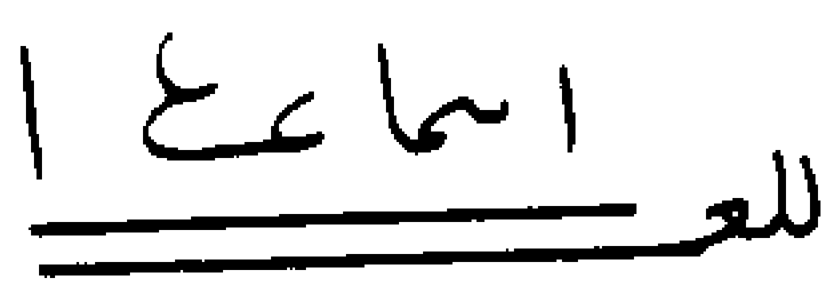

(۶۴۴۱۰)

شیخ محمد سعید

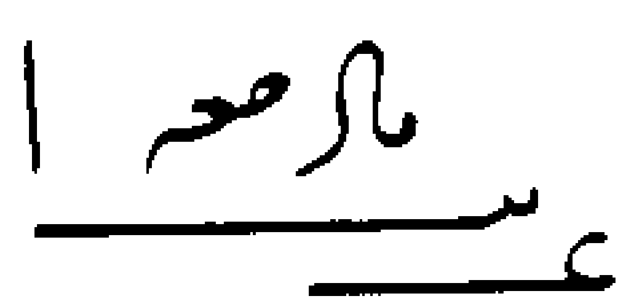

(۳۲۲۰۵)

شیخ عصمت اللہ

(۳۲۲۰۵)

اگلے صفحہ پر اس دستاویز کا عکس دیا جاتا ہے

Marfat.com

عکسِ دستاویز ہذا

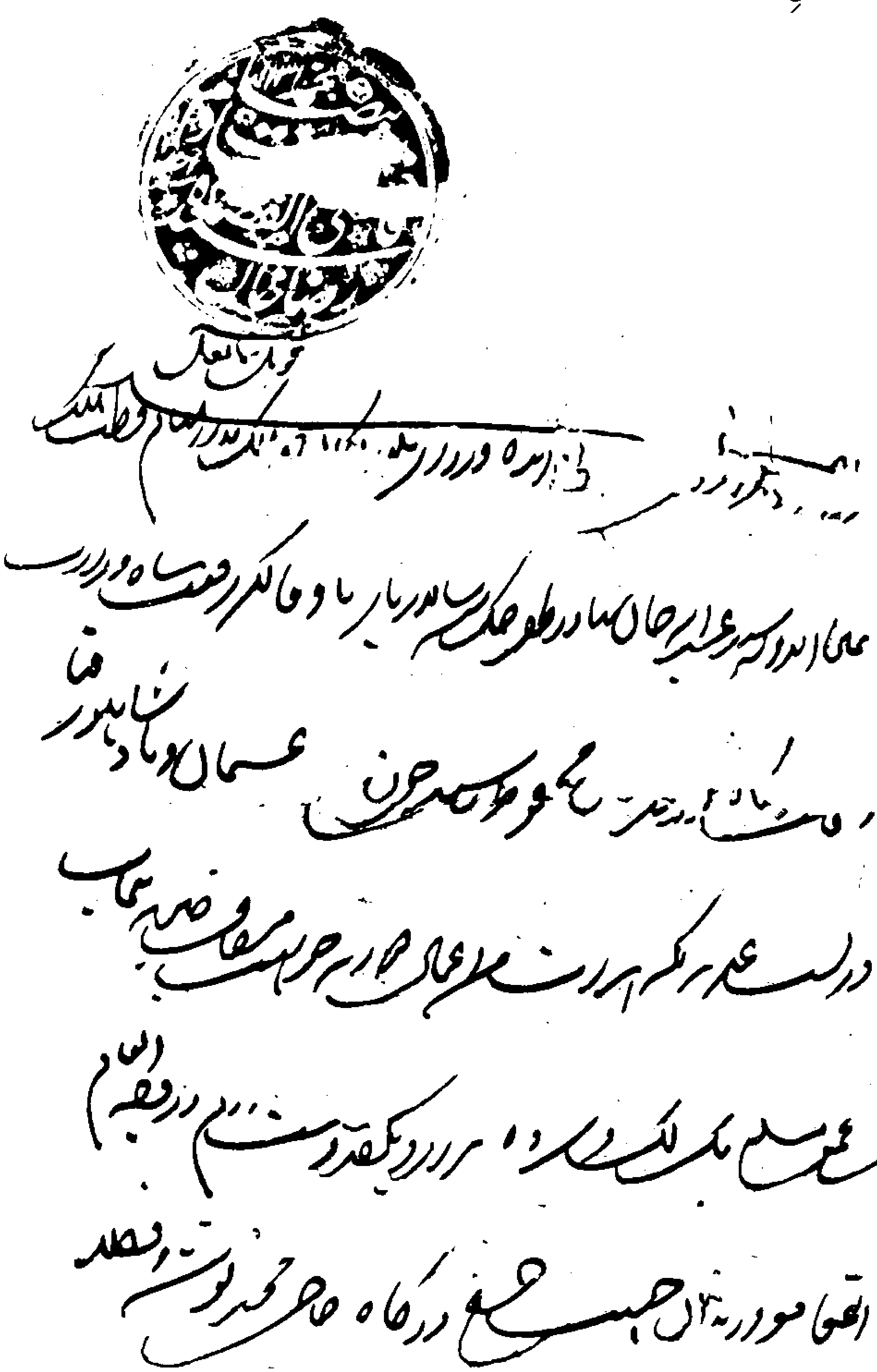

Marfat.com

بسم محمد سعید و عصمت [illegible] رسالش که ای [illegible] ورد دست [illegible]

[illegible] شد [illegible] مرقوم [illegible] رسید [illegible] الله مرور [illegible]

و انعام [illegible] و [illegible] حسن [illegible] درگاه [illegible]

[illegible] حسن [illegible] [illegible]

[illegible] حسن [illegible] [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] عثمان رضا

[illegible] وبا کمان

[illegible]

[illegible] رحمت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] عثمان

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

Marfat.com

چاہات کی تفصیل

موضع ٹھٹھ عثمان کے قریب اٹھارہ چاہات تھے:

(۱) چاہِ حبیب (۲) چاہ بختاور (۳) چاہ خوشحال (۴) چاہ محب علی (۵) چاہ بدر رانجھہ (۶) چاہ شیرا ولیعقوب (۷) چاہ سوداگراں والہ (۸) چاہ شریف واسحاق (۹) چاہِ ملوک (۱۰) چاہ فرید (۱۱) چاہِ عالی (۱۲) چاہ منگو (۱۳) چاہ باوریاں والہ (۱۴) چاہ منو (۱۵) چاہ دالانوالہ (۱۶) چاہ میاں فتو (۱۷) چاہ ماچھی والہ (۱۸) نیم پراوتی

اور موضع بادشاہپور قنا کے قریب چودہ چاہات تھے:

(۱) چاہ مدر (۲) چاہ کاہ کا (۳) چاہ مرالی (۴) چاہ کالو (۵) چاہ بخشا (۶) چاہ براہم (۷) چاہ حکیم (۸) چاہ کمال (۹) چاہ سیدا (۱۰) چاہ منان (۱۱) چاہ کاسب (۱۲) چاہ شیرا (۱۳) چاہ حمید (۱۴) چاہ ماچھو والہ

یہ تمام بتیس ۳۲ چاہات تھے جو مصارف درگاہ کے واسطے حکومت مغلیہ کی طرف سے واگزار تھے۔ اب ان میں سے صرف ایک چاہ ماچھو والہ موجود ہے جو درگاہِ نوشہ عالیجاہؒ کے متصل مغرب کی طرف ہے۔ اولادِ شاہ عصمت اللہ اور اولاد حافظ جمال اللہ فرزندان حافظ محمد برخوردار خلف اکبر حضرت نوشہ گنج بخش کی ملکیت و قبضہ میں ہے۔

Marfat.com

غیر مسلم اکابر نوشہ کے حضور میں

اُس وقت پنجاب میں ہندوؤں کی کثرت تھی. لیکن حضرت نوشہ صاحب کے فیضان کا اس قدر ظہور تھا کہ غیر مسلموں کے اکابر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب فیض ہوتے تھے۔

۱۔ سری گورو ہرگوبند جی مہاراج سکھوں کے چھٹے گورو ہرگوبند جی مہاراج م ۱۰۲۵ھ/ ۱۶۰۶ء جب کشمیر کو گئے تو دریائے چناب عبور کر کے پہلے حضرت نوشاہ عالیجاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوئے۔ لعدازاں کشمیر کو چلے گئے۔ اس واقعہ کو غلام محی الدین عرف بوٹے شاہ نے اپنی تاریخ پنجاب میں اس طرح لکھا ہے:

پس از مدتے گورو ہرگوبند لعزم سیر و گلگشت کشمیر برآمدہ از دریائے چناب عابر شدہ بحصول ملازمت حاجی نوشہ شاہ صاحب سلیمانی حاصل نمود و ازانجا لطی مسافت پرداختہ در کشمیر جنت نظیر رسیدہ[1]

۲۔ بابا لال داس بیراگی یہ موضع ہڑیالہ چھٹہ متصل رسول نگر میں رہتے تھے۔ ان کو بابا لال دربانی بھی کہتے تھے۔ کتاب چار باغ پنجاب میں لکھا ہے کہ بڑے ظہر کرامات کثیر تھے۔ ان کے دو مرید سنت داس اور سائیں داس صاحب بن تھے[2] دارا شکوہ کی ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ ان کا مذاکرہ رسالہ[3] کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ مصنف دبستان مذاہب نے ۱۰۵۰ھ/ ۱۶۴۰ء میں ان کو گجرات میں دیکھا تھا۔

---

[1] تاریخ پنجاب از بوٹے شاہ مخزونہ کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور۔ نمبر ۸ III/۸۶/ APC ورق ۱۶۱ ب۔ [2] چار باغ پنجاب قلمی ص ۲۹۳

[3] اس رسالہ کا نام "دارا شکوہ اور لال درویش" ہے۔ شرافت

Marfat.com

ان کے متعلق مشہور روایت ہے کہ بابا لال حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں آکر فیض حاصل کرتے تھے۔

۳۔ **مولراج قانونگوئے** یہ گجرات کا رہنے والا تھا اور آپ کے علاقہ کا افسر مال تھا۔ جھنڈا مزارعہ کے ساتھ حضرت نوشہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر فیضیاب ہُوا۔[۱]

۴۔ **جادو رائے قانونگوئے** یہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔[۲]

۱۔ الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۲۰۳۔ تذکرہ نوشاہی الف ص ۱۶۸

۲۔ بیاض سید عمر بخش رسول نگری شرافت

Marfat.com

حضرت نوشہ گنج بخش کی تعریف میں مشایخ کے اقوال

آپ کی تعریف میں بزرگان مشایخ نے بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ لیکن ان بزرگوں کے اقوال یہاں لکھے جاتے ہیں جو نوشاہی خاندان کے علاوہ تھے کیونکہ اگر نوشاہی سلسلہ کے بزرگوں کے اقوال بھی لکھے جاتے تو یہ کتاب طویل ہو جاتی۔ اگر کسی نے مفصل دیکھنا ہو تو میری کتاب "تذکرہ نوشاہ عالیجاہ" کو دیکھے۔

۱۔ **مولانا حافظ بڈھا قاری مدرس مدرسہ جاگو تارڑ** ان کے پاس آپ قرآن کریم کی تعلیم پاتے تھے جب آپ کو خواب میں ملائکہ نے تعلیم دے دی اور آپ کا شرح صدر ہو گیا تو حافظ صاحب نے آپ کو فرمایا:

"جبکہ نور الانوار کی نظر رحمت سے آپ کا قلب مبارک آنکھ کی دھیری کی طرح روشنائی کی پرکار کا مرکز بن گیا ہے تو قرآن مجید کی قسم ہے کہ اب پڑھنے اور پڑھانے کی کوشش کرنا کچھ فائدہ مند نہیں۔" [1]

۲۔ **سید عبدالوہاب قادری** ابن سید شاہ روح اللہ عرف شہر اللہ قادری م ۱۰۲۱ھ/ ۱۶۱۲ء ساکن چک سادہ ضلع گجرات نے فرمایا:

"حضرت حاجی نوشہ اس زمانہ میں خاندان قادری کے آفتاب ہیں۔" [2]

---

[1] ثواقب المناقب قلمی نسخہ الف ص ۵۹

[2] انوار الصالحین قلمی شرافت

Marfat.com

۳۔ شیخ میاں میر قادری لاہوریؒ م ۱۰۴۵ھ/ ۱۶۳۵ء نے حضرت سچیار صاحب نوشہروی کو فرمایا:

"برلب دریائے چناب ایک مردِ خدا حاجی نوشہ گنج بخشؒ کے نام سے رہتے ہیں۔ وُہ تیرے دامنِ اُمید کو گوہرِ مقصود سے مالا مال کریں گے۔"[۱]

۴۔ ملائکہ مقربینؑ نے حضرت سچیار صاحبؒ کو فرمایا:
"حضرت نوشہؒ کا دربار عشق سے پُر ہے خدا کے رنگ سے رنگین کر رہا ہے۔"[۲]

۵۔ شاہ نعمت اللہ خدا نما نقشبندی دہلویؒ نے فرمایا:
"ہم واقف ہیں کہ آپ (حضرت نوشہ صاحبؒ) زبانی تلقین نہیں کرتے توجہ کرنے سے ہی احوال ظاھر ہو جاتے ہیں اور کشایش رونما ہو جاتی ہے۔"[۳]

۶۔ شاہ بھولا ولی قادری ولد شاہ حقو بن شیخ عبدالحکیم صدیقی قادری ساکن چک منجو ضلع گجرات نے حضرت سچیار صاحب کو فرمایا:

الف: "اے عزیز آپ جیسے بلند ہمت طالب کے لیے کوئی عالی بارگاہ چاہیے جس سے آپ متمسک ہوں۔ اگر گوہرِ مقصود پانے کا ارادہ ہے تو امامِ اہلِ توحید سالارِ میدان تجرید سلطان العارفین واقف رموز علم الیقین، حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ قادری قدس سرہٗ کی جناب فیض انتساب میں جاؤ، جو کہ برلبِ دریائے چناب موضع ساہنپال شریف میں فیض کا دروازہ خاص و عام کے لیے کھولے بیٹھے ہیں۔"[۴]

ب۔ "بیشک حاجی نوشہ صاحب کا دربار بڑا عالی دربار ہے وہیں سے آپ کا

---

[۱] حیاتِ سچیار ص ۵
[۲] کنز الرحمت ص ۱۰۲
[۳] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۳۱۳، نسخہ ب ص ۱۹۹۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۲۶۸
[۴] اذکار الابرار ص ۲۱ شرافت

Marfat.com

کاسہ گدائی لبریز ہوگا۔ آپ موضع ساہن پال میں چلے جائیں"۔[1]

۷۔ **نواب خان بہادر احراری** المعروف نواب ذکریا خاں بہادر سیف الدولہ دلیر جنگ، اعزالدولہ ہزبر جنگ، م ۱۱۵۸ھ / ۱۷۴۵ء ابن نواب عبدالصمد خاں سیف الدولہ غالب جنگ کہا کرتے تھے کہ:

"حضرت حاجی نوشہ صاحب کا روحانی تصرف حضرت خواجہ عبیداللہ احرار کی اولاد پر بھی ہوگیا ہے"۔[2]

۸۔ **خواجہ نامدار نقشبندی مجددی** خلیفہ بابا نور محمد چوراہی نے فرمایا:

"حضرت نوشہ صاحب پنجاب میں بہت صاحب زور اور طاقت والے بزرگ ہیں"۔[3]

۹۔ **قاضی سلطان محمود قادری** ساکن اعوان شریف ضلع گجرات نے فرمایا:

"حضرت نوشہ صاحب عشق مجسم تھے۔ اپنے زمانہ میں مجدد اکبر تھے۔ آپ کو مرتبہ وراثت الانبیاء حاصل تھا۔ باطنی توجہ سے اپنے ارادتمندوں کے دلوں پر اسم اعظم کندہ کیا کرتے تھے"۔[4]

۱۰۔ **میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوری** م ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء نے فرمایا:

"حضرت نوشہ گنج بخش کا خاندان بغداد والی سرکار کا خاندان ہے۔ یہ طریق تمام قادریہ طریقوں سے بہتر ہے۔ مگر تعجب ہے کہ باوجود صوفی و متشرع ہونے کے سماع سے بھی ذوق رکھتے ہیں"۔[5]

---

[1] حیات سیار ص ۵ [2] تحائف قدسیہ قلمی ص ۲۰۴ [3] کرامات حضرات مجددیہ قلمی

[4] ملفوظ قاضی سلطان محمود بروایت قاضی محبوب عالم گجراتی برادرزادہ وسجادہ نشین قاضی صاحب مرحوم

[5] کلمات قدسیہ ص ۱۴ شرافت

Marfat.com

حضرت نوشہ صاحبؒ مورخین و مصنفین کی نظر میں

اس میں اُن کتابوں کے حوالے لکھے ہیں جو نوشاہی خاندان کے علاوہ ہیں۔ اگر نوشاہی سلسلہ کی کتابوں کے حوالے بھی لکھے جاتے تو مضمون طویل ہوجاتا۔

۱۔ **شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ** م ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء نے ایراد العبارات میں لکھا ہے:

"محبت کے راستے کے سخی مولانا ئے حاجی محمد جو احوال کی سلامتی اور مدارجِ کمال تک پہنچنے کی دُعا میں مشغول ہیں۔" [۱]

۲۔ **خواجہ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجددیؒ** کتاب روضۃ القیومیہ تصنیف ۱۱۵۵ھ / ۱۷۴۲ء رکن دوم میں لکھتے ہیں:

"حاجی نوشہ صاحب عروۃ الوثقیٰ کے ہمعصر صاحبِ ذوق وشوق نہایت عزیزالوجود تھے۔ آپ کا جذبہ نہایت قوی تھا۔" [۲]

۳۔ **سیّد علی اصغر گیلانی قادری** کتاب شجرۃ الانوار تصنیف ۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء میں لکھتے ہیں:

"حضرت حاجی نوشہؒ سے خانوادہ نوشاہیاں جاری ہوا اب تک نظر اور مستی کا طریقہ ان میں موجود ہے۔" [۳]

---

[۱] مکتوب نمبر ۹۰ بنام شاہ ابوالمعالی لاہوری موسوم بہ ایراد العبارات لبیان اہل الاشارات برحاشیہ اخبار الاخیار ص ۳۴۴۔ [۲] روضۃ القیومیہ رکن دوم ص ۲۴۹

[۳] شجرۃ الانوار قلمی ورق ۲۴ شرافت

Marfat.com

۴۔ مولانا سید جلال الدین حسین جعفری شیرازیؒ کتاب ذکر الائمہ میں لکھتے ہیں:

"آپ کی کنیت حاجی الحرمین آپ کا لقب حاجی گدائی۔ آپ کا نام نعمت اللہ اور نوشہ گنج بخش اور نوشہ ہادی اور بھوراوالہ۔ حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سراج العاشقین حضرت شیخ نوشہ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاک حکم سے بغداد سے روانگی فرمائی۔ اور اس ملک میں تشریف لاتے۔" [1]

۵۔ مولوی نور احمد چشتی لاہوریؒ کتاب تحقیقات چشتی تصنیف ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء میں لکھتے ہیں:

"حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرت پنجاب میں بڑے نامور صاحب کمال ہوئے ہیں بیعت ان کی بخدمت حضرت سلیمان قادریؒ جن کی مزار مقام بھلوال ضلع شاہ پور میں ہے تھی۔ اور مزار ان کی بمقام ساہن پال بگوشہ زیرت قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ (گجرات) میں واقع ہے۔" [2]

۶۔ مفتی علی الدین لاہوریؒ کتاب عبرت نامہ تصنیف ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء دفتر چہارم میں لکھتے ہیں:

"حضرت غوث اعظمؒ کے خلیفوں میں سے اس ملک میں خاندان کے برگزیدہ حضرت حاجی نوشہ صاحب ہیں جن کا آرام گاہ موضع ساہنپال میں دریائے چناب کے کنارہ پر رسولنگر کے بالمقابل واقع ہے۔" [3]

۷۔ مفتی غلام سرور لاہوریؒ م ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء کتاب خزینۃ الاصفیا تصنیف ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء میں لکھتے ہیں:

"شیخ حاجی محمد قادری المشہور بہ نوشاہ گنج بخش قدس سرہٗ حضرت شاہ سلیمان

---

[1] ذکر الائمہ عرف نسب نامہ سادات قلمی ورق ۷۰۔۷۱ [2] تحقیقات چشتی جدید ص ۲۴۴

[3] عبرت نامہ۔ دفتر چہارم شرافت

Marfat.com

قادریؒ کے بڑے خلیفوں میں سے مادرزاد ولی صاحب جذب وصحو وسکر ومحبت و عشق وشوق وذوق وزہد وریاضت وتقویٰ صاحب عبادت والی ولایت اہل خوارق وکرامات امام اور پیشوا طریقہ نوشاہیہ قادریہ کے ہیں فقر میں مقامات بلند اور شان ارجمند رکھتے تھے۔" [1]

۸۔ فرانسیسی مستشرق گارساں دتاسی نے خطبات تصنیف ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء میں لکھا ہے: "میری نظر سے یہ خبر گزری ہے کہ ایک شخص نے جس کا نام حاجی محمد ہے پنجاب میں دو لاکھ ہندوؤں کو زمرۂ اسلام میں شامل کر لیا ہے۔" [2]

۹۔ مفتی غلام سرور لاہوری کتاب گنجینہ سروری المعروف گنج تاریخ تصنیف ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء میں لکھتے ہیں:

"آپ کا نام نامی حاجی محمد اور نوشہ گنج بخش سے مخاطب تھے خانوادۂ نوشاہی قادری آپ کی ذات بابرکات سے پنجاب میں جاری ہوا۔ آپ کے مریدین سماع و وجد و حالت اور سکر و جذب اور درد و محبت والے ہیں۔ آپ ولی مادرزاد تھے۔ آپ کے والد عالی قدر حاجی علاؤالدین اور والدہ ماجدہ بی بی جیونی موضع گھگانوالی میں سکونت رکھتے تھے۔ ان کے مزار بھی وہیں ہیں۔ آپ نے نوشہرہ میں تکمیل اور نشوونما پائی۔ آپکے سینکڑوں خلیفے اولیائے کاملین سے ہو کر دور دراز ملکوں میں چلے گئے۔" [3]

۱۰۔ مرزا محمد اعظم بیگؒ تاریخ ضلع گجرات تصنیف ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء میں لکھتے ہیں: "وقت شاہجہان بادشاہ کے حضرت نوشہ صاحبؒ فقیر کامل تھے۔" [4]

۱۱۔ مولوی احمد علی چشتیؒ کتاب قصر عارفاں تصنیف ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء میں لکھتے ہیں: "حاجی نوشہ نوشہرویؒ فیض خاندان قادری سے رکھتے تھے

---

[1] خزینۃ الاصفیا فارسی جلد اول ص ۱۸۰ [2] خطبات گارساں دتاسی خطبہ ۱۲ ص ۱۰۰ د
[3] گنجینہ سروری ص ۴۰ [4] تاریخ ضلع گجرات ص ۴۲۹ شرافت

Marfat.com

رہانی پیر اور نورانی فقیر تھے۔ مریدوں کے تعلیم دینے میں بہت قوی دست تھے کہ ایک نگاہِ توجہ سے صفات کے مرتبوں سے گزار دیتے تھے مگر مدت تک مشکلات کے امتحان میں آزماتے تھے۔ عمر لمبی پائی "[1]

۱۲۔ **مفتی غلام سرور لاہوری** کتاب حدیقۃ الاولیا تصنیف ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں لکھتے ہیں:
"شیخ حاجی محمد قادری المشہور بحضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز بہ بزرگ مادرزاد ولی حضرت شاہ سلیمان قادری کے خلیفہ تھے حالات جذب وسکر ومحبت وعشق وشوق و ذوق ان کی طبیعت پر غالب تھے اور زہد و ریاضت، تقویٰ وخوارق وکرامت میں طاق یگانہ آفاق تھے۔ طریقہ نوشاہیہ جس کے فقیر پنجاب میں ہزاروں ہیں ان سے شروع ہوا "[2]

۱۳۔ **پروفیسر آرنلڈ** نے پریچنگ آف اسلام میں لکھا ہے:
"کسی خاص مسلم مشن کی کارکردگی کے متعلق صحیح طور پر اطلاع نہیں مل سکی۔ مگر یہ کہ کسی مرکزی نظام کی عدم موجودگی کے باوجود بہت سے لوگوں نے مسلمان مبلغوں کی کوششوں کو انتہائی بڑھا چڑھا کر لکھا ہے۔ مثلاً پنجاب کے کسی شخص حاجی محمد نامی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُس نے دو لاکھ کے قریب ہندؤوں کو مسلمان کر دیا "[3]

۱۴۔ **مولوی محمد سلام اللہ شائق حنفی** ساکن چک عمر ضلع گجرات سراج الاخبار جہلم میں لکھتے ہیں:
"حضرت نوشہ صاحب . . . . . جن کے مقامات وکرامات ملک پنجاب میں اظہر من الشمس ہیں اور سلسلہ نوشاہی آپ سے منسوب ہے "[4]

۱۵۔ **مرزا آفتاب بیگ عرف نواب بیگ چشتی نظامی** کتاب تحفۃ الابرار (کلیات جدولیہ) تصنیف ۱۳۲۲ھ/

---

[1] قصر عارفاں ب ۴ ص ۱۰۶ — [2] حدیقۃ الاولیا جدید ص ۵۸

[3] پریچنگ آف اسلام — [4] سراج الاخبار جہلم ۲۵ نومبر ۱۹۰۱ء ص ۷، کالم ۱، حاشیہ

Marfat.com

۱۹۰۵ء میں لکھتے ہیں :

"حضرت شیخ حاجی محمد قادری معروف نوشاہ گنج بخش بن حاجی علاء الدین۔ آپ خلیفہ اکمل شاہ سلیمان قادری اور پیشوا و مقتدائے طریقہ نوشاہیہ۔ حالات جذب و سکر و محبت و عشق و شوق و ذوق آپ کی طبیعت پر غالب تھے۔ زہد و ریاضت و تقویٰ و خوارق و کرامات میں طاق یگانہ آفاق تھے۔ طریقہ نوشاہیہ جس کے فقیر پنجاب میں ہزاروں ہیں ان سے شروع ہوا۔" [1]

۱۶۔ **مولوی محمد ابراہیم نقشبندی مجددی** ساکن سیتھل ضلع گجرات اپنے رسالہ ردّ مرزا قادیانی میں لکھتے ہیں :

"ہمارے علاقہ میں حضرت شاہ حاجی محمد اپنے عہد میں ولی کامل اور فقیر درویش گزرے ہیں غیب سے آپ کا نام نوشاہ مقرر ہوا چنانچہ آپ کے مناقبوں میں یہ واقعہ مذکور ہے۔ اس روز سے آپ کا نام نوشاہ حاجی مشہور ہوا۔ حالانکہ آپ نے اس نام سے کسی کو آگاہ نہ کیا اب تک آپ کا نام سوائے حضرت نوشہ صاحب کے کوئی نہیں بولتا۔" [2]

۱۷۔ **قاضی امام بخش چشتی نظامی جام پوری** کتاب حدیقۃ الاسرار تصنیف ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء میں لکھتے ہیں :

"زمانہ کے فیض دینے والے حاجی الحرمین الشریفین حضرت جناب حاجی محمد قادری مشہور بہ نوشاہ گنج بخش ابن حضرت عالی قدر حاجی علاؤ الدین جنہوں نے سات بار حج کیے تھے۔ قدس سرہ العزیز اللہ کریم آپ کے مزار کو نورانی کرے۔" [3]

۱۸۔ **مولوی عبدالحق چشتی نظامی** ساکن ہرلانوالی ضلع گوجرانوالہ اپنے رسالہ تفنگ عشق میں لکھتے ہیں :

---

[1] تحفۃ الابرار

[2] رسالہ ردّ مرزا قادیانی قلمی مملوکہ اولاد مولوی غلام حسین سیتھل

[3] حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار چمن سوئم ص ۵۴ — شرافت

Marfat.com

"حضرت نوشہ صاحب گنج بخش کے نام سے مشہور ہیں آپ کا کلام اور نام نورٌ علیٰ نور ہیں" [1]

۱۹۔ مرزا احمد اختر گورگانی کیرانوی کتاب تذکرہ اولیائے ہند جلد ۳ میں لکھتے ہیں:
"حضرت حاجی محمد قادری نوشاہ گنج بخش قدس سرہٗ۔ صاحب سکر و جذب و زہد و ریاضت اور نہایت متقی تھے۔ صاحب ولایت اور امام فرقہ نوشاہی کے۔ آپ نے پا پیادہ سات حج کیے" [2]

"آپ مستجاب الدعوات اور سیف زبان تھے۔ جو مرید غائبانہ وقت مصیبت کے آپ کو پکارتا، بزور ولایت ہر طرح سے اس کی امداد فرماتے" [3]

۲۰۔ شاہ شریف احمد مراد سُہروردی بدایونیؒ کتاب ہفتاد اولیا میں لکھتے ہیں:
"حضرت حاجی محمد قادری نوشاہ گنج بخشؒ فرقہ نوشاہی کے امام بڑے بزرگ اور شیخ زمان گزرے ہیں۔ ولی مادر زاد تھے اور بچپن ہی میں آپ سے کرامات کا ظہور شروع ہو گیا تھا" [4]

"بزرگی کا یہ عالم تھا کہ کسی مصیبت کے وقت میں جہاں بھی کوئی مرید آپ کو یاد کرتا وہیں موجود ہو کر اس کی امداد کرتے" [5]

۲۱۔ مولوی محمد صادق علی خاں افغان لودھی مجدّدیؒ رسالہ قادری میں لکھتے ہیں:
"نوشہ حاجی گنج بخشؒ
آج ہم اُس شہنشاہِ بحر و بر۔ سلطانِ عالی جاہ و صاحب ہمایوں فر۔ امام انام والا شان۔ مشکل کشائے دوجہان۔ سراج السالکین۔ قدوۃ الکاملین۔ انیس الغریبین۔ محبوب مرغوب یزدانی۔ نوشہ یا مجدد الف ثانی۔ غوثِ صمدانی۔ قطبِ ربانی۔ غوطہ خور بحر عرفانی۔ واقفِ اسرار پنہانی۔ سر حلقہ اصفیا۔ سر دفتر اولیا۔ سیاح

---

[1] تفنگ عشق المعروف قصہ مرزا صاحباں فارسی قلمی [2] تذکرہ اولیائے ہند ج ۳ ص ۲۹۴ [3] ایضاً ص ۲۹۵
[4] ہفتاد اولیا بار اوّل ص ۲۲۱ [5] ایضاً ص ۲۲۴ شرافت

Marfat.com

مقام ملکوتی ۔ شہباز مقام لاہوتی کے مقدس اور مبارک حالات درج رسالہ کرتے ہیں جو امام الائمہ آخر زمان، راہنمائے انس وجان، رونق باغ قدسیاں، رہبر دین مرشد راہ متین، قطب الاقطاب حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش ابن حاجی علاالدین (رضی اللہ عنہم) قادری چشتی کے نام سے موسوم ہیں۔ آپ امام الطریقہ ہیں آپ ہی سے خاندان پاک قادری مجددی نوشاہی ہے۔" [1]

ماہنامہ ساقی دہلی میں لکھتے ہیں:

۲۲۔ **انوار مختار صدیقی** "حضرت نوشہ پیر پنجاب کے مقبول زماں نیک مردوں میں سے ہوتے ہیں۔ آپ ایک صوفی منش بزرگ اور صاحب حال و قال ولی تھے۔" [2]

تذکرہ صوفیائے پنجاب میں لکھتے ہیں:

۲۳۔ **مولانا اعجاز الحق قدوسی** "حاجی محمد قادری مشہور بہ نوشاہ گنج بخش شاہ سلیمان قادری کے عظیم المرتبت خلیفوں سے تھے۔ آپ قادریہ نوشاہیہ سلسلہ کے امام و مقتدا ہیں۔" [3]

تذکرہ شعرائے پنجاب میں جو ۱۳۸۰ھ/

۲۴۔ **سرہنگ خواجہ عبدالرشید کراچوی** ۱۹۶۰ء کی تالیف ہے لکھتے ہیں:

"نمبر ۴۳۲۔ نوشہ۔ سید حاجی محمد۔ ساہن پال۔ سید حاجی محمد کہ گنج بخش کے نام سے مشہور اور نوشہ تخلص کرتے تھے۔ حضرت سید حاجی علاء الدین حسین غازی کے بیٹے اور علوی سادات سے تھے۔ خاندان قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے زمانہ کے اکابر مشایخ کے ساتھ آمد و رفت رکھتے تھے۔ سلسلہ نوشاہیہ کو جاری کیا اور اس کو مداومت بخشی۔ دینی علوم کو حافظ قائم الدین قادری اور حافظ بڈھا شاہ قادری سے حاصل کیا۔ خرقہ خلافت حضرت شیخ سلیمان قادری بھلوالی سے حاصل کیا

---

[1] ماہنامہ قادری ص ۱۱ [2] ماہنامہ ساقی دہلی ص ۵۰ بابت مئی ۱۹۴۱ء (۱۳۶۰ھ)

[3] تذکرہ صوفیائے پنجاب ص ۵۰۹-۵۰۵ حاشیہ شرافت

Marfat.com

شعر کہنے کا بھی ملکہ رکھتے تھے۔ فارسی میں بھی شعر بولتے تھے۔ یہ رباعی آپ سے ہے:

ے

منادی ست در کوچہ میفروشش — کہ امروز در ہر کہ پابند ہوشش
گریبانش گیرند و دامن کشند — کشاکش بدیوان مستاں برند

۱۰۶۴ھ میں شاہجہان بادشاہ کے زمانہ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار ساہن پال میں ہے جو گجرات کے مضافات میں سے ہے۔" لے

۲۵۔ مولانا سید مسعود حسن شہاب دہلوی "تذکرہ اولیائے بہاولپور" میں لکھتے ہیں:

"سلسلہ نوشاہیہ حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادریؒ سے جاری ہوا۔ آپ ۹۵۹ھ میں بمقام گھگانوالی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ شاہجہان بادشاہ کے عہد میں وفات پائی۔ اپنے وقت کے بڑے کامل اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ ساہنپال ضلع گجرات میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔" لے

۲۶۔ آقای محمد حسین تسبیحی ایرانی کتاب فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی میں لکھتے ہیں:

"حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش جو عارفان صاحبِ کرامت سے ہیں اور سرزمین پاکستان کے احترام کا مورد ہیں۔ ان کی زیارت گاہ ساہن پال سے دو سو میٹر دور ہے۔" سے

لے تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۰۸ لے تذکرہ اولیائے بہاولپور ص ۲۰۵ حاشیہ سے روزنامہ فردا تہران۔ سال ۳۱۔ شمارہ ۹۲۴۱۔ چہارشنبہ ۲۸ فروردین ۱۳۵۳ ہجری شمسی شرافت

Marfat.com

حضرت نوشہ پاک کا اسم گرامی

غیر نوشاہی مورخین کی تحریروں میں

یہ مضمون تو شمار سے باہر ہے۔ یہاں صرف چار حوالے لکھے جاتے ہیں:

۱۔ **منشی گنیش داس بڈہیرہ قانونگوئے گجرات** کتاب چار باغ پنجاب تصنیف ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۹ء میں لکھتا ہے:

"جناب حضرت نوشہ حاجی گنج بخش جو کہ چک صحن پال (کذا) میں خواب گاہ رکھتے ہیں"[1]

۲۔ **رائے کنہیا لال ہندی لاہوری** کتاب تاریخ لاہور تصنیف ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۴ء میں حضرت نوشہ صاحب کا نام اور آپ کے سلسلہ کے فقیروں کے نام لکھے ہیں[2]

۳۔ پنجاب اور شمال مغربی صوبہ سرحد کے قبائل اور قوموں کی تاریخ حصہ اوّل

مولفہ: سر ڈنزل ایبٹسن ۱۸۸۳ء/ ۱۳۰۰ھ نیشنز رپورٹ

سر ایڈورڈ میکلیگن ۱۸۹۲ء/ ۱۳۱۰ھ نیشنز رپورٹ

ایچ۔ اے۔ روز ۱۹۱۹ء/ ۱۳۳۷ھ کا ترجمہ

"نوشاہی سلسلہ کے بانی کا نام شیخ حاجی محمد بتایا جاتا ہے جس کا مقبرہ چھنی ساہن پال کے مقام پر دریائے چناب کے کنارہ پر واقع ہے۔"[3]

۴۔ اردو انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی حضرت نوشہ صاحب کا نام مبارک آیا ہے[4]

---

[1] چار باغ پنجاب قلمی ورق ۹،

[2] تاریخ لاہور ص ۳۱۵

[3] پنجاب اور شمال مغربی صوبہ سرحد کے قبائل اور قوموں کی تاریخ حصہ اول مطبوعہ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۱۹ء۔ بحوالہ براؤن دی درویشز ص ۵۰ - الوڈ حصہ ۳ ص ۱۷۴ - براؤن ص ۱۲۶

[4] اردو انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن ص ۸۸۴، مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ۔ لاہور ۱۹۶۸ء

شرافت

Marfat.com

مفکرین نے حضرت نوشہ پر جو کام کیا

نوشاہی سلسلہ کے علاوہ بھی کئی ادیبوں، مفکروں اور شاعروں نے حضرت نوشہ صاحب کے حالات رسالوں ماہناموں، اخباروں میں وقتاً فوقتاً شائع کیے ہیں، جن کی تفصیل کا یہاں مقام نہیں، صرف تین محققین کا ذکر کیا جاتا ہے:

(۱)

ڈاکٹر ممتاز بیگم چودھری نے ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء میں دانشگاہ تہران ایران سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے مقالہ بعنوان "کتاب ہائے تصوف بزبان فارسی در پاکستان و ہند" لکھا۔ اس میں جزوی طور پر حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے احوال و آثار بھی موجود ہیں۔

(۲)

خان محمد اقبال جاوید بلوچ نے ایم۔اے پنجابی ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء کے لیے مقالہ بعنوان "حاجی محمد نوشہ دی حیاتی تے اوہناں دا پیغام" مرتب کیا ہے جس کے ایک سو ترپن صفحات ہیں۔

(۳)

ڈاکٹر رچرڈ۔ ایم۔ ایٹن اسسٹنٹ پروفیسر آف اورینٹیل سٹڈیز۔ یونیورسٹی آف اریزونا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ ۹۶-۱۳۹۵ھ/۷۶-۱۹۷۵ء میں پاکستان آئے اور تاریخ خانقاہ و احوال سجادہ نشینان درگاہ نوشاہیہ ساہن پال شریف پر فارسی وارد و مواد اکٹھا کیا اور واپس امریکہ چلے گئے۔ آجکل وہ اسے انگریزی میں منتقل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اپنے فرزند اکبر کو ولیعہد کرنا

کتب خاندان میں تحریر ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے خلیفوں میں سے شیخ صدر الدین بڑے بلند مقام پر فائز تھے۔ چنانچہ اپنے مرشد کے حضور میں کہا کرتے تھے کہ میں ہی نوشہ ہوں۔ ؎

ببینید نوشاہ نوشہ منم
بحق رہبرِ خلق گمرہ منم
چو گوئم کہ خود نوشہ من گشتہ ام
بریں مسندِ خاص بنشستہ ام[1]

یعنی دیکھو میں ہی نوشہ ہوں گمراہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرنے والا میں ہی ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ میں خود نوشہ ہو گیا ہوں اور اس خاص مسند پر میں بیٹھا ہوں۔

شیخ صدر الدین کے ان دعاوی سے یارانِ طریقت کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں حضور ان کو ہی فی الواقع سجادہ نشین نہ بنا جاویں تو اسد عا کر کے بڑے صاحبزادہ سید حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ کو دستارِ خلافت دلائی۔ خاندان نوشاہی کے بنیادی تذکروں میں یہ واقعہ اس طرح درج ہے بلفظہ یہاں تحریر کیا جاتا ہے:

ا۔ مرزا احمد بیگ لاہوریؒ اپنے رسالہ الاعجاز تصنیف ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۵ء میں لکھتے ہیں:

نقل است کہ میاں صدر الدین ساکن	نقل ہے کہ میاں صدر الدین ساکن موضع
موضع رُکھ از راہِ ادب در تمام عمر بول	رُکھ نے ادب کی وجہ سے ساری عمر
وغائط در زمین چک ساہن پال	چک ساہن پال کی زمین میں بول و براز

[1] کنز الرحمت ص ۱۰۳ شرافت

Marfat.com

نکردہ بود و چناں حضرت بر و مہربان بودند
میخواستند کہ نیابتِ خود باو سپارند و
او چناں صاحبِ حال بود کہ روزے کاہ
میزد و بچوب کاہ را صاف میکرد کہ ورودِ
حضرت از ہوا شد بیتاب شدہ ہموں
چوب دستِ خود را میکوفت چوں ایں
حالِ مہربانیِ حضرت یاراں برو دیدند
میاں پیر محمد وغیرہ یاراں عرض
کردند کہ اگر حضرت دستارِ نیابتِ
خود بمیاں صدرالدین یا باغیرِ او
کسے از یاراں عطا فرمایند ما یاں
را قبول نیست و ما یاں کسے اطاعت
او نخواہیم کرد و سرداریِ او
منظور نخواہیم داشت و پیشِ او
سلام نخواہیم کرد و اگر بہر دو
صاحبزادہاے والا گوہر
و یا اولادِ ایشاں نیابت[1]
دستار عطا بخشند ما یاں را
قبول است و ہمہ

نہیں کیا تھا اور حضرت (نوشہ) اس پر
ایسے مہربان تھے چاہتے تھے کہ اپنی نیابت
ان کو سپرد کر دیں اور وہ ایسے صاحبِ حال
تھے کہ ایک دن گھاس کھود کر لاٹھی سے
صاف کر رہے تھے کہ اچانک حضرت
تشریف لے آئے۔ بیتاب (محو و
مستغرق) ہو کر اسی لاٹھی سے اپنا ہاتھ
کوٹ لیا۔ جب یاروں نے حضرت کی
اُن کے حال پر ایسی مہربانی دیکھی تو میاں
پیر محمد (سچیار) وغیرہ یاروں نے عرض کیا کہ
اگر حضور اپنی دستارِ نیابت میاں صدرالدین
یا اُن کے سوا یاروں میں سے کسی اور کو
عطا فرمائیں گے تو ہم کو قبول نہیں اور ہم
میں سے کوئی شخص اس کی اطاعت نہیں
کرے گا اور اس کی سرداری قبول نہیں
کرے گا اور نہ ہی اس کے سامنے سلام
بجا لائے گا اور اگر دونوں صاحبزادگان
والا گوہر یا ان کی اولاد کو دستارِ نیابت
عطا فرمائیں گے تو ہم کو منظور ہے اور ہم

---

[1] حضرت سچیار صاحب نے عرض کیا کہ آپ اپنے دونوں بیٹوں یا ان کی اولاد میں سے کسی صاحب کو دستارِ نیابت عطا فرمائیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت نوشہ صاحب کی زندگی میں شاہ برخوردار کے تین فرزند پیدا ہو چکے تھے۔ سید عنایت اللہ متولد ۱۰۵۵ھ/۱۶۴۵ء، سید سعد اللہ متولد ۱۰۶۰ھ/۱۶۵۰ء، سید رحمت اللہ (باقی بر صفحۂ آئندہ)

Marfat.com

آمدہ پیش ایشاں سلام خواہیم
کرد و اطاعت و فرمانبرداری ایشاں
بسرو چشم و جان قبول نمائیم ۔ چوں
اولاد بسیار عزیز بود و جگر گوشہ بودند
وحب ایشاں در صدر و جان داشتند
فرمودند کہ میاں پیر محمد چرا اندیشہ
میکنی من مجذوب نیم سلام و نیابت
بخانہ خود داشتہ ام ۔ چنانچہ روزے
بجہتِ زیارت حضرت شاہ ، میاں
صدر الدین آمد ، و حضرت اندرون
نشستہ بودند و حضرت میاں برخوردار
بیرون بر دروازہ ایستادہ بودند ،
او ایشاں را گزاشتہ بقدم حضرت
افتاد ، حضرت بغضب
فرمودند کہ قدم ہموں

سب اُن کے سامنے آکر سلام کیا کریں گے
اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری سر چشم
اور دل سے قبول کریں گے چونکہ اولاد
بہت عزیز تھی اور جگر گوشہ تھے اور ان کی
محبت دل اور جان میں رکھتے تھے ۔ فرمایا
کہ میاں پیر محمد کیوں فکر کرتے ہو میں
مجذوب تو نہیں ۔ سلام اور نیابت میں نے
اپنے گھر میں ہی رکھا ہوا ہے ۔ چنانچہ
ایک دن میاں صدر الدین حضرت نوشہ
صاحب کی زیارت کے لیے آئے ۔
حضرت اندر بیٹھے تھے اور حضرت میاں
برخوردار صاحب دروازہ پر کھڑے تھے
میاں صدر الدین شاہ برخوردار کو چھوڑ کر
حضرت نوشہ صاحب کے قدموں پر
جا گرے حضور نے جلالت سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) متولد ۱۰۹۳ھ/۱۶۵۲ء ۔ اور شاہ ہاشم کی اولاد تو حضرت نوشاہ عالیجاہؒ سے کافی عرصہ بعد پیدا ہوئی بلکہ شاہِ ہاشم کی وفات ۱۰۹۲ھ/ ۱۶۸۱ء کے وقت ابھی وہ بچے تھے ۔ الاعجاز نسخہ الف ص ۲۵۳ ، اور تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۱۹۶ میں ہے : "پسران محمد ہاشم خورد سال ماندہ اند و واقعہ محمد ہاشم شد"۔ یعنی محمد ہاشم کے بچے ابھی چھوٹے ہیں اور ان کی وفات ہو گئی ہے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سچیار صاحب اور دوسرے سب یاروں کا اصلی مقصد بڑے صاحبزادہ یا ان کی اولاد کو خلافت دلوانا تھا ۔ اسی لیے صاحبزادوں کے ساتھ ہی ان کی اولاد کا بھی ذکر کر دیا ۔ چنانچہ حضرت نوشہ صاحب نے ازراہ کشف اُن کے ارادہ سے آگاہ ہو کر ویسا ہی کیا کہ حضرت سید حافظ محمد برخوردار کو نیابت عطا فرمائی ۔ شرافت

Marfat.com

بودند کہ بر در گذاشتنی و قدم	فرمایا کہ قدم وہی تھے جو تم دروازہ پر
خود را بر آوردہ پیش او نہادہ	چھوڑ آئے ہو اور اپنے قدم نکال کر
گفتند کہ ازیں قدم الحال ترا	ان کے سامنے کر کے فرمایا کہ ان قدموں
ہیچ حاصل نخواہد شد از انجا	سے اب تم کو کچھ حاصل نہیں ہوگا چونکہ حضور
کہ کمال مہربانی در حق ایشاں	ان کے (میاں برخوردار کے) حق میں
داشتند تا میاں صدر الدین	کمال مہربانی رکھتے تھے اس لیے
مسلوب الحال شدند[۱]	میاں صدر الدین مسلوب الحال ہو گئے۔

۲۔ مولانا محمد اشرف فاروقی منچری کتاب کنز الرحمت تصنیف ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء میں اس واقعہ کو فارسی میں نظم کرتے ہیں جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ:

جب یاروں نے حضرت نوشہ صاحبؒ کی کمال مہربانی شیخ صدر الدین کے حال پر دیکھی تو کسی کو آپ کے سامنے عرض کرنے کی جرأت نہ پڑتی تھی۔ آخر سب نے متفق ہو کر حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ کو اپنا نمایندہ مقرر کیا اور صبح و شام ان کے پاؤں پکڑتے تھے کہ آپ اس قابل ہیں کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں عرض کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ یا حضرت! اگر آپ اپنے یاروں میں سے کسی کو نیابت دیں گے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر صدر کو دستار عطا ہوئی تو ہم اس کے مطیع فرمان نہیں ہوں گے۔ اور اگر اپنی اولاد کو نیابت دیں تو ہم سب مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔ آپ یہ باتیں سن کر متبسم ہوئے اور فرمایا کہ میں مجذوب، رند اور قلندر نہیں ہوں کہ اپنی دستار

---

[۱] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۰۲۔ نسخہ ج ص ۱۲۳۔ نسخہ د ص ۱۲۹۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۱۰۶، نسخہ ب ص ۱۰۴، نسخہ ج ص ۱۶۲، نسخہ د ورق ۸۴، نسخہ ہ روٹوگراف ص ۱۶۲۔ نسخہ و روٹوگراف ورق ۹۷۔
سالِ تصنیف تذکرہ نوشاہی ۱۱۴۶ھ/۱۷۳۳ء۔

کلید گنج الاسرار، تصنیف ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء۔ نام مصنف خلیفہ محمد ابراہیم جالندھریؒ۔ مگر اس سے کسی یہودی فطرت شخص نے شاہ برخوردار کا نام کاٹ کر ان کے چھوٹے بھائی کا نام لکھ دیا ہے۔ یہ محرف نسخہ میں نے شیخ فضل حسین بھلوالی کے پاس دیکھا تھا۔ شرافت

Marfat.com

دوسروں کو دے دوں گا۔ میں یہ سب دولت اور بادشاہت ازراہِ مہربانی اولاد کو ہی بخشوں گا۔ جو شخص اپنی اولاد سے بدی کرتا ہے وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے۔ جو شخص ہماری اولاد سے نیک برتاؤ کرے گا خدا تعالیٰ اُس کو دونوں جہان کے غم سے نجات دے گا۔ جس جگہ میری اولاد جائے گی میں اُن کے ہمراہ جاؤں گا۔ میری اولاد کا ایک درم اگر کوئی شخص ناحق نقصان کرے گا تو اُس کا تیرہ[۱۳] درم نقصان ہوگا۔ یہ بات تجربہ کرکے دیکھ لو۔ (اولاد کے فضائل بیان کرنے کے بعد) آپ نے سب یارانِ طریقت کے سامنے اپنے صاحبزادہ کلاں فرزند اکبر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشق کو دستارِ نیابت پہنائی اور اپنا سجادہ نشین اور ولیعہد بنا دیا، اور سب یاروں نے اس امر کو تسلیم کیا اور اس حکم کا خیر مقدم کیا۔ ؎

عطا شد نیابت بہ پسر بزرگ
نمودند تحسیں بکار سترگ[۱]

یہ واقعہ عطائے خلافت بحق شاہ برخوردار حضرت نوشہ صاحبؒ کی حیاتِ طیبہ کے آخری ایام محرم الحرام ۱۰۶۴ھ (نومبر ۱۶۵۳ء) میں پیش آیا۔

یہاں مولانا محمد اشرف فاروقی کے خود تحریر کردہ نسخہ گنز الرحمۃ کے ورق ۵۶ کا عکس دیا جاتا ہے اور اس کے بعد آخری ورق ۱۲۱ کا عکس دیا گیا ہے جس پر مصنف کا اپنے قلم سے دستخط مرقوم ہے۔

---

[۱] گنز الرحمت خطی مکتوبہ مصنف مولانا محمد اشرف ورق ۵۶ مملوکہ سید شرافت نوشاہی

گنز الرحمت روٹو گراف از نسخہ مکتوبہ مصنف ورق ۵۶ "

گنز الرحمت خطی مکتوبہ سلطان احمد ۱۲۷۷ھ ص ۱۳۵ "

گنز الرحمت خطی مکتوبہ سید حافظ قُل احمد ۱۲۸۱ھ ص ۱۱۵-۱۱۶ "

گنز الرحمت خطی مکتوبہ سید غلام محی الدین ورق ۵۵ "

گنز الرحمت خطی مکتوبہ سید عمر بخش رسولنگری مملوکہ سید محمد مقبول رسولنگری

گنز الرحمت خطی مملوکہ سید طالب حسین نوشاہی۔ بڑجن

گنز الرحمت مطبوعہ لاہور ۱۳۳۰ھ ص ۷۱ شرافت

Marfat.com

(عکسِ ورق کنز الرحمت خطی مصنف)

میان صمد گاهی در آن روی آب — نکردی پی غایط و نه بشاب
براه ادب بود نیابت جنابش — که غایط نکردی دران سرزمینش
چنان بود حضرت بروم مهربان — که میخواست دادن نیابت بان
یکی روز او میبردی گاه را — رسیدند حضرت بر او از سما

۵۶ جو موسی تجلی چه بر وی فتاد — همه بیرم و گاه رفتش زیاد
بجولی که میلوفتی گاه بیش — دران حال میلوفتی دست خویش
جو دیدند درین حال یاران برو — فتادند حیله درین گفتگو
ولی هیچ از ترس خذب کمال — نکردی بخدمت کسی عرض حال
گرفتند یاران هر صبح و شام — قدم پاک پیر محمد تمام
که در خدمت حضرت این التجا — نمودن عرض است قدر شما
جو حضرت زیاران شنید این بیان — نمودند معروض تو شنه چنان
که حضرت زیاران کسی را اگر — نیابت دهد هست این خوبتر
جو با صمد دستار کرد عطا — مطیع امورش نگردیم ما
باولاد خود گر نیابت دهند — همه پس مطیع اطاعت شوند
جو حضرت ازین راز آگه شدند — زروی تبسم بخنده شدند
که بخندو زند قلندر رحیم — که دستار خود را بدیگر دهیم
منازین دولت و پادشاهی تمام — باولاد خود بخشم از لطف عام لطف
کسی را و یا اولاد خود بد کند — یقین دان که نقصان با خود کند
کسی کو باولاد ما نیک ماند — خدا از غم دو جهانش رهاند
رود هر مقامی که اولاد من — روم من همراهیش نیز سخن
زاولاد من هر که بیند ضرر — زبان میبلند از ره ناسزا
شود سیر ده دوام نقصان او — همین طور بینی تجربه روبرو
عطا شد نیابت به پیر بزرگ — نمودند تحسین یکایک سترگ
یکی روز صدر از وفای مزید — بخدمت برای زیارت رسید
جو صاحب مصطفی بدروازه بود — بر آن پای پیشانی خود نه سود
درون رفت بر پای حضرت فتاد — قدم حضرت از عقیده واپس نهاد
که پیر مغان قدمهای بلند رستی — درون آمده سر چرا در شستی
زرین یا ترا نیست لقمی کنون — در فیض بودند یا که همون

کنز الرحمت خطی کا آخری ورق

(دستخط مصنف)

مکن از رہ لطف محتاج غیر / توئی رہنما رحم میا بفضل حبیبا
بحق کتابم که طاوس دار / لبی برمنا رحم میا بفضل حبیبا
در رزق برمن کشا از کرم / توئی عمک ارحم میا بفضل حبیبا
با شرف سه نوع خود را زمان / اگر گشته کار رحم میا بفضل حبیبا

شده پا بند و کار وطن باز قدم / که بودند اجدادم آنجا مقیم
بمنجر مرا قسمتم بر درید / قبای عجم وا نزده ایجا درید
ندیدم در آنجا رخ درد و غم / چو بلبل نشستم شادان بهم
دریده قفس را چو باد خزان / چو اوراق گل گشت هر یک پران
غلام محمد که سردار بود / بر او از ایبقا محمل خود گشود
در مغفرت حق کشاد برو / غلام در شاه حیدر بود او
بحمد الله این نسخه پایان رسید / سر نخیه اش تا بدامان رسید
چو این نسخه هست طغرای من / ز ران گشت طغرای تاریخ این

۱۲۲۰

ندیم ساقی از جام یاد الله / بمی حرحه تا هم سر راه
رسد یار سر کرده اشرف شباب / بدر دروازه بر عالی جناب

تمام شد نسخه کنز الرحمت
دستخط مصنف ... کار ناتمام
برخوردار ... احمد و شاه محمد
محرم ...

Marfat.com

واقعۂ نیابت کی تحقیق

بعض لوگ اپنی کسی غرض کے مطابق کنز الرحمت کے مطبوعہ نسخہ کو تحریف شدہ بتاتے ہیں حالانکہ یہ قلمی نسخہ بخط مصنف کے عین مطابق ہے۔

جو لوگ اس کو محرف نسخہ بتاتے ہیں، ان کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

۱ ـــــ رسالہ النیابت کے مصنف نے اس کے صفحہ ۵ پر لکھا ہے:

"نسخہ کنز الرحمت میں تحریف کی گئی اور مطبوعہ نسخہ غلط ہے۔"

صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے:

"کچھ عرصہ ہوا کہ میاں محمد اشرف کے ورثا نے اس کتاب کو طبع کرایا۔ مقام متنازعہ میں چار اشعار تھے:۔

عطا شد نیابت کہ با پسرِ خورد — نمودند تحسیں بکار سپرد
بہ ہاشم شاہ دادند دستار را — تمامی فقیراں امورش ادا
نمودند از علم باطن عطا — ملاحظہ چو کردند راہِ خدا
بگفتند حضرت بیارانِ خویش — سپردم شما شاہ ہاشم بہ پیش

اس کتاب (کنز الرحمت) سے طبع کراتے وقت نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ تین اشعار تو سرے سے نکال ہی دیے گئے اور ایک شعر میں تصرف کیا گیا۔

آگے صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے:

"غرضیکہ 'عطا شد نیابت کہ با پسر خورد' کی بجائے 'عطا شد نیابت بہ پسر بزرگ' اور 'نمودند تحسین بکار سپرد' کی بجائے 'نمودند تحسیں بکار سترگ' لکھ کر طبع کرا دیا گیا۔"

۲ ـــــ رسالہ گلدستہ نوشاہی کے مؤلف صفحہ ۵۹ پر لکھتے ہیں:

"مولوی محمد اشرف منچروی لکھتے ہیں:۔

Marfat.com

عطا شد نیابت چو[1] با پسرِ خورد
نمودند تحسین بکارِ سپرد

بعض نسخوں میں یہ شعر اِس طرح لکھا ہوا ہے: ؎

عطا شد نیابت گہ[2] با پسر خورد
نمودند تحسین بکار سپرد

بعض قلمی نسخوں میں اس سے آگے مندرجہ ذیل تین اور اشعار بھی لکھے ہُوئے موجود ہیں: ؎

به هاشم سپردند[3] و ستار را | تمامی فقیراں امورش ادا
نمودند از علم باطن عطا | ملاحظہ چو کردند راهِ خدا
بگفتند حضرت بیارانِ خویش | سپردم شما شاہ ہاشم بہ پیش"

طرہ یہ کہ وہی مولف اپنے رسالہ "نوشہ پیر" صفحہ ۵۰ اور "نوشہ گنج بخش" صفحہ ۱۰۲ میں پہلا شعر تو بالفاظِ مذکور لکھتے ہیں اور باقی تین اشعار نہیں لکھتے۔ گویا تین اشعار کا الحاقی ہونا ان کو بزبانِ خاموشی تسلیم ہے اور ضمیر نے اجازت نہیں دی کہ ان کو نقل کریں۔

اِن کے علاوہ "شجرہ شریف نوشاہی" بار دوم صفحہ ۵، ۷، اور رسالہ 'آثارِ شرافت کا تجزیہ' صفحہ ۲۶، ۲۷ اور 'خزینۃ الاصفیاء کے اردو ترجمہ پر ایک تحقیقی نظر' کے صفحہ ۲۴ پر انھوں نے اپنے مورث کی سجادگی کے دلائل میں کنز الرحمت کا کوئی حوالہ نہیں دیا جس سے ثابت ہوا کہ ان چاروں اشعار کا الحاقی ہونا ان کو مسلّم ہے۔

---

[1] مولف 'النیابت' نے "کہ با پسر خورد" لکھا ہے۔ لیکن مولف گلدستہ نوشاہی کو جب ثابت ہُوا کہ یہاں لفظ 'کہ' بے معنی ہے تو اس کی جگہ 'چو' بنا دیا۔

[2] الفاظ 'کہ' اور 'چو' پر بھی دل کو تسکین نہ ہُوئی تو اُس کو لفظِ 'گہ' سے بدل دیا جو وزن شعر سے ہی خارج ہے۔

[3] مولف 'النیابت' نے یہ مصرع اس طرح لکھا ہے: ع "بہ ہاشم شاہ دادند دستار را" لیکن جب گلدستہ نوشاہی کے مولف کو پتہ چلا کہ یہ مصرع وزن سے خارج ہے تو اس کو یوں تبدیل کر دیا "بہ ہاشم سپردند دستار را" لفظ لفظ پر تحریف ظاہر ہو رہی ہے۔
شرافت

Marfat.com

ان لوگوں کی مثال تو "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کی سی ہے تحریف تو انھوں نے خود کی ہے یعنی اِس واقعہ کے ایک شعر میں نہ صرف بجائے "بزرگ" کے "خورد" لکھ دیا ہے بلکہ تین اشعار اپنے پاس سے الحاق کیے ہیں۔ مگر تحریف کا الزام دُوسروں کے سر تھوپتے ہیں۔ خدا انھیں حقایق تسلیم کرنے کی جرأت عطا فرمائے۔

امید ہے کہ قارئین کرام اِن ناقابلِ تردید شواہد کی موجودگی میں سچ اور جھُوٹ کی پہچان خود کرلیں گے۔

Marfat.com

تصنیفات

حضرت نوشاہِ عالیجاہ کثیر التصانیف تھے۔ اب تک جو کتابیں دستیاب ہو سکی ہیں ان کے نام لکھے جاتے ہیں :

۱۔ تفسیر سورۃ نازعات (فارسی مخطوطہ) " وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا " یعنی ملائک جان کنندہ در بدن غوطہ زدہ در بُن ہر موئے و رگ و پے یعنی کافراں را وقتِ نزع سختی ہائے دوزخ نشان میدہند۔ رُوح کفار در بدن خود را پنہاں میکند پس ملک الموت ہم غواصی کردہ برمیکند وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا یعنی وقتِ نزع مسلمین را بہ بہشت نشان میدہند پس بے سعی ملک الموت خود بخود رُوح برمے آید وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا یعنی ملائک کہ از آسمان فرآمدہ در ہوا و دریا ہا تسبیح کناں برائے استقبال روح مومناں را در بہشت و روح کفار را بدوزخ میرسانند فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا یعنی ملائک تدبیر کنندہ جہان و مامورین بکار بار عالم الی آخرہ[1]

۲۔ گنج شریف یہ آپ کے اردو، ہندی، پنجابی کلام منظوم کا مجموعہ ہے۔ اس میں آپ کے دو سو دو (۲۰۲) رسالے جمع ہیں جو تقریباً ساڑھے چھ ہزار اشعار پر مشتمل ہیں۔ اس کو میں نے ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۹ء میں مرتب کیا ہے۔

اس میں سے اردو انتخاب گنج شریف دار المؤرخین لاہور کی طرف سے ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آ چکا ہے۔ کئی دانشمندوں اور ادیبوں نے ادبی مجلات و جرائد میں اس پر تبصرے لکھے ہیں۔

'انتخاب گنج شریف' کا مقدمہ جناب ڈاکٹر عبد اللہ ایم اے ایم او ایل ڈی لٹ لاہور نے

---

[1] کشکول نوشاہی خطی ص ۹   شرافت

Marfat.com

لکھا ہے جس میں وہ اس کے متعلق یُوں اظہارِ رائے کرتے ہیں :

"گنج شریف کو تین خصائص کی وجہ سے اہمیت حاصل ہے : اوّل تصوف کی کتاب کی حیثیت سے ۔ دوم اردو تصنیف کی قدامت کے لحاظ سے اور سوم پنجاب میں اردو کے لحاظ سے۔"

پروفیسر شیرانی اپنی کتاب "پنجاب میں اردو" میں لکھتے ہیں کہ :

"پنجاب میں اردو شاعری دکن سے بعد اور دلّی کے معاصر شروع ہوجاتی ہے ۔"

'گنج شریف' کے مل جانے سے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اردو شاعری پنجاب میں دکن کے بعد نہیں شروع ہُوئی بلکہ اس سے بھی پہلے ۔ کیونکہ 'گنج شریف' میں محمد قلی قطب شاہ کے کلام کے مقابلے میں زیادہ پختہ اور ترقی یافتہ زبان کے نمونے موجود ہیں ۔

اردو کلام کے اوزان پچیس ہیں ۔ فارسی ، ہندی اور پنجابی کی بحریں استعمال ہوئی ہیں ۔ اس میں شاعر نے جابجا تخلص کا استعمال کیا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ "گنج شریف" نے پروفیسر شیرانی کی تحقیق کے معیار سے بھی قدیم ترین سرمایہ اردو کی نشان دہی کی ہے ۔

میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہُوں کہ جہاں تک زبان کی پختگی اور تصنیف کا تعلق ہے اردو کا اوّلین گھر بھی خطۂ پنجاب تھا اور اب "گنج شریف" نے اس حقیقت کی ایسی توثیق کر دی ہے جس کی تردید نہیں ہو سکتی ۔

کتبہ سید عبداللہ

المرقوم ۲۹ اگست ۱۹۷۵ء

"گنج شریف" کا پنجابی حصہ بصورت مخطوطہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے اب اُس کی طباعت کا بھی اہتمام ہو رہا ہے ۔

۴ ۔ **گنج الاسرار** (اردو) یہ اردو اشغال کا رسالہ ہے ۔ میں نے ہی اس کو مرتّب کیا ۔ اس کی ترتیب و تصحیح ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء میں ہُوئی اور اس کی تکمیل اور حواشی کا اضافہ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۴ء میں ہُوا ۔ اور انجمن سادات نوشاہیہ ساہنپال شریف ضلع گجرات نے ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں استقلال پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا ۔

یہ رسالہ مختلف ناموں سے مشہور ہے ۔ جس بزرگ نے اس کو نقل کیا اُس نے موضوع کے

Marfat.com

مطابق جو مناسب سمجھا نام رکھ دیا۔ مثلاً:

۱۔ بیانِ اشغال [لطائف گل شاہی خطی]

۲۔ رمز العشق [نسخہ چک بہلول خطی]

۳۔ رمز العباد [زمزمہ نوشاہی، گلزار نوشاہی، قرابادین چشتی خطی]

۴۔ گیان لہر [آب حیاتی، بخشیش گدا خطی، کشکول نوشاہیہ]

۵۔ گنج الاسرار [کلید گنج الاسرار خطی، شرح انوار العاشقین خطی]

۶۔ کلام الملوک [سبیل سلسبیل]

۷۔ واحد نامہ [مجموعہ وظائف قادری نوشاہی]

۸۔ وحدت نامہ

۹۔ بیان تصوف

۱۰۔ نسخۂ طریقت

۱۱۔ راہِ سلوک

اس کا ترجمہ فارسی نظم میں شعر بشعر میں نے بنام شمس الانوار کیا اور اس کے ساتھ ہی شائع کر دیا۔

۴۔ چہار بہار (فارسی مخطوطہ) یہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ سوال کرنے والے حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ ہیں اور جواب دینے والے قطب العالم حضرت نوشہ گنج بخشؒ ہیں۔ مولانا شیخ محمد ہاشم نوشاہی تھرپالویؒ نے یہ کتاب ۱۲۰۹ھ/۱۷۹۴ء میں مرتب کی اور اس کو چار بہاروں پر تقسیم کیا۔ پہلی بہار شریعت، دوسری بہار طریقت، تیسری بہار حقیقت، چوتھی بہار معرفت۔ اس میں کُل ایک سو چھبیس سوالات و جوابات ہیں۔

اس کا ترجمہ میں نے اردو زبان میں بنام "خزائن الاسرار" ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء میں کیا ہے جو مخطوطہ کی صورت میں موجود ہے۔

۵۔ معارفِ تصوف یہ آپ کے فارسی کلام منظوم کا مجموعہ ہے جس میں نفس، رُوح

Marfat.com

اور دل وغیرہ کے متعلق بیان فرمایا ہے اسے میں نے ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء کو مرتب کیا۔

یہ رسالہ مجلہ بصائر کراچی شمارہ اپریل تا اکتوبر ۱۹۷۰ء میں شائع ہوچکا ہے۔

۶۔ **ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر** المعروف بہ ارشادات نوشاہیہ (اردو۔ مخطوطہ) آپ کے حالات واقوال سے استنباط کرکے میں نے چھ بابوں میں لکھے ہیں۔ یہ ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں مکمل ہوئے۔ اِس میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے چھ سو چالیس ارشادات لکھے گئے ہیں اور یہ تعداد رکوعاتِ قرآن مجید کی تعداد کے اتباع میں اختیار کی گئی ہے۔

۷۔ **لطائف الاشارات** المعروف چالیس ارشادات اردو۔ یہ میں نے ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء میں مرتب کیے۔ اس میں اربعین احادیث کی تعداد کے اتباع میں ان ارشادات کی تعداد چالیس رکھی ہے۔ یہ ماہنامہ شمس المشایخ نارووال میں چھپ چکے ہیں۔

۸۔ **جواہر مکنون** (اردو) یہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے ایک سو کلمات بطور سوال وجواب کتاب چہار بہار کے خاتمہ سے ہیں نے اردو ترجمہ کیے اور ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء میں ترتیب دے کر پیر معصوم شاہ، نوری کتب خانہ لاہور والوں کو چھپوانے کے لیے دیے۔ اُنھوں نے خیانت کی، میرا نام کاٹ دیا اور اپنے مرید عبدالرؤف نوشاہی کا نام لکھ کر شائع کر دیئے۔

اس کے بعد میں نے ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء میں اس کو بنام اسرار والمعارف ماہنامہ شمس المشایخ نارووال ضلع سیالکوٹ میں چھپواکر شائع کرا دیا۔

۹۔ **کلمات طیّبات** المعروف ملفوظاتِ نوشاہیہ (فارسی مخطوطہ) یہ حضرت گنج بخش نوشاہِ عالیجاہؒ کے ایک ہزار (۱۰۰۰) کلمات بترتیب حروف تہجی میں نے ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں جمع کیے ہیں۔

۱۰۔ **مکتوباتِ نوشہ** (فارسی) آپ کے مکاتیب شریفہ تو بکثرت ہوں گے مگر کسی نے ایک جگہ مدون نہیں کیے۔ کتاب 'تذکرہ نوشاہی' میں ایک مکتوب بنامِ فرزند اکبر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ، اور ایک مکتوب بنامِ فرزند اصغر حضرت سید محمد ہاشم دریا دلؒ کا پتہ چلتا ہے۔ اور رسالہ 'تشریف الفقرا' سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی مراسلت حضرت

Marfat.com

میاں نصیر محمد سہروردی سندھی کے ساتھ بھی رہی ہے، اور حضرت جام ماجھی سلطان ڈاک لانے اور لیجانے والے تھے لکھا ہے:

"واسطہ رُسل و رسائل فیما بین نوشہ صاحب و میاں نصیر محمد میاں ماجھی شد"[1]

آپ کے فرزند اکبر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق کا خط خوش دیکھ کر نواب سعد اللہ خاں وزیر اعظم نے اُن کو شاہی منصب دلانا چاہا۔ انھوں نے بذریعہ عریضہ آپ کو آگاہ کیا اور پوچھا کہ آپ کی کیا رضا ہے؟ آپ نے یہ مکتوب ارسال کیا۔ جس کی عبارت یہ ہے:

"میاں برخوردار منصبداران معبود را لائق نیست کہ منصب عبد اختیار کنند برخاستہ بخانہ بیایند۔ ؎

بدست آہک تفتہ کردن خمیر
بر از دست بر سینہ پیش امیر"[2]

۱۱۔ مقالاتِ نوشہ

مقالہ ان میں سے ایک مقالہ درج کیا جاتا ہے:

"اے یار ہر ولی را از ولایت نبوت بخشے رسیدہ است و کرامات او بقایائے معجزات رسالت اند۔ وچوں اتمام و اختتام پیامبری بذات محمدی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مقرر شدہ۔ بعد رحلت صوری پیغمبرِ ما صلی اللہ علیہ وسلم بہر ہدایت و ابلاغ و اسرار و احکام وعلوم اقتضائے حکمت الٰہی چناں گشت کہ عباد اللہ الصالحین از ولایت نبوی بہرہ یافتہ تبلیغ احکام اسلام بکافہ انام الیٰ یوم القیام مے نمودہ باشند۔ پس مرشد حقیقی اللہ تعالیٰ را باید دانست و مرشد صوری محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) را و مرشد وقتی را خلیفہ برحق و مبلغ اسلام تواں شناخت و ظہور ولایت محمدی بذات مرشد حاضر الوقت کہ باوصاف سپیاری متصف باشد گویند و ظہور اینہا بخود دریافتہ

---

[1] تشریف الفقرا خطی ص ۱۰ [2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۹۲۔ کنز الرحمت ص ۸۸ شرافت

دوئی را از دو جہان برداشتند و در وحدت حقیقیہ باید درآمد والسلام علیٰ
من اتبع الہدیٰ۔" [1]

۱۲۔ مواعظ نوشہ پیر المعروف "نوشہ پیر دیاں سمجھاوَنیاں"۔ یہ پنجابی نثر میں آپ کے چار وعظ ہیں۔ میں نے ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں مرتب کیے۔ مولوی محمد لطیف زار نوشاہی برقندازی راجگڑھ لاہور والے نے چھپواکر شائع کیے۔
اس کے بعد ایک اور وعظ مل گیا تو تاج بک ڈپو اردو بازار لاہور والے نے "مواعظ نوشہ پیر" میری اجازت سے چھاپا۔ اس میں پانچواں وعظ بھی شامل کر لیا۔
یہ مواعظ دانش گاہ پنجاب لاہور کے پنجابی ایم اے کے نصاب میں شامل ہیں۔

فارسی کلام

منادی ست در کوچہ میفروش | کہ امروز در ہر کہ پابند ہوش
گریبانش گیرند و دامن کشند | کشاکش بدیوانِ مستاں برند

لطائف گلشاہی میں چوتھا مصرع اس طرح ہے: ع
کشانش سوئے کوئے مستاں برند

اردو کلام

باد

ایدھر خوف اودھر رجا | بیچ بیچ تسلیم رضا
ایدھر اور لبیس اودھر اور | بیچ بیچ ہمارا ٹھور
ایدھر ملّاں اودھر پانڈے | بیچ ہم کھادیں حلوے مانڈے

---

[1] کشکول نوشاہی قلمی ص ۱۱ بحوالہ بیاض ص ۳۰

[2] لطائف گلشاہی خطی ص ۳۴۴۔ روضۃ الزکیہ خطی ص ۱۱۰ شرافت

Marfat.com

جہاں ہم تہاں غیر نہ کوئے   ڈر امید موں مورکھ ہوئے
.کاسے آسیں کاسے ڈریں   خوش خوش حضرت کا کلمہ بھریں
کلمہ پڑھ اللہ ایک کرمانا   نور ظہور حضرت پہچھانا
نسے نور سے دیکھا بھالا   ظاہر ہوا تو آپ سمھالا
آپ سمھالا مومن بھئے   مومن بھئے بھرم سب گئے
گئے بھرم آیا یقین   ہمہ اوست موں اوست لبس لین
اوست ازوست کا بڑا میدان   تاہیں کھیلے آپ رحمان

جہاں رحم رحمان تہاں پایا
نوشہ ایہی رحیم سمجھایا[1]

پنجابی کلام

؎ نوشہ جھوٹھ نہ بولئے کریئے سچ کلام   برکت ناہیں جھوٹھیاں ہوون بے آرام
؎ جھوٹھا پنتھ نہ اپڑے توڑ   نوشہ جھوٹھ کوٹھے دی دوڑ
؎ جی جی کس نوں آکھئے کوئی نہ جیوے نت   قائم دائم رب نوں نوشہ کر لے چیت
؎ نوشہ سب خانوادیاں آپو اپنے راہ   کلمہ یکو سبھسے انت سمیں ہمراہ
؎ مٹھا بولن ہار ہے نوشہ سب دا یار   مندا بولن جگت وچ سبھے کرے بزار
؎ زورا ور پہلوان ناں نوشہ ناں دریا   زورا ور سے آکھیئن جو آیا جوش جتا
ستھرا رکھ لے کپڑا ستھرا رکھ تن من   جے تیں کلمہ آکھیا تاں حکم کلمہ دا من
سجدہ غیر خدا لئے دے کریئے ناہیں جان   حضرت ایہہ فرماتیا نوشہ کرے بیان
نوشہ طالب دین دا شیر الٰہی ہوئے   کتا طالب دنی دا اس وچ شک نہ کوئے

---

[1] لہ رسالہ خوف و رجا مندرجہ گنج شریف اردو ص ۱۴۵   شرافت

Marfat.com

شیراں اتے قلندراں نوشہ کو حال
اونہاں ماس پرایا کھاونا ایہناں پرایا مال

پنجابی نثر

مواعظ نوشہ پیر سے تیسرا وعظ پورا یہاں درج کیا جاتا ہے:

"بابا! جے توں واٹ سچی سدھی سوتی سوکھی سائیں والیاں دی ملیں تاں کدیں ناں تھڑیں تے کدیں ناں تھڑیں۔ پر ایہ واٹ سائیں والیاں نال ملیاں، سچے ساتھ رلیاں، سچیاں گلاں سُنیاں سمجھیاں، سچیاں دے آکھے لگ ٹُریاں چلیاں لبھدی ہے۔ ایویں سُکھالی ناہیں لبھدی۔ تے ایہ جو لوک ہور بُھلے بھرمی ہوئے اپنی کو سمجھی نال بھٹکدے ڈولدے رولدے پھردے ہین سے دُھر دے لکھے نال گُھتے ہوتے ہین۔ بھلائیاں بُھلے ہین۔ وڈیاں بُھلاں وچ پھاتھے ہوئے ہین۔ ایہناں نوں کائی سار سُدھ ناہیں۔ ایہ ایویں بھٹکدے آئے تے بھٹکدے جاوندے ہین۔ ایہناں کائی سوجھی ناہیں لدھی۔ پر بھائی، جاں جاں سچا سُوہاں آگو ہوئے کے سچیاں نویں پتیاں نال واٹ ناں وکھاوے تاں تاں کویں سُجھے ایہ سچی گل ہے۔ تے سچی ایہو گل ہے ہور کہانیاں بُھلانیاں تے پُھلانیاں ٹُگیاں ہین۔ تاں تاں تے بابا سچا ہوئے، سچیاں نال مِل، سچ مَن، سچ کہہ، سچ نال جیولائے۔ سچ سُن، سچ جان، سچ سِنجھان تے کوڑ توں مُنہ نوں ہٹائے لے۔ سہ

کی لیسیں سچیا کُوڑ تھوں کی لیسیں سچیا کُوڑ تھوں
کُجھ جانن ہوئے نہ دُھوڑ تھوں کی لیسیں سچیا کُوڑ تھوں
جو دِستے سو تھڑ ہے نہیں بن سائیں ہور دِھر ہے نہیں
ایتھے رہنا کُجھ چر ہے نہیں کی لیسیں سچیا کُوڑ تھوں"

لہ ہتھیار تہ پڑوان مندرجہ گنج شریف پنجابی قلمی نسخہ ج   شرافت

ارشادات

آپ کے ملفوظات اور کلمات سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ یہاں کتاب "کلماتِ طیبات" میں سے آپ کے چالیس ارشادات لکھے جاتے ہیں:

۱۔ جس نے نفس کو شکست دی اُس نے دونوں جہان کو فتح کر لیا۔
۲۔ سچّے آدمی کو خدا کی رحمت اور دولت پائدار نصیب ہوتی ہے۔
۳۔ صبر کرنے سے انسان خالص سونا بن جاتا ہے۔
۴۔ صبر بے بہا گوہر اور بے انتہا جوہر ہے۔
۵۔ صبر مقلّد کو محقق بنا دیتا ہے۔
۶۔ خدا تعالیٰ کو شکستہ دلی پسند ہے۔
۷۔ رضا یہ ہے کہ اپنے کام میں مغرور نہ ہو۔
۸۔ عاشق کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔
۹۔ عارف کا کلام، کلامِ حق ہوتا ہے۔
۱۰۔ مجذوب ہونا آسان ہے۔ تعلقات میں رہ کر بے تعلق ہونا مردوں کا کام ہے۔
۱۱۔ دُنیا ایک نجاست ہے جو سونے میں لپیٹی ہُوئی ہے۔
۱۲۔ دنیا دار ابن الغرض ہیں۔
۱۳۔ دنیا دار جب دنیا سے جاتے ہیں تو افسوس ساتھ لے جاتے ہیں۔
۱۴۔ دنیا دار دیوانے ہیں اور اپنے آپ سے بیگانے ہیں۔
۱۵۔ دنیا داروں کو عمر کی تیز رفتاری کی خبر نہیں۔
۱۶۔ پرہیز گار وُہ ہے جس کو اپنے پیر کا خوف موت سے بھی زیادہ ہو۔
۱۷۔ پرہیز گار وہ ہے جو تقدیر الٰہی سے ڈرتا اور کانپتا رہے۔
۱۸۔ پرہیز گار وُہ ہے جو امر و نہی کا پابند ہو اور حرام و مکروہات سے بچتا رہے۔
۱۹۔ مرید وہ ہے جو اپنے پیر کی محبّت جان اور مال سے زیادہ رکھے۔

Marfat.com

۲۰۔ مرید وہ ہے جس کی آنکھیں پُرآب اور دل پُراضطراب ہو۔

۲۱۔ فقیر لوگ بینا ہیں اور دُوسرے نابینا۔

۲۲۔ فقیر کو چاہیے کہ پاکیزہ خمیر اور صاف ضمیر ہو۔

۲۳۔ قلندر وہ ہے جو لوگوں کے تمسخر سے ناراض نہ ہو۔

۲۴۔ قلندر وہ ہے جو میں اور تُو کی قید سے فارغ ہو۔

۲۵۔ قلندر وہ ہے جو شور و غوغا سے خالی ہو۔

۲۶۔ قلندر وہ ہے جو ہر شیشہ میں اپنا مُنہ دیکھے۔

۲۷۔ قلندر وہ ہے جو شوریدہ احوال اور ژولیدہ مو ہو۔

۲۸۔ صوفی غیر حق سے مستغنی ہوتا ہے۔

۲۹۔ صوفی سے امورِ غیب ظاہر ہوتے ہیں۔

۳۰۔ صوفی وہ ہے جس کو حق کی معیت بغیر کسی وہم و گمان کے حاصل ہو۔

۳۱۔ درویش وہ ہے جو فاسقوں کی آنکھوں سے مستور اور عاشقوں کے دفتر میں مسطور رہو۔

۳۲۔ درویش وہ ہے جو قہر کے تقاضا سے سہناک رہے۔

۳۳۔ درویش وہ ہے جس پر خفی اور جلی اسرار ظاہر ہوں۔

۳۴۔ درویش وہ ہے جو گودڑی میں کیمیاگر ہو۔

۳۵۔ درویش جب تک اپنا اعتقاد ہمہ از دوست پر نہ رکھے درویشوں کے سلک میں نہیں ملتا۔

۳۶۔ موحد وہ ہے جو صورت سے گزر کر معنی سے پیوستہ ہو۔

۳۷۔ موحد وہ ہے جس کی نظر میں ایک ذات کے سوا کچھ نہ ہو۔

۳۸۔ موحد وہ ہے جس کی نظر میں تکلیف دینے والا اور تکلیف پانے والا ایک ہی ہو۔

۳۹۔ موحد ہر حال میں شاداں و فرحاں رہتا ہے۔

۴۰۔ ہمہ اوست کمال معرفت کا درجہ ہے کہ وہاں ہم، تم اور ہست، نیست کچھ نہیں۔ شمع کی طرح ہر طرف رُخ ہے۔

Marfat.com

تبرکات

۱۔ قرآن مجید کے متفرق اجزا۔ بخط بہاری۔ جس پر آپ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ کتب خانہ نوشاہیہ ساہن پال شریف ضلع گجرات میں محفوظ ہیں بخانہ مولف کتاب ہذا۔

۲۔ کلاہ مبارک موضع ہرلانوالی ضلع گوجرانوالہ میں سلطان ولد امین بخش ہرل نمبردار کی اولاد کے پاس ہے۔

۳۔ کلاہ مبارک فقیر خانہ لاہور میں موجود ہے۔

۴۔ الفی مبارک فقیر خانہ لاہور میں موجود ہے۔

۵۔ لنگی مبارک یہ وہ لنگی ہے جو حضرت شاہ سلیمان نے حضرت نوشہ صاحب کو عطا فرمائی تھی یہ سید امتیاز الحق ولد سید فضل ولی نوشاہی کے گھر بمقام شاد باغ لاہور موجود ہے۔

۶۔ چادر مبارک اس پر ریشمی تاگہ سے سورۃ یٰسٓ کاڑھی ہوئی ہے۔ یہ محلہ فضل حق پشاور میں خلیفہ محمد اکرم ولد خلیفہ میر احمد نوشاہی کے گھر میں موجود ہے۔

۷۔ بھورا مبارک (کمبل) دھاریدار۔ اسی کی وجہ سے آپ کا نام "بھورے والا" مشہور تھا۔ یہ بمقام نوشاہیاں ضلع بہاولنگر سخی روشن دین فقیر نوشاہی کے سجادہ نشین کے پاس ہے۔

۸۔ نعلین مبارک کا ایک تلا یہ بمقام مرید ضلع گوجرانوالہ میاں گناواللہ موچی مرحوم کے گھر میں دیکھا تھا۔

۹۔ عصا مبارک یہ چوب زیتون یعنی کہو کی لکڑی کا ہے۔ یہ نوشہ پور ضلع گجرات میں سید نذر محمد ولد سید میراں بخش نوشاہیؒ کے گھر میں موجود ہے۔

۱۰۔ پنکھا مبارک
۱۱۔ دروازہ کا تختہ
۱۲۔ مکان کا شہتیر

} سید حسن عالم ولد سید عمر بخش نوشاہی رسولنگری کہا کرتے تھے کہ یہ تینوں تبرکات ہمارے ہاں رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں ہیں۔

نمبر ۳، ۴: یہ دونوں تبرکات بحوالہ "عبرت نامہ" جلد دوم درج کیے گئے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

۱۳۔ شہتیر مسجد درگاہ یہ وہ شہتیر ہے جو چھوٹا تھا اور آپ کی کرامت سے بڑھ گیا تھا۔ دیواروں پر پُورا چڑھ گیا تھا۔

میں نے ان تبرکات میں سے نمبر ۱، ۲، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۳ کی زیارت اپنی آنکھوں سے کی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے برکات سے فائز المرام کرے۔

Marfat.com

قرآن مجید کے ایک صفحہ کا عکس جس پر آپ تلاوت فرماتے تھے

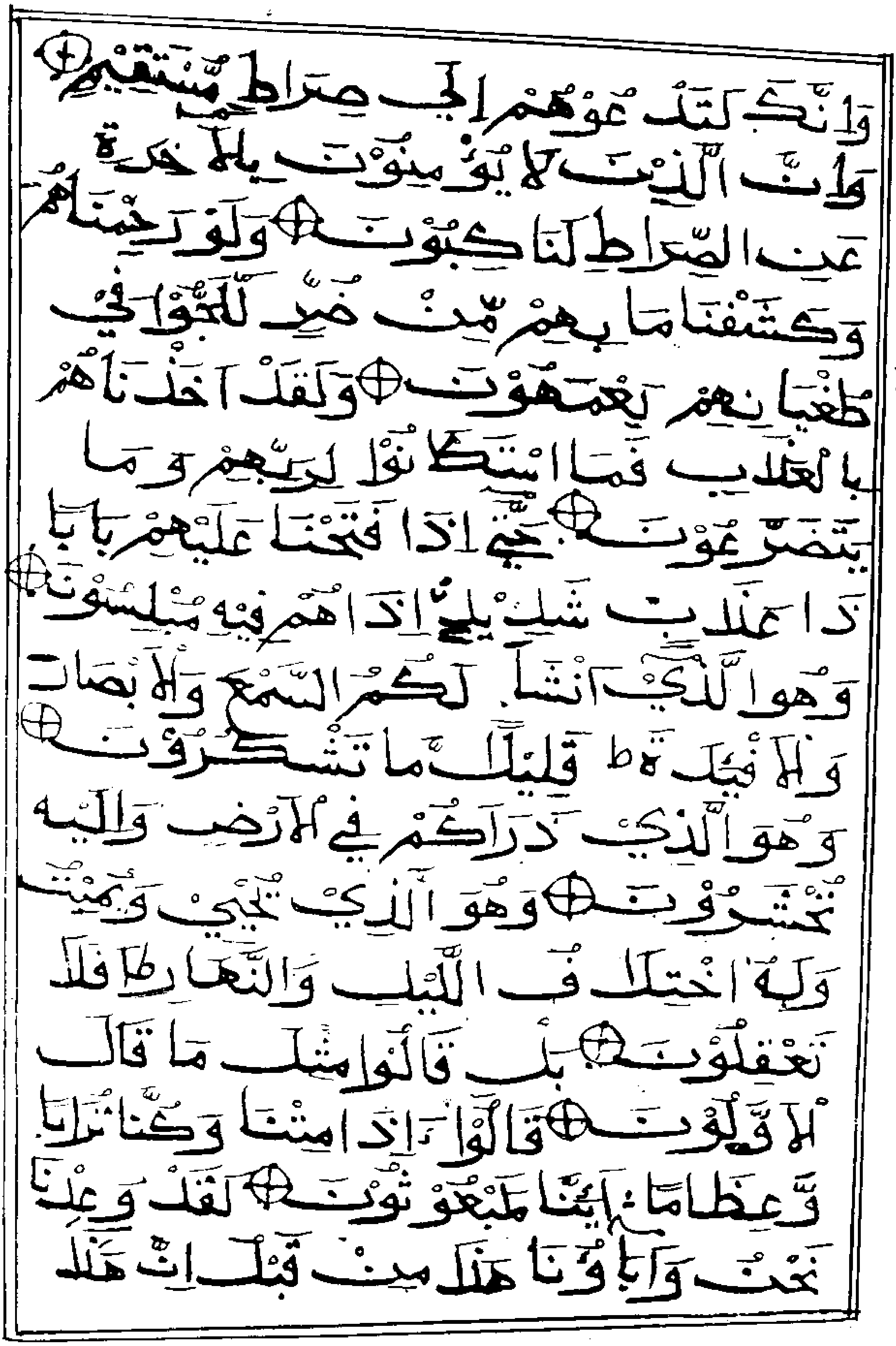

وانك لتدعوهم الى صراط مستقيم ۝
وان الذين لا يؤمنون بالاخرة
عن الصراط لناكبون ۝ ولو رحمناهم
وكشفنا ما بهم من ضر للجوا في
طغيانهم يعمهون ۝ ولقد اخذناهم
بالعذاب فما استكانوا لربهم وما
يتضرعون ۝ حتى اذا فتحنا عليهم بابا
ذا عذاب شديد اذا هم فيه مبلسون ۝
وهو الذي انشا لكم السمع والابصار
والافئدة ط قليلا ما تشكرون ۝
وهو الذي ذراكم في الارض واليه
تحشرون ۝ وهو الذي يحيي ويميت
وله اختلاف الليل والنهار ط افلا
تعقلون ۝ بل قالوا مثل ما قال
الاولون ۝ قالوا ءاذا متنا وكنا ترابا
وعظاما ءانا لمبعوثون ۝ لقد وعدنا
نحن وآباؤنا هذا من قبل ان هذا

الا اساطير

Marfat.com

اولادِ کرام

حضرت نوشاہ عالی جاہؒ کے دو فرزند ارجمند تھے:

اوّل: حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشقؒ م ۱۰۹۳ھ/ ۱۶۸۲ء جو آپ کے ولیعہد و سجادہ نشین تھے۔ اِن کا مختصر تذکرہ آگے لکھا جائے گا۔

دوم: حضرت مولانا سید محمد ہاشم دریا دل، متولد ۹۹۵ھ/ ۱۵۸۷ء مولانا حاجی حسین دیو والی[1] اور مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی اور مولانا عبداللہ لبیب بن عبدالحکیمؒ اور مولانا محمد تقی مفتی جمیہ چیچھہ ساکن کیلیا نواکہ[2] سے تعلیم پائی۔ فاضل جید ہوئے۔ اپنے زمانہ کے فقہا و محدثین میں ممتاز ہوئے[3] ادب اور طب میں بھی خاصا مقام حاصل تھا۔ خوشنویس بھی تھے۔ اِن کے دستِ مبارک کا لکھا ہوا ایک مکتوب فارسی میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس پر مُہر ثبت ہے جس کا سجع یہ ہے: "کندہ بر خاتمِ دل نقش محمد ہاشم" بااین ہمہ انھوں نے کوئی تصنیف یادگار نہیں چھوڑی۔ اگر کوئی شخص اِن کے نام کوئی کتاب منسوب کرے تو وہ سراسر غلط بیانی ہے۔ انھوں نے ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۹۲ھ میں وفات پائی[4]

خاندانی تذکروں الاعجاز، ثواقب المناقب، تذکرہ نوشاہی، کنزالرحمت میں اِن کے مدفن کا کوئی ذکر نہیں کہ کہاں ہے۔ البتہ

۱۔ مرزا نواب بیگ چشتی نظامی نے کتاب تحفۃ الابرار میں ان کا مزار لاہور میں لکھا ہے۔ اور

۲۔ مولانا شریف عبدالحی الحسنی نے نزہۃ الخواطر جلد ۶ صفحہ ۴۱۷ میں ان کو "الشیخ ھاشم بن

---

[1] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۱۳۶

[2] نزہتہ الخواطر جلد ۶ ص ۴۱۷

[3] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۸۸

[4] خزینۃ الاصفیا اردو جلد اول ص ۲۹۱

[5] لطائف گلشاہی قلمی ص ۱۴۶ ۔ بیاضِ قادری قلمی ورق ۳۰

شرافت

Marfat.com

محمد اللاھوری" لکھا ہے اور" ولد ونشا بلاھود" پیدا بھی لاہور میں ہُوئے اور نشو ونما بھی لاہور میں پائی اور" مکانہٗ بلاھود" سکونت بھی لاہور میں تھی۔ تو اس سے مزار کا بھی لاہور میں ہونا ظاہر ہے۔ اور قاضی امام بخش جام پوری نے حدیقۃ الاسرار تصنیف ۱۲۳۴ھ ص۵۵ میں ان کا مزار نوشہرہ میں لکھا ہے۔

مگر پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ ان کے متوسلین میں سے کسی صاحب نے گورستان نوشاہیہ میں حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشقؒ کے مزار کے پاس مشرقی جانب والی قبر پر سید محمد ہاشم دریا دل کے نام کا کتبہ لگا دیا ہے۔

ہماری شنید بھی یہی ہے کہ قبر اسی گورستان میں ہے۔

ف : ان کے معاصرین میں ایک اور بزرگ بھی " دریا دل" کے نام سے مشہور تھے جو سید حسن بادشاہ گیلانی پشاوریؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کا نام تھا سید محمد فاضل دریا دل خانیاری کشمیری متوفی ۹ جمادی الاولیٰ ۱۱۱۷ھ / ۱۷۰۵ء[1]

سید محمد ہاشم دریا دلؒ کے تین بیٹے تھے :

۱۔ سید فضل اللہ۔ یہ بچپن میں اپنے والد کی زندگی میں وفات پا گئے۔

۲۔ سید عظمت اللہ متولد ۱۰۸۲ھ / ۱۶۷۱ء۔ فارسی ادب کی تعلیم میں مشغول تھے کہ بارہ[12] سال کی عمر میں والد اکرم سے دو سال بعد ۱۰۹۴ھ / ۱۶۸۳ء میں وفات پائی۔

اِن کے لیے کسی کاتب نے بوستان لکھی اس کا دستخط یہ ہے :

" نسخۂ بوستاں بدستخط محمد سعدی حق و ملک میاں عظمت اللہ ہر کہ دعویٰ کند بحکم شرحِ[2] شریف کاذب باشد ساکن موضع شاہن پال[3] از دودمانِ محمد نوشاہ حاجی تمت تمام شد"

۳۔ سید محمد سعید دُولا۔ متولد ۱۰۸۷ھ / ۱۶۷۶ء۔ ابھی پانچ سال کے تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ چندے تعلیم پائی۔ شیخ پیر کمال لاہوری نے لکھا ہے کہ یہ حضرت سچیار صاحب نوشہروی کے مرید تھے[4] مولوی کرم الٰہی فاروقی سنے لکھا ہے کہ آپ حضرت پاک رحمان بھڑیوالہ کے

---

[1] تذکرہ مشایخ قادریہ حسنیہ ص ۶۹ و ۲۰۷۔ [2] لفظ " شرع " کو کاتب نے " شرح " لکھا ہے۔ [3] ساہن پال کو ثائے مثلثہ کے ساتھ " ثاہن پال" لکھا ہے۔ بوستان کا یہ خطی نسخہ کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد میں موجود ہے۔
[4] تحائف قدسیہ قلمی ۱۴۹ — شرافت

Marfat.com

مرید تھے[1] مگر میاں محمد بخش قادری کھڑی والہ نے لکھا ہے کہ آپ بابا پیرا شاہ قلندر دمڑیوالا قادری کے مرید تھے اور لکھا ہے کہ :

"غازی قلندر کی ایک ہی نگاہ سے واصل ہو گئے"۔[2]

سید محمد سعید دولا کی وفات ۲۹ ذیقعدہ ۱۱۳۸ھ / ۱۷۲۶ء کو ہوئی۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی نے کتاب ترویح القلوب میں ان کا یہ قطعہ تاریخ لکھا ہے :

بیادِ خدا بود در ظلّ بات — دعایش محل از پئے مشکلات
ز جُود و کرم چشمۂ فیض بود — بکون و مکاں بر سرِ شش جہات
مدقق محقق معرف متین — معظم مکرم مزید الصفات
موید موحد محمد سعید — مروج مروت بدار النجات
بدل گفتم از سالِ وصلش بگفت — ز حاتم سخی بود در ممکنات

حیات ایں سخن گفت و دُرہا بسُفت
ز امداد ہادی خود است ایں نکات[3]

ان کی اولاد اضلاع گجرات، سیالکوٹ، جہلم اور میرپور وغیرہ کے مختلف دیہات میں آباد ہے۔

حضرت نوشہ صاحب کی ایک صاحبزادی سیدہ سارہ خاتون نام تھیں جو حضرت مولانا حافظ معموری مفتی زادہ ہیلاں کے حبالۂ نکاح میں تھیں۔ ان کی اولاد موجود ہے۔

خلفائے عظام

آپ کی نگاہ اطہر کی تاثیر تھی کہ جس پر نظرِ کرم کرتے اُس کا قلب ذاکر ہو جاتا تھا[4] یہاں آپ کے

---

[1] گلزار فقرا قلمی ص ۴۳

[2] تذکرہ مقیمی فارسی قلمی ص ۱۶۱ - بوستانِ قلندری ص ۳۸

[3] ترویح القلوب قلمی ص ۳۸ - روضۃ الزکیہ قلمی ص ۴۵ - مگر اس میں صرف مادۂ تاریخ ہے اشعار درج نہیں۔

[4] الاعجاز قلمی الف ص ۲۰۹ - تذکرہ نوشاہی قلمی ج ص ۱۶۱ — شرافت

Marfat.com

کچھ خاص خلیفوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ یہ مختصر رسالہ اُن کے احوال کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی صاحب اِن کے مفصل حالات دیکھنا چاہے تو میری کتاب "شریف التواریخ" کی تیسری جلد کے پہلے حصہ کا مطالعہ کرے۔

۱۔ مولانا کمال الدین محمد کشمیری	سیالکوٹ	متوفی	۱۰۱۷ھ	۱۶۰۸ء
۲۔ شیخ معروف چشتی	سوہدرہ	"	۱۰۳۱ھ	۱۶۲۲ء
۳۔ مولانا عبدالحکیم آفتاب پنجاب	سیالکوٹ	"	۱۰۶۷ھ	۱۶۵۶ء
۴۔ شیخ مٹھا مجذوب	گنجاہ	"	۱۰۷۶ھ	۱۶۶۵ء
۵۔ خواجہ فضیل وجی	کابل	"	۱۰۷۶ھ	۱۶۶۵ء
۶۔ شیخ حاجی محمد سبدار	سیالکوٹ	"	۱۰۸۰ھ	۱۶۶۹ء
۷۔ شاہ صدر دیوان	رُکھ چھٹہ	"	۱۰۸۱ھ	۱۶۷۰ء
۸۔ شیخ تاج محمود سلیمانی	بھلوال	"	۱۰۸۴ھ	۱۶۷۳ء
۹۔ شیخ عبدالمجید گوجر		"	۱۰۸۶ھ	۱۶۷۵ء
۱۰۔ قاضی خوشی محمد	گنجاہ	"	۱۰۸۸ھ	۱۶۷۷ء
۱۱۔ سید عبداللہ بخاری	لاہور	"	۱۰۹۲ھ	۱۶۸۱ء
۱۲۔ شیخ رحیم داد سلیمانی	بھلوال	"	۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء
۱۳۔ شیخ محمد تقی مجذوب	نوشہرہ	"	۱۰۹۴ھ	۱۶۸۳ء
۱۴۔ شیخ نانک مجذوب شہید	کیلاسکے	"	۱۰۹۴ھ	۱۶۸۳ء
۱۵۔ حافظ طاہر مجذوب	کشمیر	"	۱۰۹۷ھ	۱۶۸۶ء
۱۶۔ شیخ نور محمد نوری	سیالکوٹ	"	۱۱۰۱ھ	۱۶۹۰ء
۱۷۔ سید شاہ محمد شہید بھاکری	رُہتاس	"	۱۱۰۳ھ	۱۶۹۲ء
۱۸۔ حافظ معموری مفتی	ہیلاں	"	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۷ء
۱۹۔ قاضی رضی الدین	گنجاہ	"	۱۱۱۳ھ	۱۷۰۱ء
۲۰۔ شیخ الہ داد	بھڑی	"	۱۱۱۴ھ	۱۷۰۲ء
۲۱۔ شیخ عبدالرحمٰن پاک	بھڑی	"	۱۱۱۵ھ	۱۷۰۳ء

Marfat.com

۲۲۔ سید صالح محمد	چک سادہ	متوفی	۱۱۱۸ھ	۱۷۰۶ء
۲۳۔ شاہ فتا دیوان	ساگری	؍؍	۱۱۱۹ھ	۱۷۰۷ء
۲۴۔ شاہ کنڈ	لاہور	؍؍	۱۱۱۹ھ	۱۷۰۷ء
۲۵۔ شیخ پیر محمد سچیار	نوشہرہ	؍؍	۱۱۲۰ھ	۱۷۰۸ء
۲۶۔ مولانا محمد محسن	رہتاس	؍؍	۱۱۲۴ھ/۱۷۱۲ء کے بعد	
۲۷۔ مولانا شیخ فرخ محمد	سنبھل			
۲۸۔ شیخ اسمٰعیل	کوٹلی جلال			
۲۹۔ حافظ برخوردار شاعر مفتی زادہ	بچہ چھچھہ			
۳۰۔ شیخ عبداللہ چوکھی	ریاست جموں			
۳۱۔ سید شاہ محمد قطب	قندھار و خراسان			
۳۲۔ شیخ نور محمد عاشق	ہندوستان			
۳۳۔ میاں جام ماجھی سلطان	سندھ			
۳۴۔ خواجہ لال اڈیرا	؍؍			

وغیرہم

رضی اللہ عنہم

Marfat.com

وصال باکمال

آپ نے دنیا میں ایک سو پانچ سال قمری گزارے۔ تبلیغ اسلام اور افشائے فیض کا حق ادا کیا آخری روز یعنی وفات والے دن حضرت نوشہ صاحب نے چوہدری لقمان وڑائچ خالق پوری کے خطرہ (خیال) کے جواب میں فرمایا کہ میں نے "جزوے سراز اسرار الٰہیہ" یعنی اسرار الٰہیہ میں سے کسی راز کا کچھ حصہ اپنے یاروں کو عطا کیا ہے ان پر احوال کشف ہوتے ہیں اور وہ ان کو ضبط کرنے اور محفوظ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ہا و ہُو کے نعرے لگاتے ہیں۔ مگر "ہزاراں ہزار اسرار الٰہیہ تا تمنا ..." لاکھوں خدائی اسرار میں نے اپنے دونوں فرزندوں کے سینہ بے کینہ میں

بیٹوں کے فضائل

ڈالے ہیں۔ چونکہ ان دونوں بلند قدر والوں کے سینے ارض اللہ واسعۃ کی طرح فراخ ہیں۔ کوئی شخص معلوم نہیں کر سکتا۔ ان کا حوصلہ بڑا کمال ہے کہ اس کو برداشت کر گئے ہیں خود بخود ان کا ظہور ہو ... نے گا۔ ہر قطرہ دریا کی کُنہ تک نہیں پہنچ سکتا اور ہر ذرہ آفتاب کو نہیں پا سکتا۔

چک ساہن پال کے لیے دُعا

اُس وقت آپ کی صاحبزادی سیدہ سائرہ خاتون خدمت میں حاضر تھیں انھوں نے عرض کیا کہ "یا بابا چک را ملتان خواہی کرد" یعنی باباجی چک ساہن پال کو ملتان بنا جانا مطلب یہ کہ جس طرح ملتان میں اولیا اللہ بکثرت ہوتے ہیں اُس کو "پیریں پر ملتان" کہا جاتا ہے اسی طرح اس گاؤں میں اولیاء بکثرت ہوں۔ حضرت نوشاہ عالیجاہؒ نے فرمایا: "اے سائراں! غم مخور کہ ملتان کردہ ام" یعنی اے سائرہ! فکر نہ کرو میں نے اِسس کو ملتان بنا دیا ہے۔

آپ کی یہ پیشگوئی اور دعائے خیر ایسی مقبول ہوئی کہ موضع ساہن پال شریف میں آج تک سینکڑوں اولیا اللہ ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تفصیلی حالات دیکھنا چاہے تو میری کتاب "شریف التواریخ" کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات نوشاہیہ دیکھے۔ کثرت اولیا اللہ کی وجہ سے چک ساہن پال کو مسکن الاولیا

Marfat.com

کہنا ٹھیک ہے۔

اولاد کے حق میں بشارت اُس وقت آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میری جتنی اولاد قیامت تک ہونے والی ہے حق تعالیٰ نے سب مجھ کو دکھادی ہے۔ اکثر ان میں سے صاحبِ شوق وذوق وصاحبِ تاثیر و بہتر اور سردار ہوں گے اور اس دیار میں ان کا حکم جاری ہوگا۔ نیز فرمایا اگر میں اولاد کے لیے دُنیا کی دولت طلب کرتا تو اتنی ہوجاتی کہ ان کے مکانوں کی دیواریں بھی سونے کی ہوجاتیں۔ مگر پھر فقر نہ رہتا۔ اب بھی سادہ کپڑے اور دال روٹی آسُودگی سے ملے گی اور فقر قیامت تک رہے گا۔

آخر دونوں فرزندوں پر کرم بخشی فرمائی اور ان کا شہرہ تمام جہان میں ہوگیا اور روز بروز ان کا کام ترقی پکڑتا گیا اور خلقت کا رجوع ان کی طرف ہوگیا، اور جس نے ان کے حکم سے سر پھیرا وہ سر کے بل گرا، اور سزایاب ہوا[1]۔

اس کے بعد آپ ذکر وفکر میں مشغول ہوگئے اور آپ کی رُوح ملاءِ اعلیٰ میں جا واصل ہوئی۔

تاریخ وفات

حضرت نوشاہِ عالیجاہ کی وفات شاہجہان بادشاہ کے عہد میں ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ میں ہوئی[2]۔ ۸۔ ربیع الاوّل کے مطابق تقویم ہجری وعیسوی مرتبہ ابوالنصر محمد خالدی ایم اے (عثمانیہ) مطبوعہ ۱۹۵۲ء میں ۱۷ جنوری ۱۶۵۴ء اور منگوار کا دن تھا اور تقویم تاریخی (قاموس تاریخی) مرتبہ عبداللہ دس ہاشمی مطبوعہ ۱۹۶۵ء میں اس روز ۲۷ جنوری ۱۶۵۴ء اور منگوار تھا۔

---

[1] الاعجاز قلمی نسخہ الف ص ۲۱۴ تا ۲۱۷۔ کنز الرحمت ص ۸۹۔ تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۹۳ تا ۱۹۵۔

[2] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۱۹۰، نسخہ ج ص ۱۶۵۔ ترویح القلوب قلمی ص ۲۷۔ لطائف گلشاہی قلمی ص ۱۴۴۔ کنز الرحمت ص ۷۳۔ حقائق توریہ قلمی ص ۱۴۔ روضۃ الزکیہ قلمی ص ۵۲۔ وسائط العلوم قلمی ص ۴۵۔ مراۃ الغفوریہ قلمی ورق ۹۱۔ بیاض قادری قلمی ورق ۴۰ ب۔ کتاب الفوائد قلمی ص ۱۰۶۔ شرافت

Marfat.com

مناقبات نوشاہی میں ہے کہ آپ کی وفات سوموار کے روز ہوئی ۔

مدفن پاک آپ کا مزار شریف یعنی روضۂ اطہر دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر مسکن الاولیا ساہنپال شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہے۔ گاؤں سے نصف میل شمال کی طرف زیارت گاہ خلائق ہے۔ خاندان کے سب بنیادی تذکرے ، اور مورخین اس پر متفق ہیں۔

کنز الرحمت خطی مصنف کی تحریر کا عکس

بجز تحریر

جو یاران از من سر واقف شدند ۔ بگرد سرش حمیدہ طایف شدند
مناقب اگر چہ بسازم بیان ۔ نویسم ہزاران دفاتر کلان
یکے ہم بتحریر ناید دگر ۔ نویسم شب و روز کر تا حشر
شدہ روضہ پاک در سہنپال ۔ بگرد جہان مشتہر چون ہلال
چو شد رحلت آن شہ نامدار ۔ ز تاریخ شان فیض قدسی شمار
بدہ ساقی از جام نوشہ مرا ۔ کی کو ز حق سازد آگہ مرا
تو دطلق از ازشی عجم مرا ۔ دہ ہست دیا دعشیں بردم مرا

در مناقب حضرت صوفی دل و جانی بہاد
آمد او شاہ سلیمان راست فرزند کلان
حضرت رشید از شہنشاہ نامور ۔ جون او نزادہ مادر ایام کس دگر
سلطان

قطعۂ تاریخ وفات

نوشۂ گنج بخش قطب زماں ۔ یافت در خلد عز و جاہ و جلال
از شرافت بداں تو ترحیلش ۔ خاتم پاک و فیض قدسی سال

۱۰۶۴ھ ۔ ۱۰۶۴ھ

انتقالِ مزار شریف

آپ کے مزار مبارک کو دریائے چناب کے سیلاب کی وجہ سے متعدد مرتبہ منتقل کرنے کی ضرورت پیش آتی رہی۔ چنانچہ

۱۱۷۰ھ - ۱۷ ذیقعد پنجشنبہ (۴ راگست ۱۷۵۷ء) کو آپ کا صندوق مبارک پہلی جگہ سے نکال کر دوسری جگہ چاہ حیاتے والہ پر دفن کیا گیا۔[1] تین روز زیارت ہوتی رہی جسم مبارک بالکل صحیح و سلامت تھا۔ تحائف قدسیہ میں ہے : ؎

بصورت بس مبارک آنچہ بودہ
لباسِ کفن شاہ ھرگز نسودہ[2]

۱۲۳۷ھ ۱۸ شوال سوموار (۸ جولائی ۱۸۲۲ء) پھر صندوق مبارک نکالا گیا اور تیسری جگہ منتقل کیا گیا۔ جہاں آج بھی موجود ہے[3] کسی پرانی تحریروں میں ۱۲۳۰ھ لکھا ہے۔

۱۲۵۸ھ (۱۸۴۲ء) میں نواب شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر خلفِ شیخ غلام محی الدین ناظم الملک ہوشیار پوری نے روضہ شریف بطرز بالکی تعمیر کرایا۔[4] اس کی تعمیر کرنے والے پیر جلال شاہ ولد برہان شاہ م ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۶ء چک سادہ والے اور اُن کے پیر طریقت واستاد فن معماری میاں محمد بخش فقیر معمار گجراتی م ۱۲۶۵ھ / ۱۸۵۰ء تھے۔[5]

۱۳۱۱ھ ۱۸۹۳ء میں اس کی مرمت و سفیدی میاں عبد اللہ درویش نوشاہی نے کرائی معمار کا نام محمد دین تھا

۱۳۵۵ھ ۱۹۳۶ء میں روضہ مبارک کے اندر اور باہر کا مطاف اور بیرونی مطاف کی چار دیواری نئی بنائی گئی۔ معمار کا نام شاہ محمد ساکن ٹلو تحصیل کھاریاں، اور اُس کے شاگرد کا نام مابلا تھا۔

---

[1] لطائف کانا ن قلمی ص ۱۴۵، فیض محمد شاہی ج ۲ ص ۱۰۶

[2] تحائف قدسیہ قلمی ص ۱۴۶ [3] روضۃ الزکیہ قلمی ص ۵۴ [4] انوار القادریہ قلمی

[5] نو. ... قلمی شرافت

١٣٦٩ھ ٥ ذی الحجہ (١٩ ستمبر ١٩٥٠ء) کو شروع ہو کر اکاسی گھنٹے متواتر بارش ہوئی۔ دریائے چناب میں عظیم سیلاب آیا اور روضہ شریف کی دیواریں پھٹ گئیں۔ چھت کی ڈاٹوں میں بھی شگاف پڑ گئے۔

١٣٧١ھ ٣ صفر ہفتہ (٣ نومبر ١٩٥١ء) روضہ کی تعمیر نو کے لیے سادات برخوردار یہ ساہنپالیہ نے انجمن خاندان نوشاہیہ تشکیل دی۔

١٣٧٣ھ یکم محرم جمعرات (١٠ ستمبر ١٩٥٣ء) کو روضہ شہید کیا گیا۔

٢٦ جمادی الآخرہ بدھوار (٣ مارچ ١٩٥٤ء) بنیادیں کھودی گئیں اور عمارت کا کام شروع ہو گیا۔

١٣٧٥ھ (١٩٥٥ء) روضہ کے گرد برآمدہ تیار ہو گیا۔

١٣٧٦ھ ٢٥ شعبان جمعرات (٢٨ مارچ ١٩٥٧ء) تجر لگائی گئی یعنی اندرونی گنبد لگایا گیا۔

١٣٨٩ھ (١٩٦٩ء) میں اوپر والا گنبد یعنی گنبد کلاں تعمیر ہوا۔ میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی م ١٣٨٤ھ/١٩٦٥ء اپنی زندگی میں اس کی تاریخ کا مادہ بنا گئے تھے "بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ" جو پانچ سال بعد پورا ہوا۔ یہ تعمیر روضہ کا سارا کام مستری عمر الدین ساکن گوجرانوالہ اور اس کے شاگردوں مستری مرزا محمد نذیر اختر شرافتی، اور مستری برکت علی ولد رحمت سکنائے ساہن پال شریف کے ہاتھوں کا شاہکار ہے۔

١٣٩٠ھ ١٦ شعبان اتوار (١٨ نومبر ١٩٧٠ء) کو باون پیٹیاں سبز ٹکڑی انگلینڈ سے منگائی گئی۔ ہر ایک پیٹی میں دو سو چالیس ٹکڑیاں تھیں۔

١٧ شعبان جمعہ (٢٣ اکتوبر) کو بالائی گنبد پر ٹکڑیاں لگانی شروع ہوئیں۔

١١ شوال جمعہ (١١ دسمبر) کو گنبد پر چڑھانے کے لیے تانبے کا کلس لاہور سے بقیمت ایک ہزار نو سو روپیہ خریدا گیا۔ جس کی تین گھڑیاں اور ایک سٹہ ہے۔

اور اس کی گھڑیوں پر پچاس تولے سونا چڑھایا گیا۔ اس کے بعد وہ سنہری کلس گنبد کے اوپر نصب کیا گیا۔

روضہ شریف کی اندرونی دیواروں پر آیاتِ قرآنی، اشعارِ فارسی، قطعاتِ تاریخ اور اسمائے بزرگانِ دین میں نے بخطِ نسخ و نستعلیق لکھے ہیں۔

Marfat.com

قطعۂ تاریخ تعمیرِ روضہ

ابتدائے تعمیر میں ہی چند خواص احباب نے فرمایا کہ تعمیر روضہ پاک کی تاریخ کا قطعہ بنا دو۔ چنانچہ
یہ قطعہ بنایا جو مزار کے سرہانے دیوار پر تحریر ہے؛ ؎

خانقاہ جنابِ نوشہ پیر　　گشت تیار چوں بفضلِ الٰہ
سال تعمیر وے شرافت جُست　　ہاتفش گفت روضہ نوشاہ
۱۳۷۳ھ

نوٹ؛ قطعۂ تاریخ، اور قطعہ تعمیر روضہ میں تیسرا تیسرا مصرع جن میں بحیثیت شاعر میرا نام تھا۔ کسی یہودی فطرت حاسد نے دیوار سے مٹا دیا ہے۔ اور جہاں آیاتِ قرآنی لکھی ہیں میرا دستخط تھا "کتبہٗ شریف احمد شرافت نوشاہی"۔ وہ بھی مٹا دیا ہے۔ ھداہ اللہ تعالیٰ۔

انتباہ

۱۳۹۶ھ ۲۲ ذی الحجہ (۱۵ دسمبر ۱۹۷۶ء) میں صاحبزادہ محمد الطاف ولد سخی محمد بن سید مُلک شاہ ہاشمی زملوی نے درخواست دے کر روضہ مبارک حضرت نوشہ گنج بخش معہ حلقہ درگاہ، مسجد درگاہ شریف اور دیوان خانہ محکمہ اوقاف کے قبضہ میں دے دیا ہے۔ اب محکمہ اوقاف اس پر قابض ہے۔

Marfat.com

سجادہ نشینانِ نوشاہِ عالی جاہؒ

کا

مختصر تذکرہ

Marfat.com

Marfat.com

قطب الاخیار

حضرت مولانا سید حافظ برخوردار بحرالعشق قدس سرہٗ

آپ قدوۂ زہاد، عمدۂ عباد، اکابر اولیاء اللہ سے تھے۔ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور خلیفۂ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ۹۸۵ھ میں بعہدِ اکبر بادشاہ ہُوئی۔ اپنے والد صاحب اور مولانا عبداللہ لاہوری اور مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیلِ علوم کی[1]۔ اپنے وقت میں علامۂ زمان اور فہامۂ دوران ہُوئے۔ اپنے والد ماجد کے ہمراہ حضرت سخی شاہ سلیمان قادری بھلوالی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہُوئے اور اُن کے فیض سے مستفیض ہُوئے۔ اُنھوں نے آپ کو حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہم مرتبہ بنا دیا۔ آپ بڑے مودّب، مہمان نواز، لایق، مدبّر، فریس تھے[2]۔ اپنے والد صاحب کے عہد میں سکونتی مکانات اور مسجد شریف آپ کے اہتمام سے تیار ہوئے[3]۔ ۱۰۶۱ ہجری میں شاہجہاں بادشاہ نے کشمیر جاتے وقت دریائے چناب پر کشتیوں کا پُل بنوایا[4]۔ حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا بیٹا برخوردار اس قدر قابل اور کاروبار میں دسترس رکھنے والا ہے اگر بادشاہ اِس کو کہتا تو یہ ایک دن میں پُل تیار کروا دیتا[5]۔ آپ فنِ خوشنویسی (نسخ و نستعلیق) میں بہت کمال رکھتے تھے[6]۔ نواب سعد اللہ خاں وزیر اعظم نے آپ کو شاہی

۱؎ تذکرہ نوشاہی الف ص ۲۳۰ — ۲؎ الاعجاز د ص ۱۳۷

۳؎ کنز الرحمت ص ۸۱ — ۴؎ شاہجہاں نامہ جلد ۳ ص ۱۲۳

۵؎ تذکرہ نوشاہی الف ص ۲۱۱ — ۶؎ کنز الرحمت ص ۸۷

شرافت

Marfat.com

دفتر میں دیوان کی ملازمت دلوانا چاہی اور منصب ہزاری[1] کی پیش کش کی۔ آپ نے والد ماجد سے استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا:

"منصب داران معبود را لائق نیست کہ منصب عبد اختیار کنند"[2]

یعنی خدا تعالیٰ کے منصب داروں کو لائق نہیں کہ بندے کا منصب حاصل کریں۔ چنانچہ آپ نے یہ منصب لینے سے انکار کر دیا۔

آپ فارسی اور پنجابی میں اشعار بھی کہتے تھے۔ چنانچہ حضرت غوث اعظم کی مدح میں آپ کا ایک قصیدہ بہ زبان فارسی اور ایک بزبان پنجابی موجود ہے۔

تصانیف

آپ کی تصنیف سے کتاب جامع الاسرار موجود ہے جسے ۱۲۰۲ھ میں مرتب کیا۔ آپ کے قصائد مذکورہ بالا بھی اس میں درج ہیں۔ ایک مختصر نسخہ مکتوبات کا بھی موجود ہے۔

آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب حواشی شریفیہ علی المتوسط میرے کتب خانہ میں موجود ہے اس کا ترقیمہ یہ ہے:

"تمت الحواشی الشریفۃ الشریفیۃ علی المتوسط بید الفقیر الحقیر برخوردار بن شیخ حاجی محمد فی موضع صادق پور ساھن پال من اعمال پرگنہ تپہ رسولپور رھیلاں"

اولاد

آپ کے چھ بیٹے تھے:

۱۔ سید عنایت اللہ زاہدؒ م ۱۱۴۰ھ

۲۔ سید سعد اللہ حکیمؒ م ۱۱۲۵ھ

۳۔ سید رحمت اللہ عارفؒ م ۱۱۶۷ھ

۴۔ سید نصرت اللہ محدثؒ م ۱۱۷۰ھ

۵۔ سید عصمت اللہ حمزہ پہلوانؒ م ۱۱۳۷ھ

---

[1] کنز الرحمت ص ۸۸

[2] تذکرہ نوشاہی الف ص ۲۳۲ شرافت

Marfat.com

۶۔ سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم م ۱۱۴۲ھ[1]

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

بیٹوں اور پوتوں کی مُہروں کا عکس حضرت شاہ برخوردار کے بیٹوں نے ۲۵ شعبان ۱۱۳۹ھ کو آپس میں زمین تقسیم کی۔ چھیوں صاحبزادوں کو فی کس چھیالیس گھماؤں حصہ میں آئی۔ اس پر دو بیٹوں سید عنایت اللہ اور سید رحمت اللہ کے دستخط اور دو بیٹوں سید نصرت اللہ اور سید جمال اللہ کی مُہریں ہیں۔ اور دو بیٹے سید سعد اللہ اور سید عصمت اللہ اس سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ اس لیے سید سعد اللہ کے بیٹے سید محمد سلطان کا دستخط اور سید محمد نتھو کی مُہر ہے۔ اور سید عصمت اللہ کے تینوں بیٹوں سید شیر محمد، سید گل محمد اور سید محمد عظیم کی مُہریں ہیں۔

ہمنام معاصرین آپ کے زمانہ میں آپ کے کئی ہم نام بزرگ ہوئے ہیں:

۱۔ شیخ برخوردار گجراتی ۱۰۲۰ھ میں حاجی پور پٹنہ کی سیر کر کے بُرہان پور کو گئے[2]

۲۔ میاں برخوردار لاہوری۔ میاں دولت علی نے نورنامہ رمضان ۱۰۲۴ھ میں نظم کیا۔ اس میں لکھتے ہیں کہ میاں برخوردار لاہوری میرے استاد ہیں، جن سے میں نے علم فرائض پڑھا ہے

اک استاد لاہور وچ میاں برخوردار
جس علم پڑھا ارث دا جو آہا یاد بکار[3]

---

[1] تذکرہ نوشاہی نسخہ الف۔ لیکن اس میں سنین وفات نہیں صرف سید عصمت اللہ اور حافظ جمال اللہ کے سنین درج ہیں۔ [2] اذکار الابرار غوثی ص ۷۰۰ [3] نورنامہ خزینۃ العلوم قلمی ص ۲۰۲ شرافت

Marfat.com

۳۔ خواجہ برخوردار داماد مہابت خاں منصبدار دو ہزاری، دو ہزار سوار [1]

۴۔ برخوردار ولد عبدالمجید منصبدار پانصدی، ہفتاد سوار۔ [2]

۵۔ حافظ برخوردار ساکن جنڈیالہ شیر خاں ضلع شیخوپورہ، ان کا مزار اڈہ ٹانگہ کے قریب جامع مسجد کے پاس ہے۔ پرانی اینٹوں کا بلند گنبد ہے جو اب شکستہ حالت میں ہے۔

۶۔ حافظ برخوردار مفتی کچہ چیٹھہ ساکن مسلمانی ضلع گوجرانوالہ۔ قوم کلال [3] سے تھے۔ پنجابی کے شاعر قصہ یوسف، قصہ سسی پنوں، قصہ مرزا صاحباں ان کی یادگار ہے۔

۷۔ حافظ برخوردار رانجھا، ساکن وستی شاہا نوالی متصل تخت ہزارہ، ضلع سرگودھا، پنجابی کے شاعر۔ انواع فقہ میں قصہ یوسف زلیخا، ترجمہ قصیدہ شاہ رکن عالم ملتانی، ان کی تصانیف سے [4] ہیں۔

۸۔ حافظ برخوردار ساکن چیٹی ضلع سیالکوٹ یہ بھی پنجابی کے شاعر تھے [5]

۹۔ میر سید برخوردار، ساکن قصبہ پسرور۔ ضلع سیالکوٹ [6]

۱۰۔ حافظ برخوردار ساکن ٹاہلیاں والا، تحصیل کھاریاں ضلع گجرات قرآن کا درس پڑھاتے تھے۔

۱۱۔ شیخ برخوردار، ساکن بھڑی کلاں، ضلع گوجرانوالہ۔ یہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک نوشاہی کے بڑے بھائی تھے۔ ۱۰۹۵ھ کی ایک دستاویز پر ان کی مہر ثبت ہے۔

۱۲۔ شیخ برخوردار۔ م ۱۱۴۰ھ۔ یہ قوم ہرل سے تھے اور شیخ عبدالرحمٰن پاک بھڑیوالہ کے خلیفہ تھے [7]

۱۳۔ حافظ برخوردار ابن شیخ محمد صدیق بن شیخ عبدالکریم گردش زمانہ سے تخت ہزارہ ضلع شاہ پور چلے گئے۔ وہاں کامیاب ہوئے [8]

حضرت سچیار صاحبؒ کا حاضر ہونا

چونکہ سجادگی کا منصب حسب مرضی حضرت سچیار صاحب نوشہرویؒ حضرت سید حافظ محمد برخوردار کو عطا ہوا تھا

---

[1] شاہجہان نامہ جلد ۳ ص ۴۴۵ [2] ایضاً ص ۷۲۴ [3] بیاض مجمع الصنائع ورق ۳۲ الف۔
[4] سیف الملوک ص ۴۹۴ پنجابی اکادمی [5] عبرت نامہ ج ۲ [6] تذکرہ نوشاہی نسخہ الف ص ۱۲۰،
باغ اولیائے ہند ص ۱۰۴ [7] تذکرہ قلمی اسلاف قلمی ورق ۱۰ ب [8] شرافت

Marfat.com

جیسا کہ یہ واقعہ پہلے گزر چکا ہے۔ اس لیے حضرت سچیار صاحب اپنی مدت العمر درگاہِ عالیہ پر ساہنپال ہی ہی حاضری دیتے رہے۔

۱۔ میاں امام بخش برقندازی لاہوریؒ مراۃ الغفوریہ میں لکھتے ہیں:

"حضرت سچیار پیرؒ چند یاروں سمیت باغ میں بیٹھے تھے، فرمایا کہ میری پالکی لاؤ۔ گرمی کا موسم تھا۔ چنانچہ سوار ہو کر خانقاہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے اور ساہن پال پہنچ گئے" روانہ ساہن پال شدند و رسیدند"۔ ان کی پالکی خانقاہ شریف سے شمال کی طرف اتاری گئی۔ انھوں نے فرمایا کہ میں سر کے لایق نہیں میری پالکی قدموں کی طرف رکھی جائے۔ چنانچہ وہاں رکھی گئی۔ انھوں نے درگاہ شریف کی زیارت کی۔ اس وقت سات سو فقیروں کا قافلہ ان کے ہمراہ تھا۔"[1]

۲۔ حاجی الحرمین حضرت پیر نواب علی شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت سچیار پیر نوشہرہ شریف نے بھی اپنی کتاب اذکار الابرار میں یہ واقعہ اسی طرح لکھا ہے:

"سب ڈیرہ ساہن پال شریف پہنچا۔ روضہ اطہر کے پائیں طرف پالکی رکھ دی گئی آپ نے مزار شریف کی زیارت کی۔"[2]

اس سے صاف ثابت ہوا کہ حضرت سچیار صاحبؒ ساہن پال میں حاضری دیتے رہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ساہن پال میں حضرت سید حافظ محمد برخوردارؒ اور ان کی اولاد کی سکونت ہی چلی آتی ہے۔

وفات حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ کی وفات بعمر ایک سو آٹھ سال قمری پندرھویں ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ میں[3] بعہدِ سلطنت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہوئی۔

مدفن آپ کا مزار شریف ساہن پال شریف روضہ حضرت نوشاہ عالیجاہؒ سے مشرق کی طرف ایک چار دیواری میں محفوظ اور سنگِ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ بعض لوگ آپ کے مدفن کے متعلق عمداً اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ مورخین خاندان واضح طور پر آپ کا مزار اسی جگہ لکھتے ہیں۔

---

[1] مراۃ الغفوریہ روٹوگراف ورق ۱۰۵ [2] اذکار الابرار ص ۱۵
[3] لطائف گلشاہی ص ۱۴۵۔ بیاض قادری ورق ۳۰ ب۔ شرافت

۱۔ تذکرہ نوشاہی تصنیف ۱۱۴۶ھ/۱۷۳۳ء میں ہے :

"مزار شریف ایشاں در چک ساہن پال نزد حضرت شاہ واقع شدہ" [۱]

۲۔ کنز الرحمت تصنیف ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء میں ہے : ؎

مزارِ شریفش بجاہ و جلال

بنزدیکِ نوشاہ در ساہنپال [۲]

دونوں کتابوں کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا مزار شریف چک ساہن پال میں اپنے والد گرامی حضرت نوشہؒ صاحب کے قریب ہے۔

کنز الرحمت مصنف مولانا اشرف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کا عکس بیان دیا جاتا ہے جو حق شناس لوگوں کے لیے کافی ہے۔

کنز الرحمت خطی مصنف سے مزار کا پتہ

قرابت جو در کجا بود از قدیم ۔ برفتند تقریبًا دی عظیم
ز انجا بہر از نہی متقنیان ۔ رسیدند در ہستی کی ہمکنان
حوالی ان دیہ جہلی بنام ۔ بود آن خادم نوشہ عالی مقام
نشستند چو در خانہ او نزول ۔ نمود از شقاوت ز خدمت عدول
چو کم خدمتی او بدیدند شان ۔ شدند آن ہمہ شخص طعنہ زبان
کہ خوب اند این خادمان شما ۔ کہ ز ان سان نشد خدمت شان ادا
از ان طعنہ غیرت بدل یافت راہ ۔ شدہ زین سخن جہلہ کارش تباہ
بیان کرد جہلی خود این از زبان ۔ کہ بشنیدم او از مقر اصحابان
کہ موہای من می تراشد ز سر ۔ فتادند موہا ہمہ زر از زبر
ہمہ نقد حالم کہ در کیسہ بود ۔ ز غیرت بہا نوفتت جملہ ز بود
مزار شریفش بجاہ و جلال ۔ بنزدیک نوشاہ در سیہنپال
در شنا قہ حضرت نشم کرد ربادا الحوالران ۔ حاتم ارحیو دش تحمل بحار لکفتی کف برد ہا
خصر ہائے شیکم دریا دل خطا بانک آوست ۔ عالم ایجاد ولیکہ بستہ فتراک اوست

---

[۱] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ ج ص ۱۸۵ — [۲] کنز الرحمت مطبوعہ ص ۸۴ — شرافت

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

از مولانا عبدالرشید محجوب رقم عادل گڑھی

حافظ نیک بخت برخوردار　　　که پئے خادمان بود پناہ

قطبِ اقطاب عالم و فاضل　　　عابد و زاہد و حبیبِ الٰہ

یادگارِ خلافتِ عظمیٰ　　　شد وفاتش بماہ ذیقعدہ

ہاتفِ غیب گفت تاریخش

کہ بخواں بہ خلیفہ نوشہ

۱۰۹۳ھ

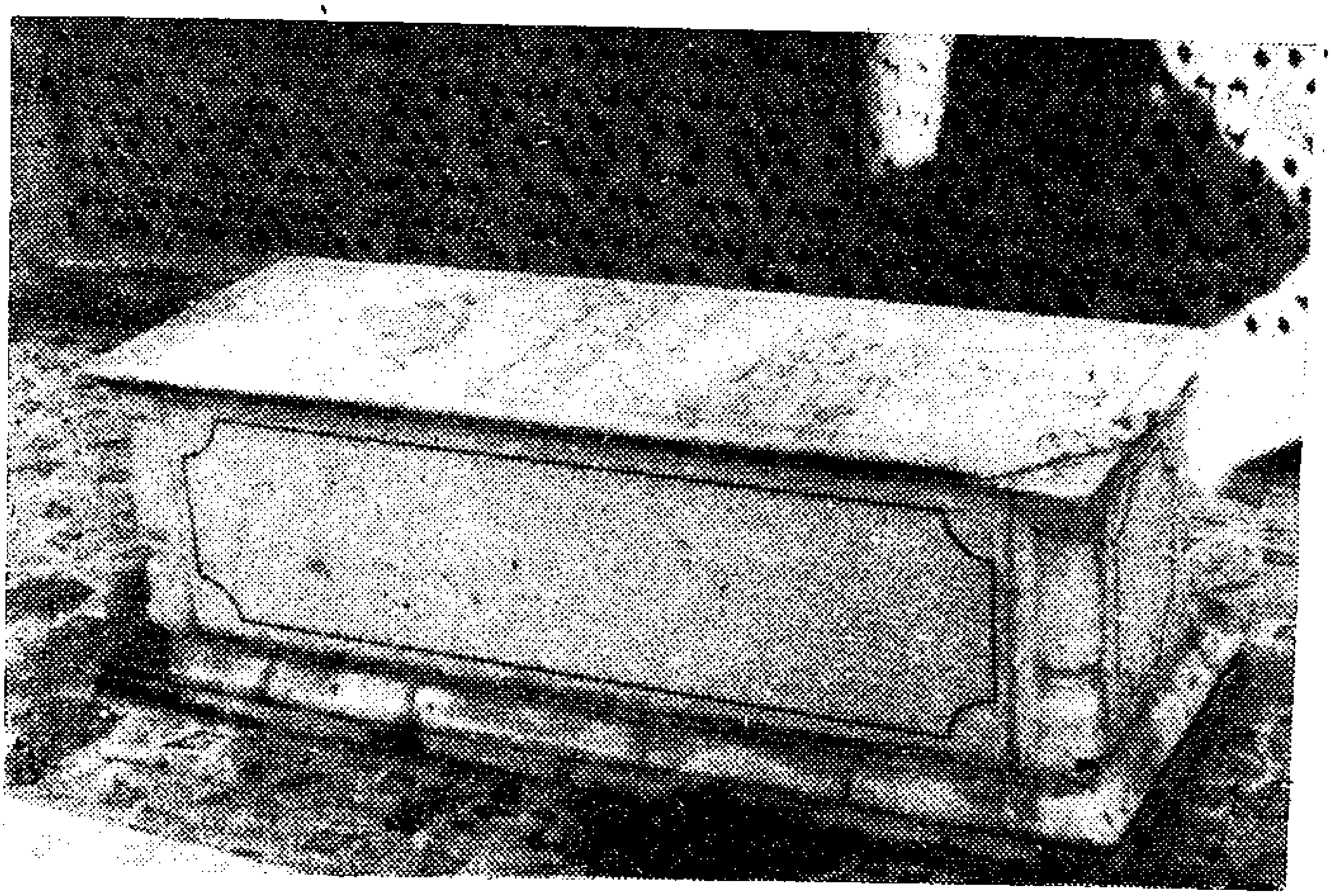

قبر حافظ محمد برخوردار نوشاہی ابن حضرت نوشہ گنج بخشؒ، ساہن پال

Marfat.com

شہبازِ پنجۂ ید اللہ

حضرت مولانا سیّد جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی قدس سرّہٗ

آپ عمدۃ الواصلین قدوۃ الکاملین، اکابر فقہاء وصلحائے عظام سے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رحؒ کے فرزند حق پسند اور خلیفۂ اعظم وسجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ۱۰۷۸ھ میں بعہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ساہن پال شریف میں ہوئی۔ تعلیم ظاہری اپنے والد اکرم اور مولانا حافظ محمد صدیق گجّہ والہؒ اور مولانا شکر اللہ مفتی گجّہ چیٹھ کے درس میں پائی۔ ستائیس سال تحصیل علوم میں مصروف رہے اور فضائل وکمالات علمی سے سرفراز ہوئے[1] حضرت شیخ عبد الرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہؒ کی دعا سے آپ پر علوم لدنی کے دروازے کھل گئے۔ ابتداء میں جب آپ فارغ التحصیل ہو کر واپس اپنے گاؤں ساہن پال شریف میں آئے تو اِس علاقہ کے علماء آپ کے ساتھ حسد کرنے لگے۔ چنانچہ حافظ یار محمد کنگرہ کے جنازہ پر سب علماء کا اجتماع تھا۔ آپ کے ساتھ مناظرہ کیا۔ آپ سب پر غالب آئے۔ اس روز سے سب نے آپ کی فضیلتِ علمی کو تسلیم کیا[2]۔

آپ نے دار الارشاد ساہن پال شریف میں اپنے جدامجد حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی درگاہ عالیہ میں سلسلۂ تدریس جاری کیا۔ کافی علماء آپ کے درس سے تعلیم پا کر فارغ ہوئے[3]

آپ فرماتے تھے کہ مراتب ومنازلِ فقراء میں اپنے ہاتھ میں چراغ کی مثل دیکھتا ہوں[4]۔

---

[1] تذکرہ نوشاہی نسخۂ الف ص ۲۹۵
[2] ایضاً ص ۲۹۶
[3] الاعجاز د ص ۱۷۱
[4] تذکرہ نوشاہی الف ص ۲۹۸

شرافت

Marfat.com

یعنی سب مراتب آپ کے نقد وقت تھے۔

آپ صاحبِ خوارق و کرامات تھے مگر یہاں طوالت کے خوف سے نہیں لکھی گئیں تفصیل کے لیے میری کتاب "مآثر الجمال عرف مآثر شاہ جمال اللہ" (تالیف ۱۳۸۰ھ) ملاحظہ کیجئے۔

تصانیف آپ صاحب تحریر و تصنیف تھے۔ ایک کتاب حقائق الآثار آپ کی یادگار ہے جو ہیں نے ۱۳۷۰ھ میں مرتب کی ہے۔ دو مکتوب آپ کے ملے ہیں وہ بھی اُس میں درج کر دیے ہیں۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے:

۱۔ حضرت سید ابوسعید مرتاض م ۱۱۶۰ھ

۲۔ حضرت سید حافظ محمد حیات ربانیؒ م ۱۱۷۳ھ

وفات حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نے بعمر چونسٹھ سال ۱۲ ربیع الآخر ۱۱۴۲ھ[1] بعہدِ محمد شاہ بادشاہ وفات پائی۔ قبر ساہن پال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کے روضۂ اطہر سے مغرب کی جانب چبوترہ پر واقع ہے جسے انجمن خاندان نوشاہیہ نے سنگِ مرمر سے تعمیر کرائی۔ کتبۂ مزار یہ ہے:

مرکزِ جمال

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین صاحب مقام بقاباللہ سیدنا مولانا حضرت حافظ جمال اللہ علیہ الرحمۃ فقیہ اعظم فرزند سعادت مند و خلیفہ ارجمند سیدنا و مولانا حضرت حافظ محمد برخوردار نوشاہی بحر العشق قدس سرہٗ۔

المتولد ۱۰۷۸ھ — المتوفی ۱۲ ربیع الآخر ۱۱۴۲ھ

---

[1] تذکرہ نوشاہی نسخہ ج ص ۲۴۹ شرافت

Marfat.com

قطعۂ تاریخِ وصال

از مفتی غلام سرور لاہوری صاحبِ خزینۃ الاصفیاؒ

گشت چوں روشن بباغ جنتی — آں جمالِ با کمالِ معرفت

سالِ ترحیلش بسرور شد عیاں — قبلۂ عالم جمالِ معرفت

۲ ۴ ۱ ۱ ھ

تعمیرِ نو ۱۳۹۲ھ

عکس روضہ حضرت شاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

خیر البریّات

حضرت مولانا سیّد حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی قدس سرّہٗ

آپ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہیؒ کے فرزند ارجمند اور مرید وخلیفہ اعظم وسجادہ نشین تھے۔ اپنے عم عالی قدر حضرت سیّد شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوانؒ سے بھی فیضِ کامل پایا۔ اپنے اقران ومعاصرین میں علم وفضل میں فائق تھے۔

آپ نے ظاہری علم اپنے والد صاحب سے پایا اور بعدازاں کُنجہ چھٹیاں کے درس میں کچھ عرصہ پڑھا، اور علوم منقول ومعقول میں فاضل جیّد ہوئے۔ اپنے والد صاحب کی جگہ پر مدرسہ نوشاہیہ میں تدریس کرتے رہے۔ کافی لوگوں کو علم سے مالامال کیا۔ آپ کے زمانہ سجادگی میں حضرت نوشہ گنج بخش کا صندوق مبارک ۱۱۷۰ھ میں دوسری جگہ منتقل کیا گیا اور ساہن پال بھی دوسری جگہ آباد ہُوا۔

آپ نے ایک مرتبہ دہلی کی طرف سفر کیا اور اس سفر میں مولانا خواجہ فخر الدین فخر جہاں چشتی نظامیؒ م ۱۱۹۹ھ سے بھی ملاقات کی۔ دونوں بزرگوں کی آپس میں خوب مجلس ہُوئی۔

آپ کے تفصیلی حالات میں نے کتاب "حیاتِ ربانی" میں جمع کیے ہیں، جو ۱۳۷۸ھ میں تالیف کی ہے، یہاں آپ کے مقامات وکرامات کا تذکرہ موجبِ طوالت ہے۔

تصانیف آپ کی متعدد تصانیف میرے کتب خانہ میں موجود ہیں، جو سب مخطوطات کی صورت میں ہیں:

۱۔ تذکرہ نوشاہی۔ تصنیف ۱۱۶۴ھ۔ اس میں خاندان قادری نوشاہی کے بزرگوں کے حالات ہیں۔

Marfat.com

۲ - مجمع اللطائف فارسی ۔ سوالاتِ عجیبہ وجواباتِ غریبہ ہیں ۔

۳ - شرح اسماء اربعین ۔ فارسی ۔

۴ - حاشیہ شمائل النبی

۵ - رسالہ سماع فارسی ۔ اباحتِ سماع ہیں ۔

۶ - ترویح القلوب ۔ اس میں مختلف علوم ، حدیث ، تصوف ، تاریخ ، لغت اور مناقب وغیرہ درج ہیں ۔ میں (شرافت) نے ۱۳۶۰ھ میں جمع ومرتب کی ہے ۔

۷ - مکتوب شریف ۔ فارسی ۔ ترویح القلوب میں شامل کر دیا گیا ہے [۱]

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے :

۱ ۔ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہؒ م ۱۲۲۹ھ

۲ ۔ حضرت سید ضیاء اللہؒ م ۱۳۳۴ھ

ان کی اولاد رسول نگر لاہور میں موجود ہے ۔

۳ ۔ حضرت سید مراد اللہؒ لاولد

۴ ۔ حضرت سید عباد اللہؒ لاولد

وفات حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہیؒ کی وفات ۱۲۰۳ھ میں بعہد سلطنت عزیز الدین عالمگیر ثانی ہوئی ۔ مزار شریف ساہنپال ، روضہ حضرت نوشہ صاحبؒ سے مغربی جانب چبوترہ پر ۔ اپنے والد ماجد سید حافظ جمال اللہؒ کے متصل غربی طرف ہے ، جسے انجمن خاندان نوشاہیہ نے ۱۳۹۳ھ میں پختہ تعمیر کرا دیا ۔

---

[۱] تفصیل کے لیے دیکھیے فہرست نسخہ ہائے خطی کتابخانۂ نوشاہیہ ساہنپال شریف ۔ تالیف سید رضاء اللہ شاہ عارف نوشاہی ۔ شرافت

Marfat.com

عارفِ رموزِ اللہ

حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی مفتی رسول نگر قدس سرہٗ

آپ حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہیؒ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ اپنے عمِ بزرگ حضرت سید ابو سعید مرتاض نوشاہیؒ سے بھی فیض پایا۔

آپ کی ولادت ۱۹ ر جمادی الآخر ۱۱۴۷ھ میں بعہدِ سلطنت محمد شاہ بادشاہ بمقام ساہنپال شریف ہوتی۔[۱]

آپ نے علوم معقول و منقول اپنے والد صاحب اور دیگر اساتذہ سے حاصل کیے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ آپ کے زمانہ میں طوائف الملوکی کا دَور دورہ تھا۔ اُس علاقہ میں قوم چٹھہ کی حکومت تھی۔ ان کا دار الریاست قلعہ منچر چٹھہ (ضلع گوجرانوالہ) میں تھا۔ چوہدری نور محمد چٹھہ نے ۱۱۶۹ھ میں دریائے چناب کے جنوبی کنارہ پر شہر رسول نگر آباد کیا اور سید حافظ نور اللہ نوشاہیؒ کو وہاں کا مفتی مقرر کیا۔ آپ کا فتویٰ اُس علاقہ میں مقبول تھا۔ آپ کے عہدہ افتا و قضا کے زمانہ میں سکھوں اور چٹھوں کی لڑائی ہُوئی۔ چوہدری غلام محمد چٹھہ ابنِ پیر محمد ولد نور محمد رئیس اعظم منچر ۱۲۰۲ھ میں شہید ہوگیا۔ افراتفری پھیل گئی تو آپ وہاں سے اپنے گاؤں دار الارشاد ساہن پال شریف میں چلے آئے اور مسند درس و تدریس پر بیٹھ کر طالبانِ علم کو اپنے فیض سے نوازا۔ مدرسہ نوشاہیہ کے اعلیٰ استاد آپ ہی تھے۔ سکھوں کی حکومت میں آپ کو کچھ روزینہ اور کچھ ماہانہ ملتا تھا۔ فقیر سید عزیز الدین وزیر اعظم بعہد خالصہ آپ کے معتقد تھے۔ آپ کے اور

---

[۱] روضۃ الزکیہ ص ۵۵۔ ثمرات الافکار ص ۲۰۔ شرافت

ان کے درمیان مراسلت ہوتی رہی۔

آپ کے کرامات و تصرفات مشہور ہیں۔ میں نے آپ کے حالات و مقامات میں مستقل کتاب بنام "صحیفۂ نور" المعروف آثار شاہ نوراللہ نوشاہی ۱۳۸۰ھ میں لکھی۔

تصانیف آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف مخطوطات کی صورت میں میرے کتب خانہ میں موجود ہیں:

۱۔ فتاوی نوشاہیہ عربی الموسوم بہ نورالفتاوی
فقہ حنفی کی کتاب ہے۔

۲۔ مصطلحات الصوفیہ (نامکمل)

۳۔ فالنامہ قرآنی مرتبہ شرافت ۱۳۶۰ھ

۴۔ حقائق نوریہ 〃 ۱۳۶۰ھ

۵۔ مکتوبات نوراللہ 〃 ۱۳۶۰ھ

۶۔ انشائے نوراللہ 〃 ۱۳۸۷ھ

۷۔ رقعاتِ نوراللہ 〃 ۱۳۸۷ھ[1]

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق رح م ۱۲۵۳ھ

۲۔ حضرت سید خدا بخش رح م ۱۲۷۷ھ

ان کی اولاد موضع چنبھل ضلع شیخوپورہ اور دھیر کے خورد ضلع گجرات، اور لاہور میں موجود ہے۔

وفات حضرت مولانا سید حافظ نوراللہ رح کی وفات ۶ صفر ۱۲۲۹ھ[2] میں بعمر بیاسی سال بعہد سلطنت محمد اکبر شاہ ثانی ہوئی۔ مزار ساہن پال شریف، گورستانِ نوشاہیہ، روضہ مبارک حضرت نوشہ صاحب رح سے مغرب کی طرف چبوترہ پر اپنے والد ماجد سید حافظ محمد حیات ربانی کے پاس غربی طرف ہے جسے انجمن خاندان نوشاہیہ نے ۱۳۹۳ھ میں پختہ بنوایا۔

---

[1] تفصیلات کے لیے دیکھیے فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ نوشاہیہ ساہن پال شریف، تالیف سید عارف نوشاہی۔

[2] روضۃ الزکیہ ص ۵۹۔ وسائط العلوم ص ۵۵۔ ثمرات الافکار ص ۲۸۔ شرافت

Marfat.com

معرفت رخش

حضرت مولانا سیّد حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی قدس سرہٗ

آپ حضرت مولانا سیّد حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہیؒ مفتی رسول نگر کے فرزند اکبر اور مرید وخلیفۂ اعظم وسجادہ نشین تھے۔ علم وفضل وتقوٰی وطہارت میں مقام بلند رکھتے تھے۔ حضرت سیّد فتح الدین بن سیّد محمد عظیم نوشاہی سے بھی فیض پایا۔ آپ کی ولادت ۱۱۸۲ھ میں ہوئی۔

آپ نے ظاہری علوم کی تحصیل اپنے والد بزرگوار اور دیگر اساتذہ کرام سے کی۔ علوم متداولہ میں کافی ملکہ حاصل کیا۔ فقہ، حدیث، تصوّف، طب، ادب وغیرہ میں کمال حاصل کیا۔ فہم وفراست اور طبّی تشخیص میں آپ بڑے ماہر تھے۔ خوارق وکرامات میں بھی بلند پایہ تھے۔ آپ کے زمانۂ سجادگی میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا مزار ۱۲۳۸ھ؎ میں دریائے چناب کی وجہ سے تیسری جگہ منتقل ہوا۔ مصرعِ تاریخ یہ ہے:

"آبادانگی مکان ثالث باد"

آپ کے زمانہ میں سکھوں کی حکومت تھی۔ وُہ بھی آپ کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے۔ آپ کا کچھ روزینہ اور کچھ ماہانہ بھی مقرر تھا۔ بابا کبیر شاہ قادری م ۱۲۸۱ھ جو سلسلہ میانمیر لاہوری م ۱۰۴۵ھ میں مشہور زمانہ تھے۔ وہ آپ کی دعا سے تولّد ہوئے تھے۔

میں نے آپ کے حالات ومقامات پر مفصل کتاب کلید بخشش المعروف حیاتِ شاہ الٰہی بخش ۱۳۸۰ھ میں لکھی۔

؎ بقول صحیح ۱۲۳۷ھ میں مزار منتقل ہوا۔ شرافت

Marfat.com

آپ صاحب تالیف تھے۔

تصانیف ۱۔ آپ کے ہاتھ کا مکتوبہ بیاض میں نے بنام روضۃ الزکیہ فی حقائق العلیہ ۱۲۰۲ھ میں مرتب کیا ہے، جس میں مختلف علوم و فنون کے مضامین ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے کچھ مکتوبات بھی ہیں۔

۲۔ مفتاح العلاج مرتبہ شرافت ۱۲۷۸ھ

علم طب میں ہے[1]

آپ کے تین بیٹے تھے:

اولاد ۱۔ حضرت سید حافظ قل احمد نوشاہ ثانیؒ م ۱۲۹۶ھ

۲۔ حضرت سید غلام احمد المعروف بوٹے شاہؒ م ۱۳۱۸ھ

۳۔ حضرت سید فیض احمد المعروف ککھن شاہؒ م ۱۳۴۴ھ

سب حضرات کی اولاد ساہن پال اور لاہور میں موجود ہے۔

وفات حضرت مولانا سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق کی وفات ساتویں رمضان ۱۲۷۳ھ میں بعمر اکہتر سال ہوئی۔ مزار مبارک ساہن پال شریف، مقبرۂ نوشاہیہ، روضہ حضرت نوشاہ عالیجاہ سے مغربی جانب چبوترہ پر اپنے والد سید حافظ نور اللہ سے غربی طرف ہے۔ قبر پختہ بنی ہوئی ہے۔

---

[1] تفصیلات کے لیے دیکھیے فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ نوشاہیہ ساہن پال، تالیف سید عارف نوشاہی۔

[2] ثمرات الافکار ص ۲۹۔ وسائط العلوم ص ۵۷۔ بیاض قادری ورق ۳، کتاب الفوائد ص ۱۸۹۔ شرافت

Marfat.com

مقبولِ درگاہِ اَحَد

حضرت مولانا سیّد حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہِ ثانی قدس سرہٗ

آپ حضرت مولانا سیّد حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم وسجادہ نشین تھے۔ اپنے جدِ امجد حضرت مولانا سیّد حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی سے بلاواسطہ بھی خلافت پائی۔

آپ کی ولادت ۱۲۱۲ھ میں بمقام ساہن پال شریف ہوئی۔ تعلیم ظاہری اپنے جد امجد اور والد بزرگوار سے پائی۔ نیز اپنے عم زاد بھائی مولانا سیّد غلام قادر بن سید عبد اللہ نوشاہی اور مولانا محمد غوث چکریاں والہ سے بھی تحصیلِ علم کی۔ معقول و منقول سے فارغ ہوئے۔ فنِ کتابت (نسخ و نستعلیق) سیکھا۔ آپ کے قلم کی مکتوبہ کتابیں اور قرآن مجید پچاس کے قریب میرے (شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہیں[1]۔

آپ کے عہدِ سجادگی میں حضرت نوشاہِ گنج بخش کا روضۂ اقدس ۱۲۵۸ھ میں بصورت پالکی تعمیر ہُوا۔ اس کی تاریخ یہ ہے: ؎

بروضہ نو چو شد نوشہ خراماں
سروپا داد وے را حور و غلماں[2]

یعنی ح - ر - غ - ن -

آپ معاصرین میں سے ممتاز تھے۔ حضرت سخی شاہ سلیمان کے دربار سے آپ کو نوشاہِ ثانی کا خطاب ملا تھا۔ منصب قطبیت، غوثیت، فردیت وغیرہ سب آپ کے نقد وقت تھے۔ آپ کو سکھوں کی حکومت کی طرف سے روزینہ بھی آتا تھا اور کچھ زمین بصیغہ دھرم ارتھ ملی تھی۔

---

[1] دیکھیے فہرست نسخہائے خطی کتاب خانہ نوشاہیہ۔ از سیّد عارف نوشاہی

[2] بیاض قادری ورق ۳، کتاب الفوائد ص ۱۸۷۔ شرافت

Marfat.com

آپ کے حالات و مقامات و کرامات پر میں نے ایک مستقل کتاب بنام "نوشاہِ زمان المعروف تذکرہ قُل احمد نوشاہی" ۱۴۰۰ھ میں لکھی۔

تصانیف آپ کی متعدد تصانیف موجود ہیں:

۱۔ بستان الاوراد	مرتبہ شرافت	۱۲۶۶ھ
۲۔ ثمرات الافکار	〃	۱۲۷۸ھ
۳۔ وسائط العلوم	〃	۱۲۸۱ھ
۴۔ مخزن الاعمال	〃	۱۲۸۱ھ
۵۔ مصباح العلاج	〃	۱۲۸۸ھ
۶۔ لغاتِ نوشاہی	〃	۱۲۸۸ھ
۷۔ تبیان القرآن	〃	۱۲۸۸ھ
۸۔ مکتوبات	〃	[1]

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے:

۱۔ حضرت مولانا سید محمد ابن مختار السالکینؒ م ۱۳۱۰ھ

۲۔ حضرت مولانا سید محمد شفیعؒ م ۱۳۱۱ھ

ان کی اولاد ساہن پال شریف میں موجود ہے۔

وفات حضرت مولانا سید حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہ ثانی کی وفات بعمر چوہتر سال ۲۳ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ[2] میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔

آپ کا مزار ساہن پال شریف، مقبرہ نوشاہیہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے روضہ مبارک سے مغربی جانب چبوترہ پر اپنے والد اکرم سید حافظ الٰہی بخشؒ کے قدموں میں ہے۔ انجمن خاندان نوشاہیہ نے پختہ بنوایا ہے۔ ۱۳۹۳ھ میں تعمیر ہوا ہے۔

---

[1] تفصیلات کے لیے فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ نوشاہیہ، تالیف سید عارف نوشاہی ملاحظہ ہو۔

[2] کتاب الفوائد ص ۱۹۵۔ شرافت

Marfat.com

فخر العارفین

حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین نوشاہی قدس سرہٗ

آپ حضرت مولانا سید حافظ قُفل احمد پاکذات نوشاہ ثانی قدس سرہٗ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفۂ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ آپ کی ولادت ۲۵ ذیقعد ۱۲۴۱ھ میں ہوئی[1]

آپ نے علوم دینیہ مروجہ کی تعلیم اپنے والد ماجد اور حضرت مولانا سید غلام قادر بن سید عبداللہ نوشاہیؒ سے پائی۔ قال سے حال کو پہنچے۔ وظائف قادریہ نوشاہیہ کے پورے عامل اور اتباع شریعت میں پورے کامل تھے۔ آپ کی طبیعت میں عجز و انکسار اور تواضع بہت تھی۔ حلیم الطبع مہماں نواز، یتیم پرور تھے۔ اپنی مملوکہ زمین میں اپنے ہاتھوں سے کاشت کیا کرتے اور رزق حلال سے اپنے اہل و عیال کی پرورش کرتے اور غریبوں مسکینوں میں بھی خیرات کیا کرتے۔ صاحب ارشاد و کرامات تھے۔

آپ کے حالات و کرامات کے متعلق میں نے ایک کتاب بنام "مراۃ الامین" ۱۳۸۰ھ میں تالیف کی ہے۔ اس میں آپ کا مفصل تذکرہ ہے اور آپ کے مناقب میں قصائد و مدحیات بنام "ارمغان امینیہ" ۱۳۷۶ھ میں ایک رسالہ نظم کیا۔

تصانیف آپ کی تالیف سے کتاب "وظیفہ امینیہ" موجود ہے جس کو میں نے (شرافت نے) ۱۳۹۱ھ میں مرتب کیا ہے۔

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے:

---

[1] ثمرات الافکار ص ۳۰۔ وسائط العلوم ص ۵۵۔ کتاب الفوائد ص ۱۸۸۔ شرافت

Marfat.com

۱۔ حضرت مولانا سید حافظ روح اللہؒ م ۱۶ر صفر ۱۲۹۴ھ

۲۔ حضرت سید فاضل شاہؒ م ۹ر صفر ۱۳۳۷ھ

ان کی اولاد ساہن پال، لاہور اور کراچی میں موجود ہے۔

۳۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہؒ م ۲۲ر محرم ۱۳۳۷ھ

وفات حضرت مولانا سید محمد ابین مختار السالکینؒ کی وفات بعمر انہتر سال ۱۸ر جمادی الآخرہ ۱۳۱۰ھ[1] میں بعہدِ سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔

آپ کا مزار ساہن پال شریف، مقبرہ نوشاہیہ حضرت نوشاہِ عالی جاہؒ کے روضہ سے مغربی جانب چبوترہ پر اپنے والد ماجد سید حافظ قُل احمد شاہ ثانیؒ کے قدموں میں ہے۔ انجمن خاندان نوشاہیہ نے ۱۳۹۳ھ میں قبر کو پختہ بنوا دیا ہے۔

---

[1] کتاب الفوائد ص ۱۸۸ ۔ شرافت

Marfat.com

فضائل وکمالات دستگاہ

حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی قدس سرّہٗ

آپ حضرت مولانا سید محمد ابن مختار السالکین نوشاہیؒ کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

حضرت سید پیر مکھن شاہ نوشاہیؒ لاہوری سے بھی فیض کامل پایا اور مرتبہ کمال کو پہنچے۔

آپ کی ولادت ۱۲۸۱ھ میں ہوئی[1] علوم ظاہری کی تحصیل اپنے والد ماجد اور عم عالی قدر سید محمد شفیعؒ اور سید غلام قادر بن سید عبداللہ نوشاہیؒ سے پائی۔ علم ادب، طب اور فقہ کی کچھ کتابیں مولانا جمال الدین حنفی گاکھڑویؒ سے پڑھیں۔ آپ اٹھائیس علوم و فنون میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلۂ تلمذ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی آفتابِ پنجاب تک منتہی ہوتا ہے۔

آپ ظاہر بشریعت آراستہ و باطن بطریقت پیراستہ تھے۔ شریعت کی پابندی اور تبلیغ میں متشدد تھے۔ صاحبِ کرامات و تصرفات تھے۔

میں نے ۱۳۸۰ھ میں آپ کے سوانح حیات بنام "تذکرہ محمد شاہی" لکھی ہے جس کی ضخامت نو سو (۹۰۰) صفحات ہے۔

آپ کی تحریری کتابیں فارسی، عربی میرے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

کتبِ ذیل آپ کی تصنیف سے میرے پاس موجود ہیں:

تصانیف ۱۔ فہرست تفسیر حسینی

---

[1] کتاب الفوائد ص ۱۹۴۔ شرافت

Marfat.com

۲۔ روزنامچہ محمد شاہی۔ ۷ا سالہ مرتبہ شرافت ۱۳۷۴ھ

۳۔ کتاب الفوائد 〃 ۱۳۷۸ھ

۴۔ مجربات محمد شاہی 〃 ۱۳۷۸ھ

۵۔ مکتوبات محمد شاہی مرتبہ بشارت

۶۔ ملفوظات نوشاہی مرتبہ نوشاہی[1]

آپ کے دو بیٹے تھے:

۱۔ سید سرور عالم۔ بعمر ہفت روزہ انتقال کیا۔

۲۔ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی م ۱۳۸۴ھ

وفات حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ کی وفات بعمر چھپن[۵۶] سال بائیسویں[۲۲] محرم ۱۳۳۷ھ کو بعہد جارج پنجم ہوئی۔ مزار ساہن پال شریف، مقبرہ نوشاہیہ میں روضہ نوشاہ عالیجاہ[۲] سے مغربی جانب چبوترہ پر اپنے والد اکرم سے مشرقی جانب بفاصلہ ایک قبر کے واقع ہے۔

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ نوشاہیہ ساہن پال شریف از سید عارف نوشاہی۔ [2] فیض محمد شاہی ج شرافت

سلطان الاولیاء

اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرّہٗ

آپ حضرت مولانا سیّد حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفۂ اعظم وسجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت منگلوار وقت ظہر ۲۷ جمادی الآخرہ ۱۳۰۷ھ کو بمقام ساہن پال شریف ہوئی[۱]

آپ نے فارسی علم وادب کی کتابیں اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں۔ بارہ سال کی عمر میں پرائمری سکول پنڈی کالو ضلع گجرات میں داخل ہوئے۔ تین سال میں پانچ جماعتیں پڑھیں۔ پھر مولانا شیخ احمد حنفی کے درس میں بمقام دھریکاں ضلع گجرات داخل ہوئے۔ صرف، نحو، منطق، فرائض وہاں سے پڑھیں۔ علمِ تجوید حافظ عالم الدین ساکن اگرویہ سے حاصل کیا۔ قاضی محمد امین فاروقی بھکھڑیالوی سے بھی چندے تعلیم پائی۔ علوم معقول و منقول سے فارغ ہوئے۔ علمِ تصوف میں بھی کامل اکمل ہوئے۔ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں اشعار بھی کہتے تھے۔

آپ کے کمالاتِ ولایت کی تفصیلات کی گنجائش یہاں کہاں۔ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت نوشہ صاحبؒ وغیرہ بزرگوں کی زیارت سے اکثر مشرف ہوتے رہتے تھے۔ عبادت، ریاضت اور مجاہدہ میں ہروقت مشغول رہتے۔

---

[۱] کتاب الفوائد ص ۱۹۷ شرافت

Marfat.com

آپ کے مختصر حالات پر میرا رسالہ "ذکر نوشاہی" ۱۳۸۵ھ میں طبع ہوا۔ اور ایک کتاب بنام "عروۃ الوثقیٰ فی آثار المصطفیٰ" زیرِ تالیف ہے۔

تصانیف آپ کثیر التصانیف تھے۔ مندرجہ ذیل کتابیں آپ کی تصنیف سے یادگار ہیں، جو مخطوطات کی صورت میں میرے کتاب خانہ کی زینت ہیں:

۱۔ ترجمہ کریما پنجابی نثر
۲۔ ترجمہ نام حق ″
۳۔ ترجمہ شیخ عطار ″
۴۔ ترجمہ گلستاں
۵۔ فیض محمد شاہی المعروف انوار شاہی، ۱۰ جلدیں، کل صفحات ۹۲۷۴۔
۶۔ تفسیر نوشاہی (سورۂ مزمل کی تفسیر)
۷۔ خطبات نوشاہی
۸۔ مکتوبات نوشاہی
۹۔ رقعات نوشاہی
۱۰۔ دیوان نوشاہی
۱۱۔ پنج گنج نوشاہی
۱۲۔ نوشاہی نامہ
۱۳۔ رسالہ رفع سبابہ
۱۴۔ رسالہ طاعون
۱۵۔ رسالہ الخواص۔ یہ شجرہ طریقت ہے سب مشایخ کے مختصر حالات ہیں۔
۱۶۔ مجالس نوشاہی (ضیاء العارفین) مرتبہ شرافت ۱۳۶۶ھ
۱۷۔ ملفوظاتِ نوشاہی (کنز المعرفت ۴ جلد) ″ ۱۳۴۹ھ تا ۱۳۸۴ھ
۱۸۔ معمولاتِ نوشاہی (ہدایۃ السالکین) ″ ۱۳۶۵ھ
۱۹۔ ملفوظات نوشاہی (کنز الفوائد) مرتبہ بشارت

Marfat.com

۲۰۔ عیون التواریخ

۲۱۔ نصائح ضروری منظوم۔ تصنیف ۱۳۷۵ھ، صفحات ۳۲، [1]

آپ کے دو لڑکے ہوئے:

اولاد ۱۔ راقم الحروف فقیر سید ابوالظفر شریف احمد شرافت مؤلف رسالہ ہذا۔

۲۔ مولانا سید ابوالرضا بشیر احمد بشارت نوشاہی

متولد اتوار کی رات ۱۰ر شوال ۱۳۲۸ھ

متوفی اتوار کی رات ۸ ر صفر ۱۳۸۱ھ

مؤلف رسائل "صد ختم کلام اللہ" اور ختمات القرآن۔

ان کے تین لڑکے ہیں:

اول: سید قدوس اختر۔ متولد ۲ر جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ۔ پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن راولپنڈی میں ملازم ہے۔

دوم: سید رضاء اللہ شاہ عارف۔ متولد ۲ شعبان ۱۳۷۴ھ۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد میں کام کرتا ہے۔ علم و ادب سے بجید لگاؤ ہے۔ ہمارے خاندانی علمی ورثہ کا یہی مالک ہے۔

سوم: سید افضال السبطین شاہ۔ متولد ۲۶ محرم ۱۳۸۰ھ متعلم جماعت دہم۔

وفات اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کی وفات بعمر ستتر سال اتوار ۱۸ر شوال ۱۳۸۴ھ / ۲۱ر فروری ۱۹۶۵ء / ۱۰ر پھاگن سمت ۲۰۲۱ ب میں بعہد صدر محمد ایوب خاں ہوئی۔

آپ کا مزار مبارک موضع ساہن پال شریف ضلع گجرات، گاؤں میں ہے۔ روضہ کی بنیادیں رکھی گئی ہیں اور مسجد نوشاہی تعمیر ہو چکی ہے۔ دیوان خانہ اور حجرۂ مجاور مع برآمدہ طویل مکمل ہو چکے ہیں۔ آپ کا سالانہ عرس بتاریخ شمسی دسویں پھاگن کو ہوتا ہے۔

---

[1] تفصیلات فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ نوشاہیہ ساہن پال تالیف عارف نوشاہی میں درج ہیں۔ شرافت

Marfat.com

مؤلفِ کتاب ہذا

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی ، کان اللّٰہ لہٗ

میں اپنے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی کا فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین ہوں۔ میری پیدائش ہفتہ ۱۹ شعبان ۱۳۲۵ھ/ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔ لہ تعلیم اپنے والد صاحب اور دادا صاحب سے پائی۔ کتابت نسخ و نستعلیق مولوی محمد حسین مبارک رقم عادل گڑھی سے سیکھی۔

تصانیف میری تصانیف کا تذکرہ بنام "احوال و آثار شرافت نوشاہی" جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی، شاہ حسین کالج لاہور نے کیا ہے۔ اس وقت میری تصانیف ایک سو ستتر انہوں نے تحریر کی ہیں۔ اب دو سو سے زاید کتابیں تالیف ہو چکی ہیں جن میں سے "شریف التواریخ" تین جلدوں میں تقریباً آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے، جس میں ہزاروں کی تعداد میں صوفیائے کرام کے بالعموم اور حضرات نوشاہیہ کے بالخصوص حالات درج ہیں۔

اولاد میرے دو بیٹے ہیں :

اوّل ریاض الحسن، متولد پیر وار ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۴۴ھ۔ صاحب ارشاد اور میرا سجادہ نشین ہے۔ اس کے تین لڑکے استقرار حسن شاہ، توثیق نوشاہی اور توصیف ضیا ہوئے۔ موخر الذکر فوت ہو گیا ہے۔

دوم سید سعید الظفر، متولد سوموار ۱۰ رجب ۱۳۵۵ھ۔ فاضل پنجابی اور بی۔ اے تک تعلیم ہے۔ محکمہ برقیات راولپنڈی میں خازن کے عہدہ پر ملازم ہے۔ اس کے تین لڑکے مستنصر سعید، منتظر سعید اور سمیع الظفر موجود ہیں۔ طول اللہ عمرہم

میری عمر اس وقت ستر سال ہے اور موضع ساہن پال شریف ضلع گجرات میں سکونت ہے۔ حداوندِ کریم اتباعِ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے بزرگان مشایخ قادریہ نوشاہیہ کے راستہ پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرماوے اور خاتمہ بالایمان کرے۔ آمین

لہ کتاب الفوائد ص ۲۰۲۔ شرافت

Marfat.com

ماخذ و مراجع

کتاب "تذکرہ نوشہ گنج بخش" تصنیف سید شرافت نوشاہی
بترتیب حروف تہجی

مخطوطات فارسی

۱۔ الاعجاز۔ نسخہ الف و ب ۔ مرزا احمد بیگ نوشاہی لاہوریؒ م ۱۱۰۸ھ/ ۱۶۹۶ء
وج و د تصنیف ۱۱۰۷ھ/ ۱۶۹۵ء مملوکہ شرافت نوشاہی

۲۔ بخشیش گدا سید عمر بخش نوشاہی رسولنگریؒ م ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء مملوکہ سید فرمان علی اگرویہ ضلع گجرات

۳۔ تاریخ پنجاب غلام محی الدین عرف بوٹے شاہ ۔ مخزونہ کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور،
نمبر ۸ III/۸۶/ APC

۴۔ تحائف قدسیہ شیخ پیر کمال لاہوریؒ، تصنیف ۱۱۸۶ھ/ ۱۷۷۲ء مملوکہ شرافت

۵۔ تذکرہ مقیمی میاں محمد بخش قادری کھڑیوالہ

۶۔ تذکرہ نوشاہی نسخہ الف سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی م ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۵۹ء
ب، ج، د، ھ، و تصنیف ۱۱۴۶ھ/ ۱۷۳۳ء مملوکہ شرافت

۷۔ ترویح القلوب سید حافظ محمد حیات ربانیؒ مرتبہ و مملوکہ شرافت

۸۔ تشریف الفقراء فقیر سید غلام محی الدین نوشاہی برقندازی لاہوری م ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵ء
مملوکہ شرافت

۹۔ تفسیر سورۂ نازعات حضرت نوشہ گنج بخشؒ م ۱۰۶۴ھ/ ۱۶۵۴ء مملوکہ شرافت

۱۰۔ تفنگ عشق ۔ قصہ مرزا صاحباں ۔ مولوی عبدالحق چشتی نظامی ساکن برلا نوالی م ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء
مملوکہ شرافت

Marfat.com

۱۱ - ثواقب المناقب علامہ شیخ محمد ماہ صداقت نوشاہی کنجاہیؒ م ۱۱۴۸ھ/۱۷۳۵ء
نسخہ الف، ب، ج تصنیف ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء مملوکہ شرافت

۱۲ - چار باغ پنجاب منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات تصنیف ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء
مخزونہ کتاب خانہ دانش گاہ پنجاب۔ لاہور

۱۳ - چہار بہار۔ ملفوظاتِ نوشہ شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھریالویؒ م ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء
تصنیف و ترتیب ۱۲۰۹ھ/۱۷۹۴ء مملوکہ شرافت

۱۴ - دستخط بوستان شیخ سعدی شیرازی

۱۵ - ذکر الائمہ یعنی نسب نامہ سادات سید جلال الدین شیرازیؒ موجود ذخیرہ شیرانی کتاب خانہ
دانش گاہ پنجاب لاہور ۲۲۰۹

۱۶ - شجرۃ الانوار سید علی اصغر گیلانی تصنیف ۱۱۹۳ھ/۱۷۷۹ء مملوکہ شرافت

۱۷ - شمس الانوار ترجمہ فارسی گنج الاسرار سید شرافت نوشاہی تصنیف ۱۳۷۳ھ

۱۸ - قرابادین چشتی مولوی خواجہ عمر الدین طالب چشتی نظامی گڑھ شنکریؒ
مملوکہ مولوی فیضان علی چشتی ساکن ہرلانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۹ - "کتابہائے تصوف بزبان فارسی در پاکستان و ہند" ڈاکٹر ممتاز بیگم چوہدری پی ایچ ڈی
۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء

۲۰ - کراماتِ حضرات مجددیہ مولوی کلیم اللہ نقشبندی مچھیانویؒ م ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء
مملوکہ پروفیسر محمد اقبال مجددی۔ لاہور

۲۱ - کشکول نوشاہی فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی لاہوریؒ م ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۵ء
مملوکہ شرافت

۲۲ - کلمات طیبات (ملفوظات نوشاہیہ) سید شرافت نوشاہی ترتیب ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷
مملوکہ شرافت

۲۳ - کلید گنج الاسرار خلیفہ محمد ابراہیم انصاری نوشاہی برقندازی جالندھریؒ
تصنیف ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء مملوکہ کتب خانہ درگاہ سلیمانیہ۔ بھلوال ضلع سرگودھا

Marfat.com

۲۴ - گلزارِ فقرا مولوی کرم الٰہی فاروقی نوشاہی بیگووالہ م ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۴ء مملوکہ شرافت

۲۵ - مجمع الاسرار میر احمد شاہ بھکھری بحوالہ رسالہ القادر نوشاہی گمٹالہ

۲۶ - مجمع الصنائع (بیاض) مولوی محمد حسین بن امیر بخش مکتوبہ ۷ رجمادی الاولیٰ ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء
موجود در حافظ آباد

۲۷ - مرأۃ الغفوریہ (روٹوگراف) میاں امام بخش نوشاہی لاہوریؒ تصنیف ۱۱۹۰ھ/۱۷۷۷ء
مملوکہ شرافت

۲۸ - معارج الولایت مولانا عبداللہ خویشگی چشتی قصوریؒ۔ موجود ذخیرہ شیرانی کتب خانہ دانشگاہ پنجاب
لاہور ع ۱۲۸۱

۲۹ - مقالاتِ نوشہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ مملوکہ شرافت

۳۰ - مکتوباتِ نوشہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ مملوکہ شرافت

۳۱ - وقائع اسلاف مولوی مظفر الدین کوٹ باریخاں۔ گوجرانوالہ تصنیف ۱۲۸۳ھ
مملوکہ پروفیسر احمد حسین قلعہ داری، گجرات

مخطوطاتِ اردو

۳۲ - انوار الصالحین پیر معصوم شاہ بن فضل شاہ نوشاہی م ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۷ء
تالیف ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء مملوکہ پیر محمد حسن شاہ چک سادہ۔ ضلع گجرات

۳۳ - انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ مولانا پیر غلام قادر شاہ اثر نوشاہی جالندھری

۳۴ - تاریخ سلاطین سید شرافت نوشاہی تصنیف ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء مملوکہ شرافت

۳۵ - خزائن الاسرار ترجمہ چہار بہار سید شرافت نوشاہی تصنیف ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء مملوکہ شرافت

۳۶ - خزینۃ الکمالات (فضائل نوشاہِ عالیجاہؒ) سید شرافت نوشاہی ساہنپالوی
تصنیف ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۳ء مملوکہ شرافت

۳۷ - رسالہ ردِ مرزا قادیانی مولوی محمد ابراہیم نقشبندی مملوکہ اولاد ایشاں سیہتل ضلع گجرات

۳۸ - رمز العشق (یعنی گنج الاسرار) حضرت نوشہ گنج بخش مکتوبہ علم الدین بہلولی ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء
موجود در بہلول ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

۳۹ ۔ زبدۃ الکرامات (کرامات نوشاہ عالی جاہؒ) سید شرافت نوشاہی تصنیف ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء
مملوکہ شرافت

۴۰ ۔ سرّ مکتوم (ملفوظات محمد شاہی) جامع سید غلام مصطفےٰ نوشاہیؒ م ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء مملوکہ شرافت

۴۱ ۔ شریف التواریخ جلد اول موسوم بہ تاریخ الاقطاب سید شرافت نوشاہی
تصنیف ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء مملوکہ شرافت

۴۲ ۔ ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی) سید شرافت نوشاہی تالیف ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء
مملوکہ شرافت

۴۳ ۔ طبقات نوشاہیہ جلد دوم از شریف التواریخ سید شرافت نوشاہی تالیف ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء
مملوکہ شرافت

۴۴ ۔ عمدۃ المقامات (مقامات نوشاہ عالیجاہؒ) سید شرافت نوشاہی تصنیف ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۳ء
مملوکہ شرافت

۴۵ ۔ ملفوظ قاضی سلطان محمود قادری اعوان والے م ۱۳۳۰ھ

مخطوطات پنجابی

۴۶ ۔ اخبار الآخرۃ مولانا محمد حامد علوی عباسی نوشاہی برقندازی مکتوبہ حسین الدین ۱۲۹۳ھ
مخزونہ کتاب خانہ گنج بخش۔ اسلام آباد۔ شمارہ ۵۶۷

۴۷ ۔ اسماء الحسنیٰ (دودھانویں نام) مندرجہ گنج شریف پنجابی ۔ حضرت نوشہ گنج بخش۔ مملوکہ شرافت

۴۸ ۔ اصحاب رسول 〃 〃 〃

۴۹ ۔ ایمان ظہور 〃 〃 〃

۵۰ ۔ سجلیا نی پروان 〃 〃 〃

۵۱ ۔ بیلی پروان 〃 〃 〃

۵۲ ۔ جنگ پروان 〃 〃 〃

۵۳ ۔ حاجی محمد نوشہ دی حیاتی تے اونہاندا پیغام۔ محمد اقبال جاوید بلوچ ایم ۔ اے ۔ تصنیف ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء

Marfat.com

۵۴ ۔ حق نامہ (مندرجہ گنج شریف پنجابی) حضرت نوشہ گنج بخشؒ مملوکہ شرافت

۵۵ ۔ درویش پروان (مندرجہ گنج شریف پنجابی) حضرت نوشہ گنج بخشؒ مملوکہ شرافت

۵۶ ۔ دنیا پرکاس 〃 〃 〃

۵۷ ۔ دُنیادار دُراچاری 〃 〃 〃

۵۸ ۔ دین پروان 〃 〃 〃

۵۹ ۔ رسول پرکاس 〃 〃 〃

۶۰ ۔ رسول پروان (مندرجہ گنج شریف اردو مطبوعہ) 〃 〃

۶۱ ۔ روح پروان (مندرجہ گنج شریف پنجابی) 〃 〃

۶۲ ۔ زمانے دا حال 〃 〃 〃

۶۳ ۔ شریعت پرکاس 〃 〃 〃

۶۴ ۔ شہادت پروان 〃 〃 〃

۶۵ ۔ صفت پروان 〃 〃 〃

۶۶ ۔ صفت نامہ 〃 〃 〃

۶۷ ۔ طب پروان 〃 〃 〃

۶۸ ۔ ظہور پروان 〃 〃 〃

۶۹ ۔ عارف پروان 〃 〃 〃

۷۰ ۔ غنیمت پروان 〃 〃 〃

۷۱ ۔ غوث دیدار 〃 اردو مطبوعہ 〃 〃

۷۲ ۔ فقر دویا 〃 پنجابی 〃 〃

۷۳ ۔ فقر پرکاس 〃 〃 〃

۷۴ ۔ کرسی نامہ 〃 〃 〃

۷۵ ۔ گنج شریف 〃 〃 〃

۷۶ ۔ گھوڑا نامہ 〃 〃 〃

Marfat.com

۷۷ ۔ مجتہد پروان (مندرجہ گنج شریف پنجابی) حضرت نوشہ گنج بخشؒ مملوکہ شرافت

۷۸ ۔ مرشد سندیلیا 〃 〃 〃

۷۹ ۔ مرشد کافی 〃 〃 〃

۸۰ ۔ مرشد مَت 〃 〃 〃

۸۱ ۔ مناقبات نوشاہی سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری 〃

۸۲ ۔ مناقب نوشاہی (مندرجہ بیاض قادری) مولوی محمد اشرف نوشاہی منچری 〃

۸۳ ۔ موج لہر (مندرجہ گنج شریف پنجابی) حضرت نوشہ گنج بخشؒ 〃

۸۴ ۔ مہربادل 〃 〃 〃

۸۵ ۔ نصیحت پروان 〃 〃 〃

۸۶ ۔ نورنامہ (خزینۃ العلوم) مولوی دولت علی 〃

۸۷ ۔ وحدت پروان (مندرجہ گنج شریف پنجابی) حضرت نوشہ گنج بخشؒ 〃

۸۸ ۔ ہتھیار پروان 〃 〃 〃

۸۹ ۔ ہندو آہار 〃 〃 〃

۹۰ ۔ یاد پروان 〃 〃 〃

۹۱ ۔ بتھیار تھد پروان 〃 〃 〃

مخطوطات متفرقہ بزبان فارسی، اردو، پنجابی

۹۲ ۔ بیاض سید عمر بخش نوشاہی رسولنگریؒ مملوکہ فرمان علی نوشاہی۔ اگرویہ

۹۳ ۔ بیاضِ قادری سید غلام قادر نوشاہی ساہن پالوی م ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء مملوکہ شرافت

۹۴ ۔ ثمرات الافکار سید حافظ فضل احمد نوشاہیؒ م ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء 〃

۹۵ ۔ حقایقِ نوریہ سید حافظ نور اللہ نوشاہیؒ م ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۳ء 〃

۹۶ ۔ روضۃ الزکیہ فی حقایق العلیہ ۔ سید حافظ الٰہی بخش نوشاہیؒ م ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۷ء 〃

۹۷ ۔ فیض محمد شاہی سید غلام مصطفٰے نوشاہی ملقب بہ نوشاہ ثالثؒ 〃

Marfat.com

۹۸ - کتاب الفوائد سید حافظ محمد شاہ نوشاہیؒ م ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء مملوکہ شرافت

۹۹ - لطائف گل شاہی سید گل محمد نوشاہیؒ م ۱۱۰۰ھ / ۱۶۸۷ء 〃

۱۰۰ - وسائط العلوم سید حافظ قُل احمد نوشاہِ ثانیؒ 〃

مطبوعات

۱۰۱ - آب حیات (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

۱۰۲ - آب حیاتی سید عمر بخش نوشاہی رسولنگریؒ مطبوعہ لاہور

۱۰۳ - آپا چلتر (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۰۴ - اخبار الاخیار فی اسرار الابرار - شیخ عبدالحق محدث دہلوی م ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء

مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء

۱۰۵ - اذکار ابرار شیخ محمد غوثی بن شیخ حسن شطاری مندوی - مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء

۱۰۶ - اذکار الابرار حاجی میاں نواب علی نوشاہی نوشہروی م ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء مطبوعہ لاہور

۱۰۷ - اردو انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن فیروز سنز ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء

۱۰۸ - انتخاب گنج شریف حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۰۹ - انیس الواصلین ترجمہ تحفۃ الفقراء - مرزا احمد اختر کبرانوی مطبوعہ لاہور

مترجم مولانا انیس احمد فاروقی نقشبندی

۱۱۰ - ایراد العبارات لبیان اہل الاشارات یعنی مکتوب نمبر ۶۰ بنام شاہ ابوالمعالی لاہوریؒ

برحاشیہ اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۳۲ھ

۱۱۱ - باغ اولیائے ہند مولوی محمد دین نوشاہی ڈیہڑ ورکاں - گوجرانوالہ

۱۱۲ - بوستانِ قلندری میاں محمد بخش قادری کھڑی والہ مترجم ملک محمد ٹھیکیدار جہلم

مطبوعہ سراج المطابع جہلم ۱۹۲۰ء

۱۱۳ - پریچنگ آف اسلام پروفیسر آرنلڈ مطبوعہ لندن ۱۹۱۳ء

۱۱۴ - پنجاب اور شمال مغربی صوبہ سرحد کے قبائل اور قوموں کی تاریخ - سر ڈینزل ایبٹسن ۱۸۸۳ء نیشنز رپورٹ

سر ایڈورڈ میکلیگن ۱۸۹۲ء نیشنز رپورٹ - ایچ اے روز ۱۹۱۹ء کا ترجمہ

Marfat.com

۱۱۵ - پنجاب میں اردو   پروفیسر حافظ محمود شیرانی

۱۱۶ - تاریخ ضلع گجرات   مرزا محمد اعظم بیگ آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ افسر بندوبست ضلع گجرات

۱۱۷ - تاریخ لاہور   رائے کنہیا لال ہندی م ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۹ء - مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء

۱۱۸ - تحفۃ الابرار (کلیات جدولیہ) مرزا آفتاب بیگ عرف نواب بیگ چشتی نظامی

۱۱۹ - تحقیقات چشتی   مولوی نور احمد چشتی لاہوری م ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۷ء، تصنیف ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء مطبوعہ کوہ نور لاہور

۱۲۰ - تحقیقات چشتی   جدید ایڈیشن

۱۲۱ - تذکرۃ الشیخ   سائیں فتح خان قلندر نوشاہی راولپنڈی مطبوعہ رمضان ۱۳۴۲ھ / مئی ۱۹۲۴ء

۱۲۲ - تذکرہ اولیائے بہاولپور   مولانا سید مسعود حسن شہاب دہلوی

۱۲۳ - تذکرہ اولیائے ہند   مرزا احمد اختر گورگانی کیرانوی مطبوعہ لاہور ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء

ناشر ملک سراج دین

۱۲۴ - تذکرہ شعرائے پنجاب   سرہنگ خواجہ عبدالرشید کراچوی مطبوعہ کراچی ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء

۱۲۵ - تذکرہ صوفیائے پنجاب   مولانا اعجاز الحق قدوسی   سلیمان اکیڈمی کراچی ۱۹۶۲ء

۱۲۶ - تذکرہ مشایخ قادریہ حسنیہ   سید محمد امیر شاہ قادری پشاوری - مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء

۱۲۷ - تشریف الفقراء   فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی لاہوریؒ م ۱۲۴۱ھ / ۱۸۲۵ء مطبوعہ در مجلہ صحیفہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء بنام رسالہ از آثار فقیر نوشہ ثانی

۱۲۸ - تقویم تاریخی (قاموس تاریخی) عبدالقدوس ہاشمی   مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء

۱۲۹ - تقویم ہجری وعیسوی   ابوالنصر محمد خالدی ایم - اے عثمانیہ - انجمن ترقی اردو کراچی ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۲ء

۱۳۰ - توحید پروان (مندرجہ گنج شریف اردو)   حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۳۱ - توراۃ مقدس   کلام الٰہی   بحوالہ دین پروان

Marfat.com

۱۳۲۔ ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف پنجاب سر۔اے۔ راس

۱۳۳۔ حجب العوارعن مخدوم بہار مولانا احمد رضا خاں بریلوی م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء

۱۳۴۔ حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار قاضی امام بخش چشتی جام پوری تصنیف ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء

۱۳۵۔ حدیقۃ الاولیاء مفتی غلام سرور لاہوری م ۱۳۰۷ھ/ ۱۸۸۹ء تصنیف ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء
تحقیق و تعلیق محمد اقبال مجددی مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء

۱۳۶۔ حیاتِ سچیار منشی عبدالغنی راحت پٹواری مطبوعہ سیالکوٹ ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء

۱۳۷۔ خزینۃ الاصفیا فارسی مفتی غلام سرور لاہوری تصنیف ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء
مطبوعہ نولکشور کانپور ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء

۱۳۸۔ خزینۃ الاصفیاء اردو ج ۱ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء

۱۳۹۔ خطبات گارساں دتاسی مطبوعہ اورنگ آباد ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء

۱۴۰۔ خطۂ پاک اوچ سید مسعود حسن شہاب دہلوی

۱۴۱۔ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر محمد محبی

۱۴۲۔ خوف و رجا (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۴۳۔ دبستانِ مذاہب شیخ محسن فانی نولکشور لکھنؤ ۱۲۹۸ھ

۱۴۴۔ دلائل الخیرات امام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان جزولی م ۸۷۰ھ/ ۱۴۶۵ء
مطبوعہ دہلی ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء

۱۴۵۔ الذکر الجمیل فی حلیۃ الحبیب والخلیل مولوی محمد شفیع خطیب اوکاڑوی
مطبوعہ کراچی ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء

۱۴۶۔ ذکر و فکر (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۴۷۔ روضۃ القیومیہ شیخ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجددی سرہندیؒ
تصنیف ۱۱۵۵ھ/ ۱۷۴۲ء مطبوعہ سیوک سٹیم پریس لاہور

۱۴۸۔ ریاکاری (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۴۹۔ زاد الاعوان مولوی نور الدین سلیمانی

Marfat.com

۱۵۰۔ زبدۃ المقامات خواجہ محمد ہاشم کشمی مجددیؒ مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء
۱۵۱۔ زمزمہ نوشاہی قاضی غلام جیلانی دڑوہ ۔ مطبوعہ ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء
۱۵۲۔ ساقی دہلی (ماہنامہ) انور مختار صدیقی مئی ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء
۱۵۳۔ سبیل سلسبیل مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی مطبوعہ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء الیکٹرک پریس امرتسر
۱۵۴۔ ستینی امام فخر الدین رازیؒ
۱۵۵۔ سراج الاخبار جہلم مولوی سلام اللہ شایق ۱۳۱۸ھ/ ۲۵ نومبر ۱۹۰۱ء
۱۵۶۔ سکینۃ الاولیا شہزادہ محمد دار اشکوہ گورگانی م ۱۰۷۰ھ/ ۱۶۶۰ء مطبوعہ اللہ والے لاہور
۱۵۷۔ سبزۂ رسول عربی مولانا نور بخش توکلی ناشر تاج کمپنی لاہور
۱۵۸۔ سیف الملوک میاں محمد بخش قادری کھڑی والہ م ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء
۱۵۹۔ شاہجہاں نامہ المعروف عمل صالح ۔ محمد صالح کنبو لاہوری ناشر مجلس ترقی ادب لاہور
۱۶۰۔ شرح انوار العاشقین سید غلام نبی بن وارث شاہ نوشاہیؒ
۱۶۱۔ شرح پڑ ن (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ
۱۶۲۔ عبرت نامہ مفتی علی الدین لاہوری تصنیف ۱۲۷۰ھ، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء
ناشر پنجابی ادبی اکیڈمی
۱۶۳۔ فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی آقای محمد حسین تسبیحی ایرانی
۱۶۴۔ فتاویٰ غزی شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم الخطیا
الغزی التمرتاشی م ۱۰۶۵ھ/۱۶۵۵ء
۱۶۵۔ ق (روزنامہ) تہران ایران سال ۳۱ شمارہ ۹۴۴۹ چہارشنبہ ۲۸ فروردین ۱۳۵۲ ہجری شمسی
۱۶۶۔ فقر پڑان (مندرجہ گنج شریف ... ت نوشہ گنج بخشؒ
۱۶۷۔ فیوض الحرمین شاہ ولی اللہ محدث قادری دہلویؒ م ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء
۱۶۸۔ القادر نوشاہی (ماہنامہ) گگانہ جلد ۲ شمارہ ۱۱ اگست ۱۹۲۵ء
۱۶۹۔ قادری (ماہنامہ) مولوی محمد صادق علی خاں مجددی
۱۷۰۔ قادری نوشاہی لاہور ماہنامہ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء سلطان علی نوشاہی چک دادن

Marfat.com

۱۷۱ - قرآن مجید کلام باری تعالیٰ عز اسمہٗ

۱۷۲ - قصرِ عارفاں مولوی احمد علی بن مخدوم بخش چشتی تصنیف ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء
مطبوعہ اورینٹیل کالج میگزین لاہور ۱۹۶۵ء

۱۷۳ - کبریت احمر حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی م ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ء

۱۷۴ - کشکول نوشاہیہ (گلدستہ نظریہ) سائیں نظر محمد عباسی نوشاہی نہرانوالہ
مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس۔ لاہور

۱۷۵ - کلماتِ قدسیہ (فیض نقشبندیہ) سید شرافت نوشاہی تصنیف ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء
مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء

۱۷۶ - کنزالرحمت مولوی حکیم محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری م ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء
تصنیف ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء۔ مطبوعہ لاہور ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء

۱۷۷ - گنجینۂ سروری مفتی غلام سرور لاہوری تصنیف ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۷ء

۱۷۸ - مثنوی معنوی مولانا جلال الدین رومی

۱۷۹ - مجموعۃ الفتاویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی م ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء

۱۸۰ - مجموعہ وظائف قادری نوشاہی سائیں فتح خاں قلندر نوشاہی
مطبوعہ مفید عام پریس لاہور ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء

۱۸۱ - مدخل امام ابن حاج مالکی م ۷۳۷ھ / ۱۳۳۶ء

۱۸۲ - مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات شیخ امام محمد المہدی بن احمد بن علی بن یوسف
الفاسی القصری مطبوعہ معارف پریس لاہور

۱۸۳ - معارف تصوف حضرت نوشہ گنج بخش۔ مجلہ بصائر کراچی شمارہ اپریل تا اکتوبر ۱۹۷۰ء / ۱۳۹۰ھ

۱۸۴ - معجم الاعظمی مولانا محمد حسن الاعظمی از علمائے ازہر۔ بانی و سیکرٹری اتحادِ عالم السلام
مطبوعہ کراچی ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء

۱۸۵ - مکاتیب شریفہ شاہ غلام علی مجددی دہلوی م ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء

۱۸۶ - مکتوبات حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی م ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء
مطبوعہ دین محمدی پریس لاہور ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء

Marfat.com

۱۸۷۔ منت شہانا (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۸۸۔ مواعظ نوشہ پیر حضرت نوشہ گنج بخشؒ مطبوعہ فیاض پرنٹنگ پریس لاہور ۱۳۰۸ھ

۱۸۹۔ مواہب لدنیہ امام احمد قسطلانیؒ

۱۹۰۔ مہر یزدان (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۹۱۔ نزہۃ الخواطر بہجۃ المسامع والنواظر علامہ شریف عبدالحی الحسنی لکھنوی
م ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء

۱۹۲۔ نور نہال قادری مولوی محمد ابراہیم اعوان نوشاہی مطبوعہ مجددی امرتسر ۱۹۱۰ء

۱۹۳۔ وار ٹلک دریائی (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۹۴۔ ہفت اولیاء شاہ شریف احمد مراد سہروردی بدایونی مطبوعہ حمیدیہ پریس دہلی
دوسرا ایڈیشن

۱۹۵۔ یوگ ودیا (مندرجہ گنج شریف اردو) حضرت نوشہ گنج بخشؒ

تمت بالخیر

ذخیرہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

میاں جمیل احمد
ذخیرہ

تذکرہ

نوشہ گنج بخش

شیخ الاسلام حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہ

۹۵۹ھ ــــــــ ۱۰۶۴ھ

تصنیف

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی

الکتاب
گنج بخش روڈ ○ لاہور

Marfat.com